# گلشنِ خطابت

مولانا، حکیم محمد عرفان الحق چشتی حنفی

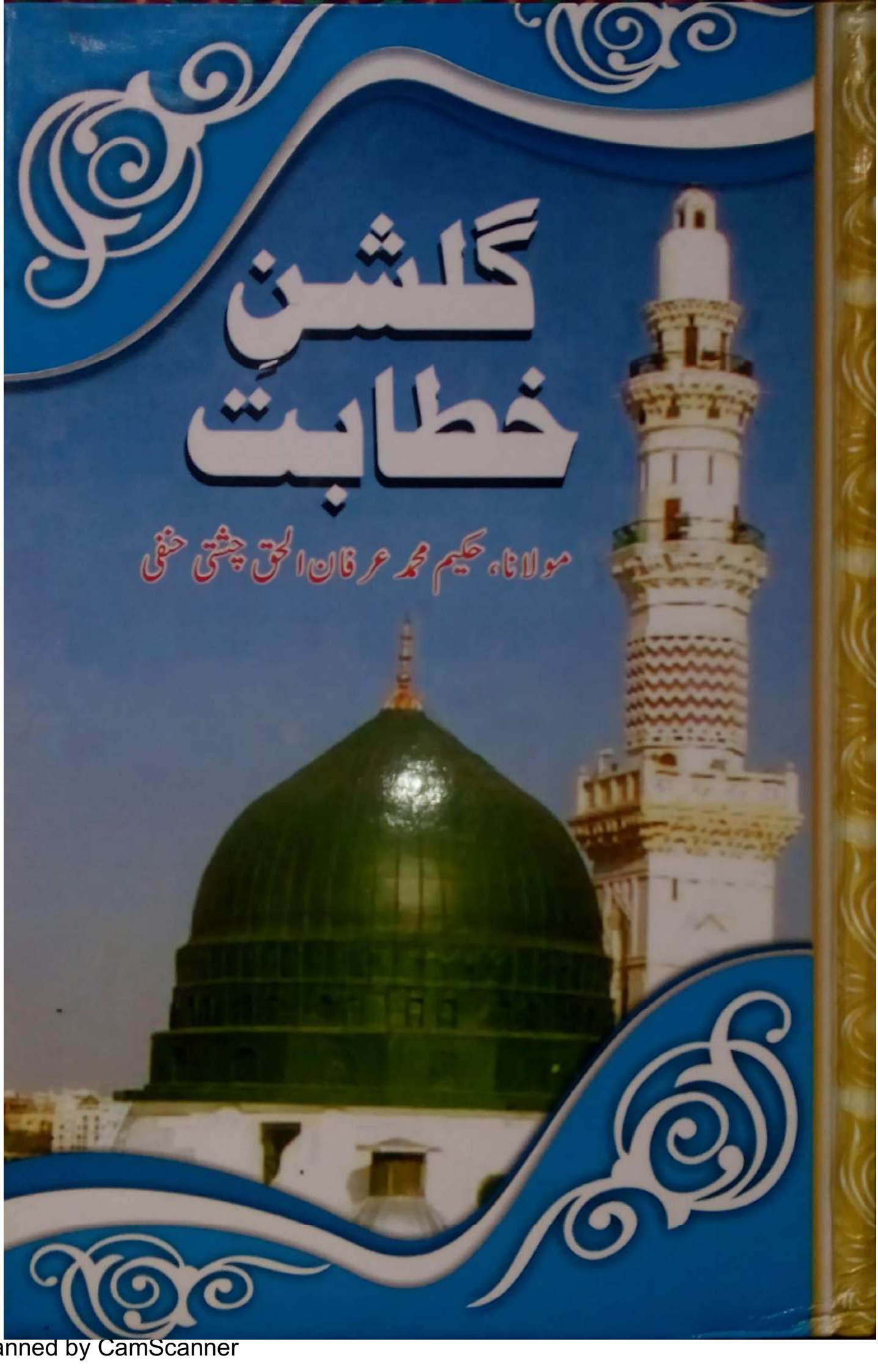

Scanned by CamScanner

محمد اویس الرحمان لطیفی رضوی عاشقی چترویدی
ڈینگر پور مراد آباد یوپی موبائل نمبر 09412422176

قرآن واحادیث کی روشنی میں عصری حالات پر فکر انگیز اور
انقلاب آفریں خطبات کا مجموعہ

بنام

# گلشنِ خطابت

مرتب
سگ مخدوم چشتی رحمہ اللہ تعالی علیہ
مولانا وحکیم محمد عرفان الحق چشتی نظام حنفی عفی عنہ
(سلیم سرائے ریٹھوالا، ضلع مراد آباد)

عاکف بک ڈپو، نئی دھلی

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : ''گلشن خطابت'' جلد اول
مصنف : مولانا، حکیم محمد عرفان الحق چشتی حنفی
B.E.M.S.,D.A.P.,B.A.M.S.
سن اشاعت : 2013ء
قیمت : 250/=
مطبوعہ : روشن پریس دہلی۔٦
پبلشر : عاکف بک ڈپو،
۳۲۴۳، کوچہ تاراچند،
دریا گنج، نئی دہلی۔۱۱۰۰۰۲

"GULSHAN E KHITABAT"

HAKIM HAFIZ MOHD IRFAN CHISHTI

B.E.M.S.,D.A.P.,B.A.M.S.

PRICE Rs. 250/= YEAR - 2013

*Printed at: Rushan Press Delhi - 110006*

AAKIF BOOK DEPOT

3243, Kucha Tarachand, Darya Ganj, New Delhi-2

*Ph: 011-23257189-23265480*

*e-mail:aakifbook@gmail.com*

Scanned by CamScanner

# فہرست مضامین

Scanned by CamScanner

| نمبر شمار | مضمون |
|---|---|
| | نغمہ گلشن خطابت |
| | نذر عقیدت |
| ۱ | شرف انتساب |
| ۲ | گلہائے عقیدت |
| ۳ | پیش لفظ |
| ۴ | تاثرات |
| ۵ | دل کی بات |
| ۶ | تقریظ |
| ۷ | اظہار خیال |
| ۸ | نظر ثانی |
| ۹ | حرف چند |
| ۱۰ | لوح سعادت |
| ۱۱ | نعت |
| ۱۲ | منقبت |
| ۱۳ | نعت پاک |
| ۱۴ | منقبت خواجہ غریب نواز |
| ۱۵ | پہلا باب: فضائل ایمان |
| ۱۶ | ارکان اسلام |
| ۱۷ | اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا |
| ۱۸ | وہ جنت میں جائے گا |
| ۱۹ | اللہ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا |
| ۲۰ | ایمان کی لذت |
| ۲۱ | جنت عطا کرتا ہوں |
| ۲۲ | وجیہ قلبی کا قبول اسلام |
| ۲۳ | کلمہ طیبہ کی برکت |
| ۲۴ | جنت کی بشارت |
| ۲۵ | کلمہ طیبہ کی حکمت |
| ۲۶ | مبارک درخت |
| ۲۷ | بچوں کا رونا |
| ۲۸ | لواء ورالرحمن |
| ۲۹ | چٹان مومن کی گواہ |
| ۳۰ | اسیرم بن عبدالاسہل کا واقعہ |
| ۳۱ | وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا |
| ۳۲ | ایک عظیم الشان درخت |
| ۳۳ | سچا مومن |
| ۳۴ | بہترین عمل |
| ۳۵ | اس نے دین اسلام کو قائم کیا |
| ۳۶ | اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا |
| ۳۷ | بد مذہب کی تعظیم |
| | ملک الموت کی پیشانی پر |





| نمبر شمار | مضمون |
|---|---|
| ۳۸ | میری گفتگو |
| ۳۹ | مشورہ کفر کے لیڈروں کا |
| ۴۰ | وہ جنت میں داخل ہوگا |
| ۴۱ | وہ جنت میں جائیں گے |
| ۴۲ | نعت پاک |
| ۴۳ | دوسرا باب: فضائل درود وسلام |
| ۴۴ | علم مکنون |
| ۴۵ | آیت کریمہ کی حکمت |
| ۴۶ | فرشتوں سے درود پڑھوانے کی حکمت |
| ۴۷ | وہ میرے زیادہ قریب ہوگا |
| ۴۸ | جو ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے |
| ۴۹ | اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی |
| ۵۰ | سلام مجھے پہنچتا ہے |
| ۵۱ | فرشتوں کا امام |
| ۵۲ | سونے کی اشرفیاں |
| ۵۳ | جمال مصطفےٰ ﷺ |
| ۵۴ | میں تیرا عمل ہوں |
| ۵۵ | حسرت مسلط کر دی جائے گی |
| ۵۶ | وہ ضرور جنت میں جائے گا |
| ۵۷ | چاندی کے کاغذ سونے کی قلم |
| ۵۸ | اس کے سارے گناہ معاف |
| ۵۹ | وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے |
| ۶۰ | اہل محبت کا درود وسلام |
| ۶۱ | جو درود پڑھنا بھول گیا |
| ۶۲ | اسی سال کے گناہ معاف |
| ۶۳ | ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب |
| ۶۴ | دس نیکیاں تحریر فرمائے گا |
| ۶۵ | میں اس کی شفاعت فرماؤں گا |
| ۶۶ | ناک خاک آلود ہو |
| ۶۷ | انوکھے تحفے |
| ۶۸ | التجا بارگاہ حبیب خدا |
| ۶۹ | ستر ہزار فرشتے رحمت طلب کرتے ہیں |
| ۷۰ | بد عقیدہ لوگوں کا درود قبول نہیں ہوگا |
| ۷۱ | تیسرا باب: فضائل علم دین |
| ۷۲ | تین تحفے |
| ۷۳ | سب سے بہتر شخص |
| ۷۴ | ایک عالم ہزار عابد سے بہتر |
| ۷۵ | علم کی تلاش |
| ۷۶ | اسے دین کی عقل عطا فرما دیتا ہے |
| ۷۷ | نہ اس کا فرض اور نہ نفل قبول |
| ۷۸ | پیر کے دن علم حاصل کرو |
| ۷۹ | اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے |
| ۸۰ | |
| ۸۱ | |
| ۸۲ | |


Scanned by CamScanner

# (نغمہ گلشنِ خطابت)

شمس و قمر کی طلعت اے گلشنِ خطابت
پھولوں کی تجھ میں رنگت اے گلشنِ خطابت

ہر ورق چمکتا ہے ہر باب مہکتا ہے
ہر لفظ میں ہے نکہت اے گلشنِ خطابت

ہے تیرے ہر بیاں میں اور تیری ہر سطر میں
فیضانِ اعلیٰ حضرت اے گلشنِ خطابت

ہوا یسا رعب طاری دنیائے نجدیت میں
گر جائے ہر عمارت اے گلشنِ خطابت

اللہ کے کرم سے سرکار کے صدقہ میں
تیری ہو جگ میں شہرت اے گلشنِ خطابت

ہر آنکھ کی ہو زینت ہر دل ہو ترا مرکز
ہر شخص کی ہو چاہت اے گلشنِ خطابت

صائم کی یہ دعا ہے صبح و شام تجھ پر
اللہ کی ہو رحمت اے گلشنِ خطابت

از شاعر اسلام
جناب مولانا عبدالرب نظامی صائم القادری صاحب قبلہ
مہوا کھیڑہ، کاشی پور، ادھم سنگھ نگر
(اتراکھنڈ)
۱۲ر ربیع الثانی ۱۴۳۱ بروز پیر شریف

# (نذر عقیدت)



پیر طریقت، مخزن علم و حکمت، سیدی و مرشدی حضرت حافظ و قاری الحاج الشاہ حضرت سید محمد سلامت علی میاں، چشتی، نظامی، واسی، مدظلہ العالی دامت برکاتہم القدسیہ، سجادہ نشین، و متولی خانقاہ چشتیہ، امامیہ، موضع کھمریا شریف، جن کی نگاہ کیمیاء اثر نے مجھ جیسے ہزاروں غلاموں کے قلوب کو ضیاء بخشی،

اے خدا مرشد کو میرے چرخ پر اسلام کے
رکھ درخشاں ہر گھڑی اپنی رضا کے واسطے

آج کس درجہ بلندی پر ہے قسمت میری
ان کی توصیف پہ مائل ہے طبیعت میری

گوندھ لایا ہوں میں الفاظ کے گلہائے حسیں
کر لو مقبول شہا نذر عقیدت میری

گر قبول افتد زہے عز و شرف.....

سگِ مخدوم چشتی رحمۃ اللہ علیہ،
مولانا حکیم محمد عرفان الحق چشتی، نظامی عفی عنہ،
موضع سلیم سرائے، دیٹھوالا، پوسٹ اغوانپور، ضلع مراد آباد، (یوپی)
۱۸ر رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک ۱۴۲۹ھ

# (شرف انتساب)

فقیر اپنی اس حقیر کاوش کو
آفتاب طریقت، مہتاب شریعت، منبع انور ولایت، مخزنِ
اسرارِ روحانیت، امام العارفین، برہان الواصلین،
سراج السالکین، نور العارفین، سلطان الہند، سیدنا
خواجہ معین الدین حسن چشتی، سنجری، اجمیری، رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
اور، عارف باللہ، فنا فی الرسول، رئیس الاولیاء والاتقیاء،
آفتاب چشتیہ، حضور سیدنا مخدوم چشتی میاں، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،

Scanned by CamScanner

اور قبلۃ الدارین، قطب الاقطاب، رہبر علماء، الحاج قبلہ
امام صاحب قدس سرہ، چشتی، نظامی، قادری، صابری
کی بارہ گاہِ عالی مرتبت میں پیش کرنے کی سعادت کرتا ہے،

خواجہ ، ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(حسن رضا)

مزرع چشت وبخارا وعراق واجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

(اعلیٰ حضرت)

مولانا، ڈاکٹر حکیم محمد عرفان الحق چشتی ونظامی، عفی عنہ،

# (گلہائے عقیدت)

میرے شفیق ومہربان والد، اور والدہ کے نام،
جن کی دعاؤں نے مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب مکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی سعادت نصیب فرمائی،
اور مجھے سرد وگرم حالات میں اپنی آغوش محبت کو میری
پناہ گاہ بنائی، اور مجھے ہمیشہ سنوارنے کی کوشش کی اور
مصائب والام کی بھٹی میں سلگتے ہوئے بھی مجھے طلب
علم کے لئے آزاد رکھا،
دعاء ہے کہ رب تعالیٰ اپنے حبیب مکرم لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے صدقۂ طفیل ان کے سایۂ شفقت ومحبت کو میرے سر پر
تادیر قائم رکھے آمین،

لبوں پر اس کے کبھی بدعا نہیں ہوتی



بس ایک ماں ہے جو مجھ سے خفا
نہیں ہوتی

غبارِ، راہ مدینہ قدم بوس والدۂ ماجدہ،
مولانا، ڈاکٹر حکیم، محمد عرفان الحق چشتی، نظامی، عفی عنہ،
التواطن، سلیم سرائے، دھٹھوالا، پوسٹ اغواپور،
ضلع مراد آباد، (یوپی) الہند،
موبائل نمبر:09785412590

# (پیش لفظ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ،

نمونہ اسلاف، عالم باعمل حضرت علامہ مولانا،
محمد رضا بر کاتی، منظری، ھرنوی صاحب
سکریٹری تنظیم فروغ اسلام مدھوبنی بہار،

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

اس پُر فتن دور میں انسان نفس پرستی میں مبتلا ہے حالانکہ انسان کا مقصد حیات یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے خالق، مالک، رازق، (جل جلالہ) کو پہچانے اور اس کی بندگی بجالائے۔

قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا:

Scanned by CamScanner

يٰٓاَيُّهَاالنَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (پ ۱ ع ۳ آیت ۲۱)

ترجمہ : اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى (پ ۲۹، ع ۱۷، آیت ۳۶)

ترجمہ: کیا انسان گمان کرتا ہے کہ وہ بے کار چھوڑ دیا جائے گا، (کنزالایمان)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نے کسی کام کے لئے پیدا فرمایا ہے، انسان کی ہستی پوری کائنات سے ختم ہو جائے تو سورج چمکتا رہے گا لیکن اگر سورج طلوع نہ ہو، چاند نقاب سے باہر نہ آئے، ہوا ٹھہر جائے، دریا رُک جائے پانی برسنا موقوف ہو جائے تو اس کا اثر انسانی زندگی پر ضرور پڑے گا۔ معلوا ہوا کہ یہ تمام اشیاء چاند کی چاندنی، کہکشاں کی روشنی، شب کی تاریکی صبح کی دلکشی، پھولوں کی لطافت، شاخوں کی نزاکت، کلیوں کا مسکرانا، بلبل کا ترانہ، سورج کی حرارت، زمین کی کشش سب انسان ہی کے لئے ہے، تو ہم بندوں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت لازم ہے، اگر عبادت کریں گے تو دارین میں عزت پائیں گے، ورنہ دارین میں ذلیل وخوار ہوں گے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا تصور، رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (پ ۵ ع ۵ آیت ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو رسول کی۔ (کنزالایمان)

ان آیات مقدس سے معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ عزوجل کی عبادت ضروری ہے، بعینہٖ اسی طرح اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت بھی



ضروری ہے۔ اللہ عزوجل کی عبادت سے روگردانی کرنے والا جتنا بڑا مجرم ہے اتنا ہی بڑا مجرم رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

(العیاذ باللہ)

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

اس مضمون کی چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

وَمَنْ اَحَبَّ مِنْ سُنَّتِىْ فَقَدْ اَحَبَّنِىْ وَمَنْ اَحَبَّنِىْ كَانَ مَعِىَ فِى الْجَنَّةِ

ترجمہ: جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے میرے ساتھ دوستی کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا

(مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۵۸)

لَوْكَانَ مُوْسٰى حَيًّامَاوَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِىْ

ترجمہ: اگر موسیٰ علیہ السلام میری حیات ظاہری میں موجود ہوتے تو ان کے لئے میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۸)

ان آیات مقدسہ اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی ہم سب پر فرض ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے، تبلیغ کی ضرورت اور فرضیت قرآن مقدس سے ثابت ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ

ترجمہ: اے رسول جو تم پر نازل کیا گیا اسے لوگوں تک پہنچادو، تو امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، میری طرف سے لوگوں کو پہنچادو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

تبلیغ دین کا اہم فریضہ پوری دنیا میں جاری وساری ہے اور تبلیغ دین آج کے موجودہ دور میں آسان بھی نہیں، کیونکہ اگر ہم آج مسلم معاشرہ کا بنظر عمیق جائزہ لیں تو زیادہ تر مسلمان طلب دنیا اور اس کی محبت میں غرق نظر آتے ہیں، اور دنیا کی

Scanned by CamScanner

محبت میں اتنے محو ہو چکے ہیں کہ حلال و حرام کی تمیز بھی نہیں اور اپنی آخرت کو خوب برباد کرتے چلے جارہے ہیں، اور طلب دنیا کی محبت انسان کو نماز، روزہ، حج، زکوۃ سے دور اور ہر برائی جس سے مال حاصل ہوتا ہے اس کی طرف رغبت دلاتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ آج دینی تعلیم سے کوسوں دور علم حاصل کرنے کا شوق وجذبہ نہیں، اور علماء کی صحبت سے استفادہ کا جذبہ نہیں رہا، اس مہلک بیماری میں نوجوان ہی نہیں بلکہ والدین اور سرپرست حضرات بھی ہیں اور آج یہ دن دیکھنے کو مل رہا ہے کہ مسلمان ایک بے روح جسم کی مانند زندگی گزار رہے ہیں۔

اس فریضہ تبلیغ کے لئے سیرت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک مسلم درس ہے۔

تبلیغ حق ادا کرتے وقت سید الانبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جس قدر ظلم وجفا کا نشانہ بننا پڑا اگر اس کا ہلکا سا خاکہ زیب قرطاس کر دیا جائے تو قلم کا کلیجہ شق ہو جائے اور کاغذ پرزہ پرزہ ہو جائے، اللہ رب العزت کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مصائب کے پہاڑ اس لئے توڑے جاتے تھے کہ آپ لوگوں کے سامنے تبلیغ حق کرتے، تبلیغ حق کی وجہ سے زلف معنبر لٹی میں لت پت ہو گئے۔ تبلیغ حق وصداقت کا ہی صلہ تھا کہ محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے رخسار شریف میں خود کی کڑیاں پیوست ہو گئیں جس سے دندان مبارک تک مضروب ہو گئے، کربلا معلی کا میدان حق وصداقت بلند کرنے کے پاداش میں لالہ زار بنا، تبلیغ حق کی بنا پر ہشام بن عبدالملک نے حضرت زید شہید بن امام زین العابدین، کو جو سزا دی اس کے تصور ہی سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، تبلیغ حق کی سزا کتنی بھیانک ہوتی ہے۔ بہر کیف تبلیغ حق اس قدر سخت شئی ہے جسے بیان نہیں کیا جا سکتا مگر پھر بھی حق کی تبلیغ تا قیامت جاری رہے گی۔

الحمد اللہ تبلیغ حق کے سلسلے کی ایک کڑی زیر نظر کتاب گلشن خطابت مؤلف حافظ وقاری حکیم محمد عرفان الحق چشتی کا پہلا قلمی شاہکار ہے،

میں نے اسے از ابتداء تا انتہا پڑھا الحمد للہ اسے مسلمان بھائیوں کے لئے ذریعۂ ہدایت پایا اللہ عزوجل مؤلف محمد عرفان الحق چشتی کو اس پر بہترین، جزا عطا فرمائے، آمین، اور دین حق کی صحیح اور سچی تبلیغ حق کی توفیق بخشے آمین ثم آمین



آمین بجاہ سید المرسلین وراحۃ العاشقین،
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محتاج دعاء
محمد رضا بر کاتی، منظری، ہرنوی،
عفی عنہ، بہار،
۲۵ رمضان المبارک بروز جمعۃ الوداع ۱۴۲۹ھ

# (تاثرات)

خواجۂ علم وفن، خیر الاذکیا، عالم باعمل، صوفی باصفا
حضرت علامہ مولانا محمد سلیم اختر اشرفی مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الحمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلمينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى سيد الْمُرْسَلِيْنَ ، اَمَّا بعد،

سطح ارض پر نہ جانے کتنے انسانوں نے آنکھیں کھولیں، پھر ان کے والدین نے ان کی تربیت کے سارے اصول ادا کر کے اپنی مرضی کے مطابق راہ دکھائی، کسی کو ڈاکٹر بنایا، کسی کو ماسٹر کسی کو وکالت وتجارت کے اصول سکھائے، لیکن مشیت الٰہی کو کچھ اور ہی منظور تھا بس مشیت الٰہی نے ان کی قسمت کے دھارے پھیر دیئے اور حدیث دین کے لئے منتخب کر لیا، اس لئے اللہ عزوجل جس سے چاہتا ہے دین حنیف کا کام لیتا ہے، اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے اپنا فضل عطا فرماتا ہے۔

یہ وہ شخصیات ہیں جن کو تاریخ صبح قیامت نہیں بھلا سکتی اس لئے انہوں نے کہ اپنے قیمتی اوقات دین حق کی خدمت وتبلیغ کے لئے صرف کئے، بعض نے دین حق کی خدمت خانقاہی صورت میں کی، بعض نے دین حق کی خدمت زور خطابت سے ظلمت کدہ ماحول میں انوار ہدایت سے روشنی کر کے کی، بعض نے اسلامی

Scanned by CamScanner

تنظیموں کو خدمت دین کا ذریعہ بنایا، بعض نے دولت و ثروت سے خدمت دین کا بازار گرم کیا، بعض نے دین حق کی خدمت و تبلیغ کے لئے اعداء دین کی تلواروں کی جھنکار سے مقابلہ کیا اور حقانیت کے آفاق روشن کئے۔

پس انہیں شخصیات میں سے نور نخبت، سرچشمۂ اخلاق و محبت، قائد اہلسنت، برتر حکمت حضرت مولانا قاری حکیم محمد عرفان الحق چشتی وسلامتی ہیں جنہوں نے نہ جانے کب کے دبے ہوئے جذبات، گلشنِ خطابت کی صورت میں قوم کے حوالے کئے۔

قاری محمد عرفان الحق چشتی صاحب نیک طبیعت اور عبادت گذار انسان ہیں، موصوف کا آبائی وطن سلیم سرائے ریٹھوالا، ضلع مراد آباد، یوپی ہے آپ حکیم روحانی و جسمانی کے ساتھ ساتھ بہترین عالیم دین ہیں اور ان کے اخلاق و کردار کچھ ایسے ہیں کہ جو ایک بار ملاقات کرلے وہ ہمیشہ ملاقات کا خواہش مند رہتا ہے، اس زیر نظر کتاب گلشن خطابت کو مولی تعالی بطفیل رسول کریم علیہ السلام عام، وخاص کے لئے ذریعۂ ہدایت بنائے۔ آمین۔

محمد سلیم اختر اشرفی ناظم اعلیٰ دار العلوم
مخدوم سمنان، نئی فیج گڑھ، ضلع مندسور، (ایم پی)

(نعت پاک)

نعت احمد میری بخشش کا سہارا کہئے
مجھکو دیوانہ محمد کا دوبارہ کہئے
نعتیں بٹتی ہیں ان کے در اقدس سے سدا
کیوں نہ سب کا درانور کو گزارا کہئے
فرش کیا عرش پہ ہے دھوم میرے آقا کی
سرور انبیاء کو راج دلارا کہئے



وہ بچائیں گے جہنم سے یقیناً ہم کو
خود کو ہرگز نہ پھر تم بے سہارا کہئے
ہم ہیں ان کے وہ رہیں گے ہمارے ہر دم
عشق احمد میں یہ جینے کا سہارا کہئے
کوئی منظر میری آنکھوں میں سمائے کیونکر
سب عمدہ شہ گنبد کا نظارہ کہئے
سرور کون و مکاں اور ہیں شبہ لطجا
ان کو تو نور جلالت کا بس پارہ کہئے
جو چمکتا ہے جہاں میں یہ کرم ہے ان کا
اسکو تو احمد مختار کا پیارا کہئے
کر دیا چاند کو دو ٹکڑے آن واحد میں
میرے سرکار کا بس ادنیٰ اشارہ کہئے
ہوگی جب سب کی صدا اذھبوائی غیری
سر محشر تو فقط ان کا آسرا کہئے
روشنی مل گئی اصغر کو جن کی چوکھٹ سے
ان کے ہی نور کا بس ایک یہ دھارا کہئے

بقلم (مفتی) محمد اصغر مصباحی ثقافی ناظم اعلیٰ جامعہ برکات حرم
روشن پور، ریلوے اسٹیشن، ضلع مراد آباد

## (دل کی بات)

حضرت حافظ و قاری محمد انور صاحب
مدرسہ غریب نواز، ریلوے اسٹیشن
کنواریا، ضلع راجسمند، راجستھان

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر نظر کتاب بنام گلشن خطابت، احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور فرزندان توحید کے گوناگوں احوال واقعات وحکایات سے پُر ہے، مؤلف کتاب حضرت عاشق مدینہ حافظ وقاری حکیم محمد عرفان الحق چشتی صاحب نے سمندر کو کوزے میں سمونے کی بھرپور کوشش کی ہے اور بڑی جانفشانی محبت وعقیدت اور تحقیق کے ساتھ قلم بند فرمایا ہے، کتاب ہذا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث، تاریخی واقعات اور بزرگوں کے افعال وکردار کا حسین گلدستہ، گلشنِ خطابت کی شکل میں پیش کیا ہے جس کا ہر صفحہ نور علی نور ہے، بلا مبالغہ قارئین کیف وسرور کے ایک ایسے چمن زار میں پہنچ جائیں گے جس میں گلہائے رنگ رنگ سے آنکھوں کو تراوٹ، زبانوں کو حلاوت حاصل ہوگی، اور جس کی دلاویز خوشبوں سے مشام جاں معطر ہوگی۔ میں نے الحمد للہ عزوجل کتاب گلشنِ خطابت کا مسودہ شروع سے آخر تک محبت کی آنکھوں سے دیکھا، مضامین وعنوان جمیل، مستند جامی، ومشتملات اور تمام تر حوالہ جات کو معتبر قرآن وحدیث وتاریخی، خوشبوؤں سے مستند پایا۔ دعاء ہے کہ مولا تعالیٰ عزوجل کتاب گلشن خطابت کو خاص وعام فرما کر فاضل گرامی کو دارین کی نعمتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین۔

## (تقریظ)

بحر العلوم، خطیب اہل سنت حضرت علامہ ومولانا،
مفتی محمد اصغر علی صاحب مصباحی، ثقافی، ناظم اعلیٰ
جامعہ برکات حرم، روشن پور، ریلوے اسٹیشن
ضلع مراد آباد، یوپی،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

بلا شبہ اصلاح معاشرہ اور دعوت وتبلیغ کے لئے خطابت بذات خود ایک نہایت ہی موثر ذریعہ ہے، بشرطیکہ واعظین اور سامعین کے قلوب اخلاص وللہیت کی



دولت سے مالامال ہوں، اور یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ تقریر خطابت کی اہمیت، افادیت اور ضرورت ہر دور میں رہی ہے مگر موجودہ دور میں کئی گناہ زیادہ بڑھ چکی ہے۔

عزیز گرامی، حضرت مولانا محمد عرفان الحق چشتی سلامتی کے مرتب کردہ خطبات کا از اول تا آخر مطالعہ کرنے کا موقع ملا، نظر ثانی کی غرض سے جہاں جہاں مجھے خامیاں نظر آئیں، میں نے اصلاح کردی، اس میں کوئی شک نہیں کہ موصوف نے قرآنی آیات احادیث مبارکہ اور اقوال بزرگانِ دین سے کتاب کو مزین کرنے میں کافی محنت کی ہے۔ زبان صاف ستھری، شستہ شگفتہ اور انداز بیان عام فہم سلیس وجاذب ہے سارے کے سارے مضامین عشق الٰہی ورسول پر مشتمل ہیں، اصلاح

معاشرہ پر کافی زور دیا گیا ہے، گلشن خطابت، کشش ودلچسپی میں اپنی مثال آپ ہے، اس کتاب سے فائدہ اٹھانے والے خاص وعام سب دعوت وتحریک تعلیم وتربیت اور تمدن وثقافت کے میدان میں نمایاں ومثالی کردار ادا کریں گے میں زیادہ نہ لکھ کر یہ نصیحت ضروری سمجھتا ہوں کہ آج جب کہ جلسوں اور کانفرنسوں کا قبلہ بڑی

تیزی کے ساتھ بگڑتا جارہا ہے، خطباء شعراء کا ذہن کچھ اس طرح بن گیا ہے کہ ہماری نعت یا تقریر جم جائے تاکہ لوگوں کے دلوں میں ہماری صلاحیت کا لوہا بیٹھ

جائے اور منہ مانگی مراد پوری ہوجائے، جلسوں میں پھوہڑ وبے اصل لطائف غیر اصلاحی بیانات ٹھٹے بازیاں من گڑھت واقعات بیان کئے جاتے ہیں، مقررین اپنے

Scanned by CamScanner

فضائل از خود بیان کرتے ہیں، آج کے دور میں جب آپ پورے ملکی پیمانے کا جائزہ لیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا، کہ روزانہ ملک بھر میں کتنے جلسے اور کانفرنس ہوتی ہیں، کروڑوں، اربوں کی تعداد میں رقمیں صرف کی جاتی ہیں، غریبوں سے خطیر رقمیں وصول کی جاتی ہیں اور لکھوں پتی اور پیشہ اور مقرروں، شاعروں اور جاہل پیروں کو نذرانے کے نام پر بھینٹ چڑھائی جاتی ہیں، (الا ماشاء اللہ) بس ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے چند مخلص حضرات نے حضرت مولانا محمد عرفان صاحب چشتی سے فرمائشات کیں کہ آپ اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ وقت نکال کر خطبات کا ایسا ذخیرہ ضرور جمع کر دیجئے جو صرف قرآن و حدیث اور ارشادات بزرگانِ دین و تاریخ کی روشنی میں اصلاحی مضامین پر مشتمل ہوں جسے طلبہ، علماء اور عوام سب فائدہ اٹھا سکیں، جس کا نتیجہ آج آپ کی نظروں کے سامنے ایک اصلاحی ذخیرہ کی شکل میں موجود ہے، پڑھنے کے بعد آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ اس کو جمع کرنے میں کس قدر محنتوں، صعوبتوں، اور جانفشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا اور اس کے جمع کرنے کا اصلی مقصد کیا ہے؟

امید ہے کہ خطبات کا یہ مجموعہ ذوق و شوق سے پڑھا جائیگا، اپنی چند امتیازی خوبیوں کے باعث دنیا بھر میں مقبول ہوگا، قوم کے پژمردہ قلوب میں انقلاب پیدا کرے گا اور اہل علم و فن حضرات اس کا شایان شان خیر مقدم کریں گے۔ مقبولیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رب تعالیٰ نے مؤلف کتاب، مولانا محمد عرفان چشتی، سلامتی، کو اچھے اخلاق و کردار، شرافت و سنجیدگی، قابلیت و صلاحیت، دینداری اور خلوص و محبت سے نوازا ہے۔ موصوف جماعت اہل سنت کے قائد اور مسلک اعلیٰ حضرت



کے بیباک ترجمان ہیں، خدمت دین کا جذبہ سینے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ عزیز گرامی کا یہ جذبہ اصلاح و تبلیغ برابر ترقی کرتا رہے اور ان کا قلم امت کو نازک مرحلوں سے باخبر کرتا رہے، آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم

## (اظہار خیال)

فاضلِ نوجوان، مسلک اعلیٰ حضرت کے بیباک ترجمان،
حضرت علامہ مولانا محمد یونس چشتی وسلامتی، سلیم سرائے دیٹھوالا،
مراد آباد، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تاریخ کا فن اپنے موضوع کے اعتبار سے کائنات کی وسعتیں رکھتا ہے مؤرخ کی نگاہ جس قدر وسیع ہوگی تاریخ کا دامن اسی قدر کشادہ ہوگا حقائق کی تلاش، ناقدرنہ بصیرت، معتدل مزاجی، عرض اور جوہر کی شناخت، اظہار بیان کی قدرت، منصفانہ جائزہ، گہرا مطالعہ، غواص ذہن، تاریخ سازی، کا لازمہ وخاصہ ہیں، یہی خوبیاں تاریخ کو مستند بناتی ہیں اور مورخ کو معتبر۔ اگر اس کا فقدان ہو تو ہزاروں اوراق سیاہ کر دیئے جائیں پھر بھی مبصرین کی نگاہ میں شہ پارہ نہیں قرار پائے گا، تاریخ اقوام و ملل کا تحفظ لازمی وضروری ہے، نسلوں کی بقاء، انسانیت کی فلاح، تہذیب وتمدن کی شجر کاری، معاشرے کا استحکام، سماج کی درستگی، ذہنوں کی بیداری کے لئے ضروری ہے کہ تاریخ کے اوراق پارینہ کو آئینہ دار بنا کر حال کی اصلاح کی جائے اور مستقبل کو درخشاں اصول دیئے جائیں، مگر یہ جب ہی ممکن ہے کہ تاریخ اپنی صحیح شکل وصورت میں نسل انسانی کے روبرو ہو،

عشق دشوار نہیں خوش نظری مشکل ہے　　سہل ہے کوہ کنی شیشہ گری مشکل ہے

Scanned by CamScanner

خدائے قدیر لاکھوں لاکھ رحمت نازل فرمائے، ان عارفان دہر اور واصلان حق کی ارواح جمیلہ پر، جنہوں نے اس میدان میں ہمیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑا بلکہ اپنی زبردست عملی قوتوں اور تحقیقی کاوشوں کے ذریعہ، تاریخ کو عدیم المثال ذخیرہ سونپ دیا ہے، ضرورت ہمیں تلاش و جستجو اور علمی صلاحیت اور ناقدانہ بصیرت کی ہے، زیر نظر کتاب جس کا نام ہے گلشن خطابت اس کے مرتب بردار صغیر عزیزم حضرت مولانا حافظ و قاری حکیم محمد عرفان الحق چشتی و سلامتی ہیں، آپ صوبہ راجستھان کے مشہور شہر ضلع چتوڑگڑھ دارالعلوم فیضان غریب نواز میں تدریسی خدمات سے وابستہ ہیں، آپ کا دولت خانہ، اترپردیش کے ایک گاؤں سلیم سرائے ریٹھو الا، تھانہ ڈلاری، ضلع مراد آباد، میں ہے، نوجوان فاضل، خوش خلق، محنتی، باذوق، خوگر مطالعہ، فن طب کے ماہر حکیم عالم باعمل، روحانی علاج کے اچھے عامل ان کی یہ پہلی تحریری کاوش ہے، جو ان کی پاکیزہ عقیدت، راسخ الاعتقادی، ذوق جستجو اور شوق محبت کی آئینہ دار ہے، جہاں تک میں نے مسودہ پڑھا اور دیکھا تاریخی اور قرآن و حدیث کے مستند حوالوں سے مزین پایا، انداز بیان نہایت سلیس اور دلکش ہے۔

حضرت نے گلشن خطابت پر قلم اٹھا کر وقت کی اس پکار پر لبیک کہا ہے اور میرا احساس یہ ہے کہ چشتی صاحب نے موضوع کا حق ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، بارگاہ رب العزت میں التجا ہے کہ مولانا موصوف کی اس کاوش کو پذیرائی بخشے، اور حضرت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے، قارئین کے لئے دعا گو ہوں کہ مولائے قدیر، بزرگان دین کے تذکرے و تاریخ واقعات پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین، بجاہ سید المرسلین۔

گدائے خواجہ غریب نواز
محمد یونس چشتی، مراد آبادی،
۲۹ ربیع الاول شریف ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۴ مارچ ۲۰۱۰ء بروز منگل



# (نظر ثانی)

فاضل جلیل، ہمدرد و قوم و ملت حضرت
علامہ، مولانا، قاری محمد نفیس اختر نوری اشفاقی
ناظم اعلیٰ سنی ادارہ جامعہ تعلیم القرآن
حاجی پور، سنبھل، ضلع مراد آباد، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

تبلیغ دین کے لئے تقریر وہ موثر ہتھیار ہے جس سے سنگ دل سے سنگ دل انسان کا دل بھی موم ہو جاتا ہے اور پتھروں کے جگر کو چاک کر کے ان میں بھی دریاؤں کی روانی ہو جاتی ہے۔ قادر مطلق نے جب عرب کی بنجر زمین پر دین متین کی آبیاری کا ارادہ فرمایا تو اپنے چہیتے اور پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، دنیا جانتی ہے کہ عرب کی وہ بانجھ زمین جس میں کوئی بہار کی امید دکھائی نہ دیتی تھی، پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شیریں بیانی سے سبزہ زار ہو جاتی ہے، اور بنجر زمین کی کوکھ سے انسانیت کی ایسی نسل تیار ہوتی ہے جو تاریخ میں اپنا نام مرقوم کر کے ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید بن جاتی ہے۔ یہ سب کیا تھا محبوب کے لبہائے مبارک کی ایک جنبش تھی جس نے پتھروں کو بھی رونا سکھا دیا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ انقلاب پیدا کرنے کے لئے فصاحت و بلاغت کا اہم رول ہوتا ہے۔

بحمدہ تعالیٰ ہمارے عزیز حافظ و قاری محمد عرفان الحق چشتی نے اس موضوع پر قلم اٹھا کر نمایاں کردار ادا کیا ہے، اور اپنی زندگی کے مختصر سے ایام میں تبلیغ دین کا زور دار کام انجام دے کر دارین میں اپنا نام رقم کر لیا ہے، مزاج میں شگفتگی، اور لبوں پر مسکراہٹ سامنے والے کو مسحور کر دینا ان کے لئے کچھ مشکل نہیں اور قدرت کی عطا کردہ اس صفت کو انہوں نے دین حنیف کی اشاعت کے لئے استعمال کیا ہے، جامعہ تعلیم القرآن، موضوع حاجی پور سنبھل کی فراغت کے بعد راجستھان کی سرزمین کو سیراب فرما رہے ہیں، راجستھان میں رہ کر انہوں نے اپنے اوقات

Scanned by CamScanner

کو کیسے گزارا ہے، یہ سب اس کی کتاب بنام گلشن خطابت سے عیاں ہے۔ میں بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اس خدمت بے بہا کے طفیل اپنے ساتھ ہمیں بھی شامل کرلیا اور ادارہ کو بھی فراموش نہیں کیا، ایسے ہی زندہ دل نوجوان مرد، افراد مادر علمی کے لئے سراپا، ناز بن جاتے ہیں اور ملت کے لئے لائق صد افتخار ہوتے ہیں۔ خدائے قدیر ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے، اور تادیر اس کا فیضان جاری رہے، اور مصنف کو دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے، آمین۔

احقر العباد نفیس اختر نوری، اشفاقی،
خادم التدریس، جامعہ تعلیم القرآن، حاجی پور،
سنبھل، ضلع مراد آباد، یوپی،
۲۲، اکتوبر، بروز جمعرات، ۲۰۰۹ء

## (حرف چند)

عالم نبیل، عاشق اعلیٰ حضرت، حضرت
علامہ مولانا محمد تابش کمالی صاحب، کانپوری،

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد

آغاز کررہا ہوں خدا کے کلام سے
یعنی کہ نعت پاک درود وسلام سے

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ وہ ہم جیسے کم عقل انسان سے دین اسلام کی خدمت لے رہا ہے، بحمدہ تعالیٰ موصوف گرامی عزیزم حافظ وقاری مولانا محمد عرفان الحق چشتی وسلامتی سلمہٗ کی اس تالیف کو از اول تا آخر ملاحظہ کیا عوام الناس اور جملہ خطباء ومقررین حضرات کے لئے بہت ہی مؤثر ومفید پایا اور انشاء اللہ عزوجل تا قیامت عوام الناس، وخطباء حضرات اس کتاب سے مستفیض ہوتے رہیں گے، موصوف گرامی کی یہ تالیف پہلی بار منظر عام پر آئی ہے انشاء اللہ عزوجل عوام الناس وخطباء حضرات سے داد ملی تو دوسری تالیف بھی منظر عام پر آجائے گی، میری اور سبھی کی ہمیشہ یہی دعاء ہونی چاہیے کہ موصوف گرامی کو



زیادہ سے زیادہ کتب شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عوام الناس کے لئے فائدہ مند ثابت ہو، آمین ثم آمین،

## (لوح سعادت)

(محسن قوم وملت، شہنشاہ خطابت صوفی باصفا، حضرت علامہ ومولانا مفتی عبدالمنان نظامی، صاحب قبلہ، صدرالمدرسین دارالعلوم گلشن طیبہ، ضلع مندسور)، (ایم پی)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین، یہ ایک حقیقت ہے کہ ہنگامہ روزگار کی تیز تند آندھیوں نے جب جب سر اٹھایا ہے، اور ملت حصہ کی شمع کو بجھانا چاہا تو ایسے پر فتن دور سے امت مرحومہ کو بچانے کے لئے اگر کسی جماعت نے بڑھکر اس کا مقابلہ کیا ہے تو وہ فقط علمائے اہلسنت کی ہے، عصر حاضر میں روایات اسلامیہ کو دم توڑتے ہوئے دیکھ کر خون کے آنسو بہانے والوں کی فہرست میں ایک نام حکیم روحانی وجسمانی فاضل علوم قرآنی "عرفان الحق چشتی نظامی" کا آتا ہے۔

فاضل موصوف اپنی فکر پاکیزہ اور شعور سنجیدہ کے نتائج پیش کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں، ان کی کاوشوں کا ایک دستاویز بنام گلشن خطابت باصرہ نواز ہوا۔ زبان وادب اور علم وفن کے ترازو پر تولنے کے پورے جوق ثوق کے کے ساتھ کہنا پڑا کہ گلشن خطابت نامی کتاب ہر طرح سے قوم مسلم کے ہر طریقہ اور ہر طبقے کے لے مثل شمع ہے۔ جس طرح شمع اپنے وجود سے کائنات کو ضیاء بار کرتی ہے اسی طرح سے کتاب بھی پڑھنے سننے والوں کیلئے ہدایت عامہ کا کام دے گی۔ خصوصاً تعلیم وتربیت کی راہ سے گزرنے والوں کیلئے اس دور میں نسخۂ کیمیاء ہے۔ دعا ہے کہ

Scanned by CamScanner

اللہ تبارک و تعالیٰ مولف کی کاوش اور مسلسل جدو جہد کو قبول فرمائے ، آمین
بحرمت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از مفتی عبد المنان نظامی

بحرمة سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## (حمد باری تعالیٰ)

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، وَاعلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ یَانُوْرُ اللّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(نعت پاک مصطفےٰ ﷺ)

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
تھکتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلیں غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال



جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے
صدقہ تیرا

خوار و بیمار، خطا وار گنہگار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

تو نے سلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے علیہ تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو ترا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(امام اہلسنت آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ الرضوان)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حبیب اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## منقبت سرکار غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہوتا ہے ہوتا ہی رہے گا چرچہ غوث اعظم کا
اونچے اونچوں سے اونچا ہے رتبہ غوث اعظم کا

یوں تو سب کے مرغے بولے بول کے چپ رہتے ہیں
صبح قیامت تک بولے گا مرغا غوث اعظم کا ،

جنت سے حوران وملائک لینے کو آجاتے ہیں
لنگر غوث اعظم کا او رصدقہ غوث اعظم کا

دنیا والو ہم بھی ایک دن ان کے در پر پہنچیں گے
سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے روضہ غوث اعظم کا

چوروں نے بھی توبہ کرلی ان کے دست رحمت پر
جب دیکھا آنکھوں سے اپنی جلوہ غوث اعظم کا

ان کے در پر آنیوالا چور ولی بن جاتا ہے

Scanned by CamScanner

کتنا اونچا رب نے کیا ہے رتبہ غوث اعظم کا
تابش اس کی کشتی بھنور میں بولو کیسے ڈوبے گی
جیتے جی جس نے بھی پیا ہے پیالا غوث اعظم کا

(تابش کمالی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## نعت پاک

چیر کے جس دم دنیا والے میرا سینہ دیکھیں گے
حیرت میں پڑجائیں گے جب دل میں مدینہ دیکھیں گے

پیدا ہوئے جب پیارے محمد حور و ملائک یہ بولے
آمنہ بی بی کے گھر چل کر نوری نگینہ دیکھیں گے

دیکھنا ہو گر گنبد خضریٰ آؤ بریلی چلتے ہیں
اعلیحضرت کی چوکھٹ پر شہر مدینہ دیکھیں گے

جام کوثر جب میں پیوں گا ساقی کوثر کے ہاتھوں
للچائی نظروں سے منافق میرا پینا دیکھیں گے

جس گھر میں اور جس بستی میں ذکر محمد ہوتا ہے
باران رحمت کا وہی پر خوب برسنا دیکھیں گے

نذر کروں گا قلب وجگر جب پائے نبی پر اے تابش
جھک جھک کر حوران ملائک میرا قرینہ دیکھیں گے

☆☆☆

## (قطعہ)

حشر میں غم کے مارے کدھر جائیں گے
جس طرف ہوں گے آقا اُدھر جائیں گے

بھیک ملتی ہے ساری خدائی کو جب
در پہ کیسے نہ شمس وقمر جائیں گے

جب بھی رک جائے گی ناؤ منجدھار میں
لے کے نام نبی ہم گذر جائیں گے



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

## منقبت

'حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دیدو میرے ہاتھوں میں پیمانہ اجمیر کا
دنیا مجھ کو کہتی ہے دیوانہ اجمیر کا

چل کر دیکھو دیوانو کا شانہ اجمیر کا
رحمت کا میخانہ ہے میخانہ اجمیر کا

میرے غوث اعظم بھی آئے ہیں بغداد سے
جب بھی میلا لگتا ہے سالانہ اجمیر کا

حور وملائک جھک جھک کر دیکھیں گے اس عاشق کو
جس محفل میں بھی جائے گا دیوانہ اجمیر کا

جس دم میری قبر میں آئیں گے منکر نکیر
اتنا کہہ دوں گا کہ ہوں پروانہ اجمیر کا

ان کے منگتوں کو تابش کافی ہے سنسار میں

Scanned by CamScanner

کتنا اونچا رب نے کیا ہے رتبہ غوث اعظم کا
تابش اس کی کشتی بھنور میں بولو کیسے ڈوبے گی
جیتے جی جس نے بھی پیا ہے پیالا غوث اعظم کا

(تابش کمالی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## نعت پاک

چیر کے جس دم دنیا والے میرا سینہ دیکھیں گے
حیرت میں پڑجائیں گے جب دل میں مدینہ دیکھیں گے

پیدا ہوئے جب پیارے محمد حور و ملائک یہ بولے
آمنہ بی بی کے گھر چل کر نوری نگینہ دیکھیں گے

دیکھنا ہو گر گنبد خضریٰ آؤ بریلی چلتے ہیں
اعلحضرت کی چوکھٹ پر شہر مدینہ دیکھیں گے

جام کوثر جب میں پیوں گا ساقی کوثر کے ہاتھوں
للچائی نظروں سے منافق میرا پینا دیکھیں گے

جس گھر میں اور جس بستی میں ذکر محمد ہوتا ہے
باران رحمت کا وہی پر خوب برسنا دیکھیں گے

نذر کروں گا قلب وجگر جب پائے نبی پر اے تابش
جھک جھک کر حوران ملائک میرا قرینہ دیکھیں گے

☆☆☆

(قطعہ)

حشر میں غم کے مارے کدھر جائیں گے



جس طرف ہوں گے آقا
اُدھر جائیں گے
بھیک ملتی ہے ساری خدائی کو جب
در پہ کیسے نہ شمس وقمر جائیں گے
جب بھی رک جائے گی ناؤ منجدھار میں
لے کے نام نبی ہم گذر جائیں گے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

## منقبت

'حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دیدو میرے ہاتھوں میں پیمانہ اجمیر کا
دنیا مجھ کو کہتی ہے دیوانہ اجمیر کا
چل کر دیکھو دیوانو کا شانہ اجمیر کا
رحمت کا میخانہ ہے میخانہ اجمیر کا
میرے غوث اعظم بھی آئے ہیں بغداد سے
جب بھی میلا لگتا ہے سالانہ اجمیر کا
حور وملائک جھک جھک کر دیکھیں گے اس عاشق کو
جس محفل میں بھی جائے گا دیوانہ اجمیر کا
جس دم میری قبر میں آئیں گے منکر نکیر
اتنا کہہ دوں گا کہ ہوں پروانہ اجمیر کا
ان کے منگتوں کو تابش کافی ہے سنسار میں

Scanned by CamScanner

صدقہ میرے خواجہ کا نزرانہ اجمیر کا

☆☆☆

# فضائل ایمان

## نعت پاک

مومن ہے جو پیارے نبی کی عظمت پہ قربان ہوا
حب نبی کے صدقے دونوں عالم میں ذیشان ہوا

فاران کی چوٹی سے نبوت کا جس دم اعلان ہوا
نبی کا سب سے پہلا دشمن ابو جہل حیران ہوا

اپنے جیسا میرے نبی کو کہنے والو غور کرو
اپنے جیسا جس نے کہا وہ خارج از ایمان ہوا

تعظیم احمد کے منکر آؤ تمہیں ہم بتلائیں
تعظیم احمد کا منکر کافر اور شیطان ہوا

قتل نبی کو آئے عمر اور لائے آقا پر ایمان
بول اٹھے کفار مکہ بہت بڑا نقصان ہوا

ڈوبے سورج کو پلٹانا چاند کے دو ٹکڑے فرمانا
دیکھ کے یہ اعجاز پیمبر ابو جہل حیران ہوا

عشق نبی کا جام پلایا دین کی حفاظت فرمائی
اہل سنن پہ اعلیٰ حضرت کا دلکش احسان ہوا

☆☆☆

# پہلا باب



# فضائل ایمان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (پ ۲ ع ۲ آیت ۱۶۲)
صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(اقبال)

بادۂ توحید کے متوالو، شمع رسالت کے پروانو، غوث وخواجہ کے دیوانو، قرآن کریم کے فداکارو، اولیاء امت کے جانثارو، گفتگو سے قبل بارگاہِ خداوندی میں حمد وتشکر کے بے پناہ نذرانے پیش ہیں جس نے لفظ کن سے تمام عالمین کو وجود بخشا اور ہم سب کو توحید وایمان سے سرفراز فرمایا، عقیدت ومحبت کے ساتھ دل کی تھالی میں سجاکر صلوۃ وسلام کی خوشبوئیں جن سے روح اور دماغ معطر ہو جاتا ہے اور قلب کو جنت کی بہاروں کی خوشبو ملتی ہے، میں اور آپ اس نبی کی رحمت کی بارگاہ پر جمال میں پیش کریں، جو شہنشاہ کون ومکاں ہیں، باغ امان کا میوہ ہیں، آشیان عرفان کے شہباز ہیں، انسانیت کے وجود کی پیشانی کا نور ہیں، منبر سعادت کے خطیب ہیں، خداوند قدوس کے مقبول ومحبوب ہیں اسی نبی رحمت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ مقدس میں پیش کریں۔

Scanned by CamScanner

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

محترم حضرات، اللہ عزوجل نے اپنے کلام مقدس میں ارشاد فرمایا،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (ب ۲ ع ۹ آیت ۲۰۷)

ترجمہ: اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اہل ایمان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ یہ مکمل ضابطۂ حیات اور دستور زندگی ہے، اسلام تمہاری ترقی کا ضامن ہے، اس کی برکتیں تم اس وقت حاصل کر سکو گے جب تم مکمل طریقہ سے خود کو اسلام کے حوالے کر دو گے، یہ نہ ہو کہ تم ظاہری طور پر اپنے نام اسلامی رکھلو اور اپنے شہروں کے نام اسلام کے ساتھ منسوب کرو۔ مگر اس ملک کی وادیوں میں اسلام کی دھجیاں اڑائی جائیں، مگر مسلمان خاموش، گلی کوچوں اور بازاروں میں ضابطۂ اسلام کی خلاف ورزی کی جائیں مگر مسلمان خاموش اس مقدس مذہب اسلام کی مخالفت کی جائے مگر مسلمان خاموش، ایسا کیوں میرے اسلام کے شیدائیو!، یہ صرف اپنی ذات کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔

حضرات، ہمارا ظاہر و باطن ایک ہونا چاہیے اگر زبان سے خود کو توحید و ایمان کا دعویدار رکھتے ہو تو اپنے عمل کو بھی اس کلمہ طیبہ کے مطابق کرو جیسا کہ علامہ اقبال نے پوری قوم کو درس دیتے ہوئے کہا۔

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ سے جو مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

(اقبال)

حضرات، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے ایمان کی تعریف اس طرح منقول ہے۔

هُوَ تَصْدِیْقٌ بِالْجَنَانِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ، یعنی دل سے تصدیق کرنے اور زبان



سے اقرار کرنے کو ایمان کہتے ہیں، (المعتقد المنتقد صفحہ ۱۱۹)

عقیدہ! یہ بات مسلم ہے کہ ایمان کا دار و مدار عقیدہ پر ہے، عقیدہ کی درستگی اتنی ضروری ہے کہ جیسے پھول کے لئے درخت، ہمارا عقیدہ ہے کہ مخلوق میں سے کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں، بادشاہ، غلام، سلطان، غنی اور فقیر، جن و انس، جمادات، نباتات، خشک و تر، سب تقدیر الٰہی کے قید ہیں، یہ سب دست قدرت میں ہیں۔

حضرات گرامی! جس طرح روشنی اور تاریکی دو الگ الگ حقائق ہیں اور ان کا ایک ساتھ جمع ہونا محال ہے اسی طرح ایمان و کفر بھی دو متضاد چیزیں ہیں، ان کا بھی ایک ساتھ پایا جانا محال ہے ایمان ایک نور ہے، جس سے قلوب کا اندھا پن ختم ہو جاتا ہے۔ آدمی اعتماد و یقین کے اجالے میں زندگی بسر کرتا ہے اور دربدرہ کی ذلت سے نجات پا جاتا ہے۔

جب کہ کفر سراسر ظلمت و تاریکی ہے، اس سے دل نابینا بلکہ مردہ ہو جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی گھٹا ٹوپ سیاہ رات میں دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے زندگی گذارتا ہے۔ اس کے دل کو نہ اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے اور نہ اس کے اندر قوی حوصلہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی زندگی کو پر کیف بنانے اور غم و اضطراب کو دور کرنے کے لئے وہ لہو و لعب اور شراب و رباب کا سہارا لیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایمان انسان کی ایک اہم ضرورت اور اس کے لئے ایک انمول دولت ہے، آقائے نعمت سیدی اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اولرضوان یوں ارشاد فرماتے ہیں:

نور الہ کیا ہے محبت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
کافر ادھر کی ہے نہ اُدھر کی ادھر کی ہے

(حدائق بخشش)

میرے عزیز دوستو اور کرم فرما بزرگو،
اب حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سماعت فرمائیں۔

Scanned by CamScanner

## (اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر ہے)

حدیث(۱)

عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

(بخاری شریف، جلد اول
کتاب الایمان صفحہ ۱۰۲)

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر استوار ہے اس امر کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں، اقامت صلوٰۃ، زکوٰۃ کی ادائیگی، حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

حدیث۔(۲)

### (اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

(بخاری شریف، جلد اول
کتاب الایمان صفحہ ۱۰۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے والدین اولاد اور دنیا بھر کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

حدیث(۳)

### (وہ جنت میں جائے گا)

عَنْ عُثْمٰنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

(مسلم شریف، جلد اول،
کتاب الایمان، صفحہ ۱۱۰)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے ،اور اس کو اس بات کا یقین ہو کہ کوئی لائق عبادت نہیں سوا اللہ کے تو وہ جنت میں جائے گا۔

حدیث(۴)



## (اللہ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

(مسلم شریف، جلد اول
کتاب الایمان، صفحہ ۱۱۷)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص گواہی دے، (یعنی دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار کرے) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

اے میرے اللہ عزوجل عرفان کی آرزو ہے،
کفر و ظلمت سے بچا صاحب ایمان کر دے
یعنی ہم دیر نشینوں کو مسلمان کر دے
روح توحید کو ہر قلب میں پیدا کر دے
نور اسلام سے عالم کو فروزاں کر دے

**خلاصہ:** حضرات مختصر آیہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی توحید پر گواہی دینے سے مومن نہیں کہلایا جائے گا، بلکہ کلمہ طیبہ کے دوسرے جملہ کا معنی یعنی رسولوں کی گواہی دینا اس میں یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی امی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام عرب و عجم اور جن و انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور ان کی شریعت پر تمام شریعتوں کو منسوخ کیا بجز ان کے جن کو ان میں برقرار رکھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی اور آپ کو تمام انسانوں کا سردار بنایا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی توحید پر گواہی دینے کو ایمان مانا جب تک کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت یعنی محمد رسول اللہ نہ ملایا جائے گا اور جس بات پر خبر آپ نے دنیا

Scanned by CamScanner

وآخرت کے امور میں دی ہے مخلوق پر لازم فرمادیا کہ آپ کو اس میں سچا جانیں اور جب تک کسی بھی بندے کا ایمان قبول نہیں ہوگا، جب تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر اور آپ کی ذات پر ایمان نہ لائے، سبحان اللہ۔

کیا خوب کہا ہے!

رسول اللہ سے جس کو عقیدت ہے محبت ہے
وہی دونوں جہاں میں کامراں ہے یہ حقیقت ہے
خدا نے جو کیا ہے فرض وہ اپنی جگہ لیکن
نبی کی حمد لکھنا اور پڑھنا بھی عبادت ہے

حدیث (۵)

## (ایمان کی لذت)

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

(ترمذی شریف، باب الایمان جلد دوم صفحہ ۲۱۸)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوا

## (جنت عطا کرتا ہوں)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ مجھے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے احوال سے آگاہ فرمادے، ارشاد ہوا، امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لوگ علماء و حکما میں گویا کہ وہ علم وحکمت کے لحاظ سے انبیاء و مرسلین کے وارث اور ان کے قائم مقام ہیں اس لئے کہ وہ تھوڑی سی عطا پر بہت راضی ہوتے ہیں اور میں ان کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جاتا ہوں میں تو انہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے سے ہی جنت عطا کر دیتا ہوں۔ (نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۲۴۱)



## (وحیہ کلبی کا قبول اسلام)

حضرات محترم، آیئے حضرت وحیہ کلبی کے اس واقعہ سے اپنے قلب کو عشق رسول سے گرمائیں۔ حضرات پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت وحیہ کلبی کے لئے اکثر دعاء کرتے تھے کہ وحیہ کلبی ایمان قبول کرلیں، اس لئے کہ ان کے ایمان لانے سے سات سو کافروں کا ایمان لانا موقوف تھا، ایک دن پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور وحیہ کلبی خود بخود ایمان لانے کی غرض سے چلے اور بارگاہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ میرے مرض عصیاں کے طبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مبارک کندھوں سے چادر شریف اتار کر وحیہ کلبی کے لئے زمین پر بچھادی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوش اخلاقی اور کردار دیکھ کر حضرت وحیہ کلبی رونے لگے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر شریف کو زمین پر سے اٹھا کر بوسہ دیا، آنکھوں سے لگایا، سر پر رکھا، اور نہایت عاجزی وانکساری سے عرض کرنے لگے، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے بھی ایمان کی دولت سے سرفراز فرمادیجئے اور کلمہ طیبہ شریف پڑھا کر دل کو روشنی بخشیے۔

والی دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وحیہ کلبی کلمہ شریف پڑھو۔ حضرت محترم وحیہ کلبی، بڑے پیار و محبت سے کلمہ طیبہ پڑھنے لگے!

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھتے پڑھتے خوب روئے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وحیہ کلبی تم کیوں روتے ہو، عرض کیا آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بات یہ ہے کہ!

دل میں جو چوٹ تھی دبی ہائے غضب ابھر گئی
پوچھو تو آہِ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں

حضرت وحیہ کلبی نے فرمایا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے بہت گناہ کئے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اگر مجھے اپنی جان کی بھی قربانی دینے کی ضرورت پڑی، تب بھی میرے لئے منظور ہے کسی طرح میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں، پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحیہ کلبی ایسے کیا

Scanned by CamScanner

گناہ کئے ہیں، عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنی قوم کا سردار تھا میں نے بوجہ عار کے بھولی بھالی ستر زندہ لڑکیوں کو دفن کیا ہے، بھلا میرے یہ گناہ کس طرح معاف ہو جائیں گے؟ پیارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بات سن کر وحیہ کلبی کے ظلم وستم پر تعجب کرنے لگے اور دل میں خیال گزرنے لگا کہ یہ گناہ کبیرہ کس طرح معاف ہوسکے گا، ادھر وحیہ کلبی خاموش کھڑے ہیں، اُدھر سید المرسلین رحمت للمومنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش حیرت زدہ سے انگشت بدنداں تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور فرمایا یارسول اللہ! رب العالمین نے آپ کو محبت بھرا اسلام فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے، کہ آپ وحیہ کلبی سے فرمادیں کہ حق تعالیٰ نے ایک دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہنے سے ساٹھ برس کے گناہ اور کفر، بت پرستی اور ستر زندہ لڑکیوں کا قتل ودفن کل کا کل معاف کردیا ہے، اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے سے سارے گناہ معاف کردیئے، سبحان اللہ! حضرات، یہ حکم سنتے ہی پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے اور ساتھ میں سارا مجمع بھی رونے لگا، اس مقام پر سیدی اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ، بڑے اچھے انداز میں سرزمین بریلی شریف سے پکار اٹھتے ہیں۔

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہادیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھادیئے ہیں روتے ہنسادیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں ڈربے بہادیئے ہیں
(سیدی اعلیٰ حضرت)

پیارے آقا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، الٰہی ایک دفعہ کلمہ طیبہ ایک کافر نے پڑھا تو ساری عمر کی کفر پرستی اور قتل وغارت گری اور گناہ معاف ہوگئے، ارشاد خداوندی ہوا، اے میرے محبوب قسم اپنی ربوبیت کی جہاں



جہاں آپ اپنے مقدس لبوں سے مغفرت کی دعا کروگے، میں وہاں وہاں اپنی رحمت کی بارش کرتا رہوں گا، اگر وحیہ کلبی کے گناہ اور بھی زیادہ ہوتے تو آپ کے صدقے میں معاف فرمادیتا اور اے محبوب، اگر آپ کا کوئی امتی کلمہ طیبہ پڑھتے پڑھتے مرجائے گا تو اس کو بھی ضرور بخشدوں گا، سبحان اللہ، میرے آقائے نعمت سیدی اعلحضرت یوں اپنے مبارک لبوں کو جنبش دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

(حدائق بخشش)

## (کلمہ طیبہ کی برکت)

محترم حضرات اگر کوئی کافر ومشرک اپنے اوپر جتنا چاہے پانی بہالے اچھے سے اچھا صابن استعمال کرلے پاک نہیں ہوسکتا، چاہے نہر میں نہالے، چاہے دریا میں نہالے، چاہے سمندر میں نہالے، جتنا ہوسکے اتنا اچھے سے اچھا پاؤڈر استعمال کرلے، خوشبوئیں لگالے مگر پاک نہیں ہوسکتا، اللہ عزوجل اگر توفیق دے دے اور صدق دل سے ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر داخل اسلام ہوجائے، تو جسے کئی سمندر کے غوطے پاک نہیں کرسکے، قسم اللہ کی کلمہ طیبہ کی برکت سے وہ کافر ومشرک نہ رہے گا بلکہ پاک ہوجائے گا، مومن بندہ بن جائے گا یہاں تک کہ مسلمانوں کا عزیز ترین بھائی بن جائے گا۔

ایک بار محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

Scanned by CamScanner

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (جنت کی بشارت)

حضرات گرامی، حدیث پاک میں ہے کہ!

اِذَ قَالَ الْعَبْدُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، جب کوئی بندہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو اس کلمہ طیبہ کو ایک فرشتہ لے کر مقام رفعت کی طرف جاتا ہے اور آسمان میں ایک فرشتہ استقبال کرتا ہے، اور کہتا ہے مَنْ اَیْنَ تو کہاں سے آیا ہے اور یہ فرشتہ کہتا ہے وَاَنْتَ اِلٰی اَیْنَ اور تو کس طرف، پھر پہلا فرشتہ جواب دیتا ہے میں فلاں ابن فلاں کا کلمہ طیبہ پڑھنے کی شہادت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لئے جارہا ہوں، دوسرا کہتا ہے میں اس کے جہنم سے آزادی کی بشارت لئے جارہا ہوں، سبحان اللہ عزوجل!

(نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۹۴)

## (کلمہ طیبہ کی حکمت)

حضرت شیخ یحیٰی معاذ رازی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ میری خطاؤں کی امید تو تیرے سامنے بہتر زیادہ ہے اور تیری اطاعت کی امید کم ہے، کیونکہ اطاعت کے لئے اخلاص کی ضرورت ہے، تاکہ اعتماد پیدا ہو سکے، میں اخلاص کیسے اختیار کروں حقیقت یہ ہے کہ میں مختلف مصائب و آلام میں گھرا ہوا ہوں، خطاؤں کے باوجود تیری رحمت پر ہی اعتماد کرتا ہوں، اے اللہ عزوجل بعض حکماء کی کتابوں میں مجھے نظر آیا ہے، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں سات کلمے ہیں کلمہ طیبہ میں سات کلمے اس لئے ہیں کہ انسان کو موت کے وقت سات خطروں سے گذرنا پڑتا ہے (۱) خطرۂ قبر، قبر روشن ہوگی یا اندھی، (۲) خطرۂ منکر نکیر، ان کے سوالات کا جواب صحیح دیا جائے گا یا غلط، (۳) خطرۂ بعث، یعنی میدان محشر میں اٹھتے وقت چہرہ روشن ہوگا یا سیاہ (۴) خطرۂ حساب، حساب مشکل ہوگا یا آسان (۵) خطرۂ میزان، عبادت کا پلہ بھاری ہوگا یا ہلکا، (۶) خطرۂ راہ، انسان کی جنت کی طرف رہنمائی کرے گا، یا جہنم کی طرف، میرا ایمان ہے کہ یہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، زبان پر جاری ہوگا، تو تیری مہربانی ہوگی جو ان ساتوں خطرات سے محفوظ رکھے گی۔



اے اللہ عزوجل اپنی توفیق و عنایت سے اور اپنے محبوب کے صدقے سے یہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی سعادت نصیب فرما۔ اور ہمیں ان سات طوفانو ں سے محفوظ فرما اور آخری دم نکلنے تک کلمہ طیبہ کی سعادت عطا فرما، آمین۔

(معارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۵۰)

اے اللہ!

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

(اعلیحضرت)

محبت کے ساتھ درود پاک پیش کریں

## (مبارک درخت)

حضرات، لنکا سراندیپ میں حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کے سرہانے ایک ایسا درخت ہے جو سال میں دو بار پھول اور پھل سے بھر جاتا ہے، ہر پھول کی سات، سات پتیاں ہوتی ہیں اور ہر پتی پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوتا ہے، اس ملک کے بادشاہ کے کارندے (نویں صدی ہجری میں) ایسی تمام پتیوں کو توڑ کر محفوظ کر لیتے تھے، اور شاہی خزانے میں بطور تبرک رکھ لیتے تھے انہیں پتیوں سے مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج بھی کیا کرتے تھے یہ بات مشہور ہے کہ اگر کوئی نابینا بھی آجاتا تو پھولوں کی پتیوں کو گھوٹ کر آنکھوں پر لیپ لگا دیا کرتے تھے، تو آنکھیں اسی وقت روشن ہو جاتی تھیں، اور یہ سب اللہ عزوجل کے فرمان اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی برکت سے ہوتا تھا، اب آپ اندازہ لگائیں کہ جس دل میں نام مصطفیٰ ﷺ قلم قدرت سے لکھدیا ہو، جس کی جات محبت رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور عشق خداوندی کا گہوارہ ہو تو یقیناً وہ کبھی بھی نہ دل سے اندھا ہوگا اور نہ آنکھوں سے اندھا ہوگا محترم حضرات آدم علیہ السلام کے اس مبارک درخت کے پتے کو اگر انسان نہ اٹھاتا تو چند لمحوں بعد یا تو اسے زمین نگل جاتی، یا کوئی فرشتہ اٹھالیتا، تاکہ نام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے حرمتی نہ ہونے پائے، اسی طرح کوئی جانور ان مقدس پتوں کو کھانے کی

Scanned by CamScanner

جرأت نہیں کرتا، کوئی آگ ان مقدس پتوں کو جلانے کی طاقت نہیں رکھتی تو تم خداوند قدوس کی جس کے قبضۂ قدرت میں اس سگ چشتی کی جان ہے، تو مؤمن کا دل جس پر ایمان کے قلم سے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہو جس عاشق رسول کے دل میں نور عرفان ہو، جو عشق خداوندی سے آراستہ ہو، جو محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمور ہو، اسے آتش دوزخ جلا ہی نہیں سکتی اور دوزخ بھی پکار اٹھے گی کہ اے مؤمن تیرے نور کی کرنیں تو میرے شعلوں کو ٹھنڈا کر رہی ہیں سبحان اللہ!

(معارج النبوۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷۰)

## (بچوں کا رونا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچوں کو سال بھر تک رونے کے باعث مت مارا کرو کیونکہ چار ماہ تک بچوں کا رونا دراصل، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی ہوتی ہے اور چار ماہ تک رونا والدین کی بخشش کی پکار ہوتی ہے، اور چار ماہ کا رونا، پیارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اطہر پر درود پاک پڑھنے کی پکار ہوتی ہے، گویا بچے کا رونا، رونا نہیں بلکہ وہ اپنی زبان میں ذکر خدا اور ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور والدین کے لئے دعا بخشش میں محو ہوتا ہے، سبحان اللہ!

(نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۴۱۱)

## (لواء الحمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لواء الحمد کی بابت سے آگاہ فرمایا کہ اس پر تین سطریں اس طرح مرقوم ہیں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابا بکر صدیق، یا عمر فاروق، یا عثمان ذو النورین، یا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہم،

(نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۶۳۶)

## (چٹان مومن کی گواہ)

قیامت کے دن میزان عدل کے محاسبین اَلْوَزْنُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ کے حکم کے



تحت اعمال انسان کی ہر جنبش تھوڑی ہو یا زیادہ کمتر ہو یا گراں تر، میزان عدل پر لا رکھیں گے، امت محمد یہ کا ایک گناہگار وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَہ کے فرمان کے مطابق حکم ہوگا کہ اس کو دوزخ کی آگ میں پھینک دیا جائے، دوزخ میں لے جاتے وقت قدرت خداوندی سے راستے میں ایک بہت بڑی پہاڑ کی چٹان دکھائی دے گی جس سے دوزخ کا راستہ بند ہو جائے گا، اور دوزخ میں داخل ہونا مشکل ہوگا، چٹان سے آواز آئے گی، اے فرشتو، یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی ہے، میں اسے دوزخ میں ڈالنے کی اجازت نہیں دوں گی، مجھے اللہ عزوجل کی قسم میں نے ایک دفعہ اسے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہوئے سنا تھا، اور یہ انسان، یہ دیوانہ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا اس بات کی گواہی دیتی ہوں، کہ یہ بندہ مومن ہے، اس نے خداوند کریم کی وحدانیت کا اقرار کیا تھا، یہ رسالت مصطفیٰ پر ایمان لایا تھا، اسی وقت بارگاہ رحمت الٰہی سے فرمان ہوگا، میں نے آج اس چٹان کی گواہی سے اس بندے کے گناہ معاف کر دیئے ہیں، میرا محبوب مجھ پر راضی ہو، اور میرا اعلان پورا ہو جائے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی سبحان اللہ! اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لینے والو، اے رسول کے عاشقو تمہیں خوشخبری ہو کہ جب ایک پتھر کی گواہی سے ایک گناہگار آتش دوزخ سے بچ سکتا ہے تو سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گواہی اور شفاعت سے گناہگار امت کیونکر نہ بخشی جائے گی، وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا

(معارج النبوۃ، جلد اوّل صفحہ ۱۹۹)

شرق او رغرب میں بکھرے ہوئے گلزاروں کو
نکہتیں بانٹتا ہے آج بھی صحرا تیرا

سیدی اعلیٰ حضرت عشق و محبت میں یوں عرض کرتے ہیں!

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

Scanned by CamScanner

## (اصیر م بن عبدالا سہل کا واقعہ)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاؤ جس نے پوری زندگی میں کبھی نماز نہیں پڑھی مگر جنت میں داخل ہوگا، لوگوں کو اگر معلوم نہ ہوتا تھا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلوم کرتے تھے کہ آپ ہی بتا دیجئے یارسول اللہ، تو آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے وہ حضرت اصیر م بن عبدالا سہل ہیں، حضرت عامر بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے محمود بن لبید سے دریافت کیا کہ ان کا واقعہ کس طرح ہے تو آپ نے فرمایا، حضرت اصیر م ایمان لانے سے انکار کرتے تھے، اور اسلام کو بُرا جانتے تھے مگر غزوۂ احد کا موقع تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نیت جہاد اُحد کی طرف نکلے تو اصیر م پر اسلام کی حقانیت واضح ہو گئی اور حضرت اصیر م اسی وقت ایمان سے سرفراز ہو گئے اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر مشرف باسلام ہو گئے، اسی وقت ہاتھ میں تلوار لے کر جہاد کے لئے نکلے اور عشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں غرق ہو کر کفار سے لڑنے لگے یہاں تک کہ لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرمایا، صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اصیر م نے جام شہادت نوش فرمایا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو دار ارشاد فرمایا کہ حضرت اصیر م اہل جنت میں سے ہیں، وہ جنتی ہیں سبحان اللہ عزوجل! (حیاۃ الحیوان جلد اول ۱۲۶)

دل میں عشق مصطفیٰ ہے ہاتھ میں قرآن ہے
ہم مسلمانوں کی دنیا میں یہی پہچان ہے
کلمہ طیبہ پڑھایا خلد کے قابل کیا
ذات پاک مصطفیٰ کا احسان ہی احسان ہے

حضرات ایک مرتبہ درود پاک کا نذرانہ پیش کریں!



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور آپ ﷺ ایک سفید کپڑا اوڑھے ہوئے تھے پھر میں دوبارہ حاضر خدمت ہوا، تو آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے ابوذر! جس شخص نے بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان و دل سے اقرار کیا، پھر وہ اسی عقیدے پر مر گیا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگرچہ اس نے چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں اگرچہ اس نے چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے پھر دوبارہ کہا اگرچہ اس نے چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، فرمایا نبی کریم ﷺ نے ہاں اگرچہ اُس نے چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو خواہ ابوذر اسے پسند نہ کرے۔

(بخاری شریف جلد اول، صفحہ ۴۸۰، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۱)

سیدی! اعلیٰ حضرت سرزمین بریلی سے میرے نبی کریم ﷺ کی کریمی کا اس طرح اظہار کرتے ہیں۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والے تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ذرہ تیرا
تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

Scanned by CamScanner

## (ایک عظیم الشان درخت)

حضرت ابو سعید مقبری فرماتے ہیں ایک جزیرہ میں ایک عظیم الشان درخت تھا جس کے سبز رنگ کے پتے تھے پتوں کے بیچ میں ہر پتے پر سفید حرفوں میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر کرتے تھے یکایک کہیں سے ایک پتھر آپ کے سر پر لگا جس کے سبب سے آپ کا سر پھٹ گیا، اور خون جاری ہو گیا، جو قطرہ بھی زمین پر گرتا تھا فوراً اس قطرۂ خون سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا جاتا تھا۔ (بحوالہ زرقانی شریف)

میرے بزرگو اور دوستو! آیئے اب سچے مومن کی خصوصیات ملاحظہ فرمائیں اور مومن کامل بننے کی کوشش کریں۔

## (سچا مومن کی خصوصیات)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور ﷺ نے کہ تمہیں دس باتوں کی ہدایت کی گئی ہے، کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ، اگرچہ تمہیں مار ڈالا جائے، اور جلا دیا جائے۔ ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنی بیوی کو اور مال و دولت کو چھوڑ دے۔ قصداً نماز کو ترک نہ کر، کیوں کہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کر دیا اللہ عزوجل اس سے بری الذمہ ہے۔ شراب نہ پی، کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ گناہوں سے اپنے آپ کو بچا، کیونکہ گناہ کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ غضب نازل کرتا ہے۔ جہاد میں اپنے آپ کو بھاگنے سے بچا، اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں۔ اور جب لوگوں میں عام بیماری پھیلے اور تو ان لوگوں میں موجود ہو تو موت کے خوف سے نہ بھاگ، اور وہیں ٹھہر، اور اپنے کنبے پر اپنے مقدور کے موافق خرچ کرے، اور اپنے اہل و اعیال کو ادب سکھا، اگرچہ اس کے لئے مارنے کی ضرورت پڑے اور اچھی تعلیم دے اور بری تعلیم سے ان کو بچا۔

(مسند امام احمد بن حنبل)



## (بہترین عمل)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ

(مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل باب الایمان صفحہ ۲۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اعمال میں بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ کے لئے دوستی، یاد شمنی رکھے۔

## (اس نے دین اسلام کو قائم کیا)

پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے ابو بکر صدیق سے محبت کی، اس نے دین اسلام کو قائم کیا۔ اور جس نے حضرت عمر فاروق اعظم سے محبت کی، اس نے صراط مستقیم کو پالیا۔ اور جس نے حضرت عثمان ذوالنورین سے پیار کیا، واللہ اس کا لقب انور الٰہی سے منور ہو گیا۔ اور جس نے حضرت علی مرتضیٰ سے محبت کی، قسم خدا کی اس نے اسلام کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لیا۔

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر و عثمان و علی
ہم مسلک ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

(نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۲۳۷)

حضرات محترم، جہاں عشق و محبت کی بات آئی ہے تو مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کا مقدس فرمان سنئے اور مصطفیٰ جان رحمت کی محبت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے میں ذرا بھی بخل سے کام نہ لیجئے۔

## (اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

(بخاری شریف، جلد اول کتاب الایمان صفحہ ۱۰۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے والدین، اولاد اور دنیا بھر کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

Scanned by CamScanner

خدا کا ماننے والا مسلماں ہو نہیں سکتا
بجز حبِ محمد کامل ایماں ہو نہیں سکتا

حضرات! ہم اپنے آقا مالک رقاب امم ﷺ کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں تو نجدی، وہابی، دیوبندی، کو سانپ سونگھ جاتا ہے، موت آجاتی ہے، جل کر کباب ہو جاتا ہے ارے او خبیث تعظیم مصطفیٰ ﷺ تو ہمارا دین ہے ہمارا ایمان ہے، تجھ کو کیا اللہ کی توحید و رسالت کے اقرار کے بغیر بیکار ہے، ایمان کے لئے آپ کی رسالت و نبوت کا اقرار ضروری ہے اور محبت رسول ایمان کا جز ہے۔

میرے آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت، سرزمین بریلی سے یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبدالمصطفیٰ پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کیا چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

(حدائق بخشش، سخن رضا صفحہ ۵۰)

## (بدمذہب کی تعظیم)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے بدمذہب کی تعظیم کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔

(جامع الاحادیث جلد اول صفحہ ۶۳)

اے اللہ عزوجل ہم کو اور تمام مسلمانوں کو ان کے شر اور تمام شیاطین کے شر سے پناہ دے، آمین!

## (ملک الموت کی پیشانی پر کلمہ طیبہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ



رَّسُوْلُ اللّٰہِ، لکھدیا ہے جس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام مومن کی روح قبض کرتے ہیں تو بندۂ مومن، حضرت عزرائیل علیہ السلام کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے، فوراً حضرت عزرائیل کے ماتھے پر نظر پڑتی ہے اور پکار اٹھتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، ادھر اس نے ملک الموت کی پیشانی کا لکھا پڑھا، اُدھر حکم رب العالمین ہوا، اے عزرائیل بندہ ہمارا ہے، یہ میرے محبوب کا پیارا ہے، کلمہ طیبہ ختم کرنے نہ پائے، عین کلمہ پڑھنے کی حالت میں اس کی روح قبض کرنا، بموجب حکم الٰہی ملک الموت لفظ اللہ ورسول اللہ پر روح قبض کرتے ہیں اور سیدھے روح کو جنت میں لے جاتے ہیں کیونکہ خداوند کریم نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پر فیصلہ فرمادیا کہ۔

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ترجمہ، جس کا کلام آخری کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگا، وہ جنت میں جائے گا، (سبحان اللہ!)

(مشکوٰۃ، جلد اول صفحہ ۳۴۴)

یہ خدا کی مخفی حکمتیں ہیں، اسی طرح دجال کے ماتھے پر اللہ عزوجل نے اہل ایمان کے ایمان کو بچانے کے لئے کفر کا کلمہ لکھ دیا تاکہ اہل ایمان، عاشق رسول دجال کے ماتھے پر جو لکھا ہوا ہے، اس کو پڑھ کر اپنے ایمان کو بچالیں، اور وہ بھی کافر کو پہچان لیں کہ دجال کافر مردود ہے اور جو اس دجال کی اطاعت کرے گا، اس کی عبادت کرے گا، وہ بھی کافر ہوگا، اور حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ماتھے پر کلمہ طیبہ کا لکھنا حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بھی معلوم نہیں اسی طرح ک ف ر، یعنی (کافر) لکھا ہوا نہ اس مردود دجال کو معلوم ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۶۲)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولا
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولا
بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اس وقت اُٹھانا مولا

## (میری گفتگو)

محترم حضرات، میری گفتگو جو اب تک آپ بڑی محبت سے ملاحظہ کر رہے ہیں

Scanned by CamScanner

اس کو اپنے ذہن کے اندر محفوظ فرمالیں، اور ٹھنڈے دل سے اس پر عمل کر لیا تو انشاء اللہ عزوجل ہم دنیا میں بھی کامیاب رہیں گے، اور آخرت میں بھی، اسلام کے دشمنوں نے اسلام کو ختم کرنے کے لئے سر سے پیر تک زور لگایا، اسلام کو برباد کرنے کے لئے طرح طرح کے منصوبے بنائے، اسلام کے دشمنوں نے چاہا کہ اسلام کو جڑ سے اکھیڑ دیا جائے، ابو جہل نے سوچا کہ اسلام کو برباد کر دیا جائے، ابولہب نے سوچا اسلام کو بدنام کر دیا جائے، مکہ کے کافروں نے سر سے پیر تک زور لگایا کہ اسلام کی دھجیاں اڑا دی جائیں۔

## (مشورہ کفر کے لیڈروں کا)

ابو جہل نے کہا کہ اسلام کو مٹا دیا جائے، ابولہب نے کہا کہ اسلام کو کچل دیا جائے، عتبہ نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کے پیغام کو ختم کر دیا جائے، امیہ نے کہا اسلام کو دبا دیا جائے، یہودیوں نے کہا اسلام کو مٹا دیا جائے، نصاریٰ نے کہا اسلام کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے، عیسایت نے کہا اسلام کو مٹا کر عیسایت قائم کی جائے، کفر کے بڑے بڑے لیڈروں نے مشورہ کر کے کہا کہ مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسول کو نکال دیا جائے۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
عشق رسول اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

مگر خدا کی قسم، اسلام کو جتنا مٹانا چاہا یہ اتنا ہی اور زیادہ نکھرتا ہوا نظر آرہا ہے، خدا کی قسم! لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کا چراغ میرے محبوب مصطفیٰ ﷺ نے جلایا ہے، اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا چراغ میرے خداوند قدوس نے جلایا ہے، خدا کی قسم! جو چراغ میرا نبی جلادے اور جو رسالت کا چراغ میرا خدا جلادے، بھلا وہ چراغ کیسے بجھ سکتا ہے، قسم خدا کی وہ ہرگز نہیں بجھ سکتا۔

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے گی جسے روشن خدا کرے



محترم حضرات، چلتے چلتے آپ کو بتاتا چلوں کہ کلمہ طیبہ پڑھنے سے قلب کو پاکیزگی اور سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے، کلمہ طیبہ کی برکت سے اعمال کو درجہ قبولیت حاصل ہوتی ہے، کلمہ طیبہ سے بیماری سے شفا ملتی ہے، کلمہ طیبہ ساری دنیا کے مال و دولت سے بہتر ہے، کلمہ طیبہ ہی تمام اذکار سے افضل ہے، کلمہ طیبہ ہی عذاب الٰہی سے بچنے کی ڈھال ہے، کلمہ طیبہ کامیابی کی کنجی ہے، کلمہ طیبہ پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام کر دی گئی ہے، کلمہ طیبہ ہی روحانی و جسمانی بیماریوں کا علاج ہے، کلمہ طیبہ ہی تمام گناہوں کا کفارہ ہے، کلمہ طیبہ ہی مومن کی پہچان ہے، کلمہ طیبہ ہی کی وجہ سے پیارے آقائے دو جہاں ﷺ نے پریشانیاں اٹھائیں، اسی کلمہ طیبہ کو ہم تک پہنچانے کے لئے حضور ﷺ نے کتنی تکلیفیں اٹھائیں، آپ ﷺ پر پتھر برسائے گئے، آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے، آپ ﷺ کے دندانِ مبارک شہید کر دیئے گئے، اسی کلمہ طیبہ کی برکت سے مسلمان جنت میں جائیں گے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ!

## (وہ جنت میں داخل ہوگا)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۴۴)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حضرات، دوسری حدیث پاک ملاحظہ کریں!

## (وہ جنت میں جائیں گے)

عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ (مسلم شریف شرح نووی جلد اول صفحہ ۳۵۲)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

حضرت محترم! مسلم شریف کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ ان ستر ہزار آدمیوں کے ہر آدمی کے ساتھ، ہزار آدمی اور ہوں گے، اس صورت میں کل آدمیوں کی تعداد جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے چار ارب اور نوے کروڑ

Scanned by CamScanner

ہوئی، (شرح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۵۲) اور ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے۔ (ترمذی ج ۲ صفحہ ۱۴۱) حضرات، آیئے عہد کریں کہ ہم کلمہ طیبہ کو سینے سے لگائیں گے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، کلمہ طیبہ کو اپنا ورد بنائیں گے، اور اللہ عزوجل اپنے فضل سے ہم کو بھی جنت میں بے حساب ان لوگوں میں کردے، اور اللہ عزوجل اپنے محبوب کے صدقے میں ہمیں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین، اور وقت نزع آئے تو ہماری زبان پر جاری ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

ان اشعار کے ساتھ اپنی گفتگو کو ختم کر رہا ہوں

یہاں مضبوط سے مضبوط لوہا ٹوٹ جاتا ہے
کئی جھوٹے ہوں تو سچا ٹوٹ جاتا ہے
وہ بھائی ہو کہ والد ہو چچا ہو یا کہ دادا ہو
عقیدے میں خرابی ہو تو رشتہ ٹوٹ جاتا ہے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فضائل درود، وسلام



## نعت پاک

سوئے مدینہ جھوم کر جانے لگی ہوا
صل علی کا نغمہ سنانے لگی ہوا

بارش میں رحمتوں کی نہانے لگی ہوا
قرب نبی کا نغمہ سنانے لگی ہوا

پیش نظر جب آگیا روضہ حضور کا
سر کو ادب سے اپنے جھکانے لگی ہوا

دل درد سے تڑپ اٹھا آنکھیں چھلک پڑیں
جب لوٹ کر مدینہ سے آنے لگی ہوا

پڑھ کر درود پاک تبسم حضور پر
بگڑا ہوا نصیب بنانے لگی ہوا

# دوسرا باب

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# فضائل درود وسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(پ ۲۲ ع ۴ آیت ۵۶)

Scanned by CamScanner

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم

حضرات،

ہمیشہ اپنے لب پر درود کے گلہائے تر رکھنا
خدا توفیق دے تو یہ وظیفہ عمر بھر رکھنا
ابھی طیبہ سے خود سرکار آجائیں گے محفل میں
لبوں پر تم درود پاک کے لعل و گوہر رکھنا

بادۂ توحید کے متوالو، شمع رسالت کے پروانو، غوث وخواجہ کے دیوانو، رونق افروز علمائے اہل سنت اور میری پردہ نشین عزت دار خواتینِ اسلام، آج کی اس نورانی عرفانی محفل میں ہم اور آپ اپنے ایمان وعقیدہ کا ثبوت دیتے ہوئے ہزاروں کروڑوں، درود وسلام کی لڑیاں، گنبد خضرا میں آرام فرمانے والے آقا معدنِ نبوت، مظہر شان جلالت، حضور رحمت ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ عقیدت پیش کریں، جس کے حسن کے آفتاب کی ایک جھلک آسمانوں کے تمام گوشوں کو روشن کئے ہو، جس کی زلف عنبری کا سایا پورے اٹھارہ ہزار عالم پر چھایا ہوا ہے، جس کے منہ مبارک کا زلال یعنی لعاب ذہن عاشقوں کے زہر ہجر کا تریاق بن کر آیا ہے۔ میں اور آپ سید الانام، خاتم المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ مقدس میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (علمِ مکنون)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ انار کے دانوں کی طرح اور گلاب کی طرح انتہائی خوشی سے کھل اٹھا تھا آپ فرمانے لگے کہ مجھے مبارک باد پیش کرو کہ مجھ پر آج وہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے کہ جو نزدیک دنیا ومافیہا میں سے ہر چیز سے بہتر ہے سبحان اللہ! آیت کریمہ ملاحظہ کریں۔



اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ، یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ ۲۲ ع ۴ آیت ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو ان پر اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان ۲۲)

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے یہ خوش خبری سنتے ہی کہا، ھَنِیْئًا لَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یارسول اللہ! ﷺ آپ کو یہ نعمت مبارک ہو، پھر صحابۂ کرام مبارک باد دیتے رہے۔ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! اس آیت کریمہ کی وضاحت فرمادیجئے تاکہ ہم لوگ اس کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں نے مجھ سے دریافت کرلیا ہے حالانکہ یہ علم مکنون ہے، اگر تم مجھ سے نہ پوچھتے تو میں کسی کو نہیں بتاتا۔ (معارج النبوۃ، جلد اوّل صفحہ ۳۱۲)

## (آیت کریمہ کی حکمت)

پروردگار عالم نے دو فرشتوں کو مقرر کیا کہ جب کوئی بندۂ مومن، عاشق رسول جہاں کہیں بھی ہو اور وہ درود شریف پڑھتا ہے تو یہ فرشتے اس بندۂ مومن کے لئے غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ، اللہ اسے تیرے طفیل بخشے، کہتے ہیں، اور جب کوئی انسان میرا نام سن کر درود پاک نہیں پڑھتا تو وہ فرشتے کہتے ہیں لَاغَفَرَ اللّٰہُ لَکَ اللہ اسے نہ بخشے، اس وقت اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے آمین کہتے ہیں۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب (معارج النبوۃ جلد اوّل صفحہ ۳۱۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (درود پاک پڑھنے کی حکمت)

حضور ﷺ پر درود پاک بھیجنے میں حکمت یہ ہے کہ اللہ عزوجل غنی اور غیر

Scanned by CamScanner

محتاج ہونے کے باوجود، اپنے محبوب ﷺ پر درود پڑھ رہا ہے، اس لئے مؤمن کو چاہئے کہ اس کی نسبت درود پاک پڑھنا، زیادہ ضروری ہے کیونکہ انسان محتاج بھی ہے اور طلب گار بھی، اس لئے ہر مومن کو درود پاک پڑھنا اشد ضروری ہے۔

## (فرشتوں سے درود پاک پڑھوانے کی حکمت)

محترم حضرات، فرشتوں سے درود پاک پڑھوانے کی حکمت یہ تھی کہ فرشتوں کو حضور ﷺ کی قدر و منزلت سے آگاہ کر دیا جائے اور وہ اپنے آپ کو حضور ﷺ کا خادم مطیع و فرمانبردار سمجھنے لگیں، دوسری بات یہ تھی کہ حضور ﷺ کی بعثت یعنی پیدائش سے پہلے کائنات ارضی پر کلیسائی یعنی عیسائی دین کا چرچا تھا، سارے جہان پر جہالت کا دور دورہ تھا، جدھر نظر اٹھا کر دیکھتے، اُدھر شرک ہی شرک تھا، خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، کوئی بیٹا مانگ رہا تھا، کوئی بیٹی مانگ رہا تھا، کوئی غریبوں کا خون چوس رہا تھا، کوئی لڑکیوں کو زندہ درگور کر رہا تھا، کوئی عورت کو منحوس کہہ رہا تھا، کوئی بتوں کے آگے سجدہ کر رہا تھا۔ ہر طرف ظلم و ضلالت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا، ایسے دور میں جب رسول ﷺ اس عالم فانی میں تشریف لائے تو کفر و شرک کی تمام دیواریں گر گئیں اور دنیا کو سکون کا سانس مل گیا تھا، اور جب حضرت انسان طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا تھا تو فرشتوں کو یہ وہم اور خدشہ لگا رہتا تھا کہ امت محمدیہ کا حشر بھی ابلیس، ہاروت، ماروت، یا ابو جہل، ابولہب، عتبہ، امیہ، جیسا نہ ہو جائے، فرشتوں نے سکون دل اور پریشانی دور کرنے کے لئے اور پناہِ خداوندی حاصل کرنے کے لئے حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا اپنا معمول بنالیا، تاکہ اللہ عزوجل اس درود پاک کے صدقے میں اور وسیلے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان خطرات سے محفوظ فرمادے۔

مومنوں پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام
سر جھکا کر با ادب عشق رسول اللہ میں
ہر ستارہ کہہ رہا تھا الصلوٰۃ والسلام



حضرات محترم، اب آیئے پیارے نبی کریم ﷺ کی محبت میں فضائل درود و سلام کے موضوع پر کچھ احادیث شریف سماعت فرمائیں۔

## (وہ میرے زیادہ قریب ہوگا)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَىَّ صَلٰوةً
(ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۲۹۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن وہ آدمی میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا رہا۔

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود
بے ہنر و بے تمیز کس کے ہوتے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود
(اعلیٰ حضرت)

حدیث

## (جو ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا
(مشکوۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میری بارگاہ میں ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

حدیث

## (وہ بخیل ہے)

Scanned by CamScanner

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

(مشکوۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۹)

حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حدیث

## (اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی)

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

(مشکوۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۹)

روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھ کر یہ کہا ، خداوندا! انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔ اس درود پڑھنے والے کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

حضرات عشق مصطفیٰ میں ڈوب کر درود پاک کا تحفہ پیش کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَدَدَ مَخْلُوْقٍ

(اے اللہ قیامت میں اپنے محبوب ﷺ کو اپنا قرب خاص عطا فرما)

## (سلام مجھے پہنچتا ہے)



عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِی الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ

(نسائی شریف، ج اوّل صفحہ ۳۹۳)

حضرت عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلا شبہ اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرتے ہیں اور میرا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

## (فرشتوں کا امام)

حضرت ابوذر ؓ کو ان کی موت کے بعد جعفر بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں، میں نے پوچھا اے ابوذر یہ مرتبہ تو نے کہاں سے اور کیسے حاصل کیا ہے؟ جواب دیا میں نے اپنے ہاتھوں سے دس لاکھ احادیث شریف لکھی ہیں اور یوں لکھتا تھا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی سرکار دو عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ سبحان اللہ!

(شرح الصدور صفحہ ۲۷۲)

## (سونے کی اشرفیاں)

ایک دفعہ یہودیوں کے پاس ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ یہودیوں نے از راہ مذاق کہا کہ وہ علی کھڑا ہے، وہ امیر آدمی ہے اس کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں بہت کچھ دے گا، حالانکہ حضرت علی ؓ اپنی فراست مومنات سے سمجھ گئے کہ یہودیوں کی شرارت ہے، حضرت علی ؓ نے دس بار درود شریف پڑھ کر سائل کے ہاتھوں پر دم کر دیا اور فرمایا اس مٹھی کو یہودیوں کے پاس جا کر کھولنا، وہ سائل گیا اور یہودیوں نے پوچھا کیا دیا علی نے؟ اس سائل نے بند مٹھی کھولی تو اس میں دس اشرفیاں سونے کی تھیں، یہودی دم بخود ہو گئے اور شرمندگی سے ان کا رنگ فق ہو گیا۔ سبحان اللہ!

(شفاء القلوب صفحہ ۳۱۸)

اللہ اللہ یہ محمد کے گھرانے والے
بھوکے رہ کر یہ اوروں کو کھلانے والے

حضرات! محبت کے ساتھ درود پاک پڑھیں

Scanned by CamScanner

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (جمال مصطفیٰ کے بغیر نہیں رہ سکتا)

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام کے ساتھ دربار رسول ﷺ میں حاضر ہوئے، حضرت میکائیل علیہ السلام پاس کھڑے ہیں، مگر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کے چہرۂ اقدس کو بوسہ دینے لگے اور اپنا چہرہ آپ ﷺ کے روح انور سے ملتے جاتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ جبرائیل آج کیا بات ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیفیت تو میکائیل علیہ السلام سے پوچھئے، حضرت میکائیل نے عرض کیا یارسول اللہ آج حضرت جبرائیل نے بارگاہِ الٰہی میں ستر مرتبہ التجا کی تھی کہ مجھے دیدار مصطفیٰ ﷺ کے لئے زمین پر جانے کی اجازت ہو، تمام ملائکہ یہ کہہ رہے تھے کہ بلا وجہ جانے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سب کو بتایا مجھے معاف کرنا کہ میں جمال مصطفیٰ ﷺ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سبحان اللہ!

(معارج النبوۃ، ج اوّل صفحہ ۱۹۸)

آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ الرضوان فرماتے ہیں،

شمع دل مشکوۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

(حدائق بخشش)

## (میں تیرا عمل ہوں)

محترم حضرات! ایک بزرگ نے خواب میں ایک ڈراؤنی اور خطرناک صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں تیرا عمل ہوں۔ پھر اس بزرگ نے دریافت کیا کہ تجھ سے نجات کی کوئی صورت ہے؟ اس نے جواب



دیا اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھ، تمہاری نجات ہو جائے گی۔ سبحان اللہ! (فیضانِ شریعت صفحہ ۴۷۸)

حضرات درود پاک کا تحفہ پیش کریں!

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم علیک یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## (حسرت مسلط کردی جائے گی)

حضرات محترم! نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس مجلس میں میرا ذکر ہو رہا ہو، اور پھر وہ لوگ مجھ پر درود پاک نہ پڑھیں تو ان پر حسرت مسلط کردی جائے گی اگرچہ جنت میں ہی کیوں نہ ہوں، یعنی وہ درود پاک پڑھنے والوں کے مراتب و مدارج دیکھ کر حسرت سے پکاریں کہ کاش ہم نے بھی درود پاک پڑھا ہوتا۔ (نزہۃ المجالس ج دوم صفحہ ۴۰۵)

پڑھو اے مومنو ایمان کی روشنی کے لئے
درود شرط ہے ذکر محمدی کے لئے
لگی ہیں روضۂ پر نور پر میری نظریں
تڑپ رہا ہوں شب و روز حاضری کے لئے

## (وہ ضرور جنت میں جائے گا)

حضرات محترم! جب کوئی بندہ مومن اللھم کہتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے سارے نام شامل ہوتے ہیں۔ اللہ کا ذکر سارے اذکار سے افضل ہے۔ پھر ان اسماء اور دعاء کے ساتھ حضور کی خیر خواہی مطلوب ہو تو اس سے بڑھ کر کون سی دعاء ہو گی جب عام مومن نیک دعاء مانگ کر جنت میں جا سکتا ہے تو یقیناً رسول معظم ﷺ کا عاشق جو ہر وقت درود شریف کا تحفہ پیش کرتا رہتا ہے تو ضرور بالضرور وہ جنت میں جائے گا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَخْلُوْقِہٖ (شفاء القلوب صفحہ ۱۵۶)

Scanned by CamScanner

## (چاندی کے کاغذ سونے کا قلم)

محترم حضرات! ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میری امت! مجھ پر یوم جمعہ اور شب جمعہ درود شریف کی کثرت کیا کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا میں خود محمد ﷺ ہوں گا۔

ایک اور جگہ اس طرح فرمایا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعرات کو اللہ عزوجل فرشتوں کو بھیجتا ہے، جو چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم لئے آتے ہیں اور اس رجسٹر میں ان لوگوں کے نام درج کرتے ہیں جو جمعرات کی شب کو کثرت سے درود و سلام پڑھنے میں مشغول ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ!

(سعادۃ الدارین، نزہۃ المجالس ج دوم صفحہ ۴۱۰)

لطف ان کا عام ہوہی جائے گا
شاد ہر نا کام ہوہی جائے گا
سائلو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی ہوجائے گا

## (اُس کے سارے گناہ معاف)

میرے بزرگو اور دوستو! ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو کوئی شخص مجھ پر دس بار درود شریف پڑھتا ہے تو اس پر آسمانِ اوّل کے فرشتے سو بار درود پاک بھیجتے ہیں۔ آسمانِ دوم کے فرشتے دو سو بار درود بھیجتے ہیں۔ آسمانِ سوم کے فرشتے تین ہزار بار درود پاک بھیجتے ہیں۔ چوتھے آسمان کے فرشتے چار ہزار بار درود شریف پڑھتے ہیں۔ پنجم آسمان کے فرشتے پانچ ہزار درود پاک پڑھتے ہیں۔ چھٹے آسمان کے فرشتے چھ ہزار بار درود پاک پڑھتے ہیں۔ ساتویں آسمان والے فرشتے سات ہزار بار درود پاک پڑھتے ہیں اور یہ فضائل اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیئے جاتے ہیں، اور اس درود پاک کی برکت سے اس شخص کے اللہ عزوجل



سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ سبحان اللہ عدد مخلوق

(شفاء القلوب صفحہ ۱۸۸)

## (وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے دن ایک قوم کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا، مگر وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ قوم ہوگی جس کے سامنے میرا نام آتا تھا مگر یہ مجھ پر درود و سلام نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (نزہۃ المجالس، ج دوم صفحہ ۴۱۲)

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تک خدا کی قسم
کہ جس کو تم نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (اہل محبت کا درود و سلام)

محترم حضرات! حضور پُر نور احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعۃ المبارک کے دن اور رات کو مجھ پر صلوٰۃ والسلام پیش کرے گا اور جمعرات اور جمعۃ المبارک کے دن تمام فرشتے تمہارے درود و سلام کو میری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور اہل سنت کا درود و سلام تو میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔ (نزہۃ المجالس، ج دوم صفحہ ۴۱۲)

میرے سیدی اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں!

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبادت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت)

## (جو درود پڑھنا بھول گیا)

Scanned by CamScanner

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ

(ابن ماجہ شریف، ج اول صفحہ ۲۷۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## (اَسّی سال کے گناہ)

حضرات محترم! سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اس کے لئے پل صراط پر نور ہے، اور جو شخص جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر اَسّی بار درود شریف پڑھتا ہے تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخشے جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ درود شریف کس طرح پڑھا جائے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طرح پڑھو، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ (الکلام الاوضح)

الٰہی عشق محمد میں میرا دل معمور ہو جائے
پڑھتا ہوں جو درود وہ مقبول ہو جائے

## (ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب)

ایک روز سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو جہاد کرے اور اسلام کو پھیلائے اسے چار سو حج کا ثواب دیا جائے گا۔ جو لوگ حج اور جہاد کی طاقت نہ رکھتے تھے بہت غمگین ہو گئے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ پر وحی بھیجی کہ اے محبوب! جو امتی آپ پر ایک بار درود شریف بھیجے گا وہ چار سو غزوہ اور چار سو حج کے برابر ثواب پائے گا۔ اور اے محبوب! آپ کے صدقے میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب دیا جائے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(فیضان شریعت صفحہ ۴۸۳)

## (دس نیکیاں تحریر فرمائے گا)



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

(ترمذی شریف، ج اول صفحہ ۲۹۶)

## (میں اس کی شفاعت فرماؤں گا)

حضور پُر نور سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو محمد مصطفیٰ ﷺ پر ارواح میں، اور جسم اطہر پر اجسام میں، اور قبر انور پر قبور میں درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے، اور جو خواب میں دیکھے، وہ مجھے قیامت میں دیکھے، اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا، میں اس کی شفاعت فرماؤں گا، اور جس کی میں شفاعت فرماؤں گا، وہ میرے حوض کوثر سے پانی پیے گا، اور اللہ عزوجل اس کے بدن پر دوزخ حرام فرمائے گا۔ سبحان اللہ! (جامع الاحادیث ج اول صفحہ ۶۵۷)

آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت عشق رسول میں چھوم کر ارشاد فرماتے ہیں!

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پر ہیز گاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ
پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضا
ان سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

(اعلیٰ حضرت)

میرے سیدی اعلیٰ حضرت دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ

Scanned by CamScanner

ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے
(حدائق بخشش)

## (ناک خاک آلود ہو)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(مشکوۃ شریف، ج اول صفحہ ۱۹۷)

میرے پیارے اسلامی بھائیو! آپ ایسی بد بختی سے دور رہیے اور جوں ہی میرے مدنی آقا ﷺ کا اسم گرامی یا ذکر پاک سنیں، فوراً درود شریف کا نذرانہ پیش کریں، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

## (سب سے بڑا بخیل)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود و سلام نہ پڑھے۔

(نزہۃ المجالس، ج دوم صفحہ ۴۰۴)

حضرت شیخ سعدی بخیل کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ بخیل خشکی و تری زمین اور سمندر میں عبادت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو، بحکم حدیث شریف جنتی نہیں ہو سکتا۔ جب یہ عام بخیل کی بات ہے تو اندازہ لگائیے اس بخیل کا کیا حشر ہوگا جسے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص بخیل اعظم ہے، جو مجھ پر درود و سلام نہیں پڑھتا۔ اب آپ اندازہ لگائیں ان وہابیوں کے مبلغین کا کیا حشر ہوگا جن کا صلوٰۃ و سلام سے روکنا معمول بن گیا ہے؟

میرے سیدی اعلیٰ حضرت سرزمین بریلی سے ارشاد فرماتے ہیں:

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان ہو گیا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے



پھر نہ مانیں گے قیامت میں گر مان گیا
(اعلیٰ حضرت)

## (انوکھے تحفے)

محترم حضرات! ایک عزیز نے اپنے ایک عزیز کو کچھ قیمتی چیزیں دیں اور کہا کہ مدرسے چلے جاؤ اور جو بچہ زیادہ خوبصورت ہو اُسے یہ تحفہ دیتے جانا: وہ شخص مدرسہ گیا تو سب سے پہلے اس کا بیٹا ملا، اس شخص نے اپنے بیٹے کو وہ تحفہ دے دیا۔ پہلے شخص نے پوچھا کہ وہ تحفہ دے آئے؟ دوسرے شخص نے کہا ہاں، تحفہ دے آیا۔ کہا کس کو دے کر آئے ہو؟ وہ کہنے لگا: اپنے بیٹے کو دے کر آیا ہوں۔ وہ کہنے لگا تمہارا بیٹا تو اتنا خوبصورت نہیں ہے، اسے یہ چیزیں کیوں دے کر آئے ہو؟ وہ کہنے لگا: اے عزیز من میری نگاہ میں میرے بیٹے کے سوا کوئی خوبصورت نہیں لگا، میرا بیٹا ہی میرے لئے سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ کل قیامت کے روز بھی ایسا ہی حال ہوگا۔

محترم حضرات! دربار خداوندی سے مختلف قسم کے تحفے، رحمت کے تحفے، شفاعت کے تحفے، حضور ﷺ کے دست مبارک میں دیئے جائیں گے اور حکم خدا ہوگا کہ اے محبوب آپ مدرسہ عرفات و میدان قیامت میں تشریف لے جایئے اور جسے حسن و سیرت اور نیک اعمال پائیں، یہ تحفے انہیں بخشے جائیں۔

سرکار دو عالم ﷺ بخشش کے پروانے اور رحمت کے خزانے اپنی امت کے گناہگاروں میں تقسیم کرتے جائیں گے، کسی کو بخشش کا تحفہ پیش کر رہے ہوں گے، کسی کو درود شریف کا تحفہ پیش کر رہے ہوں گے، میرے آقا کسی کو سلام کا تحفہ پیش کر رہے ہوں گے، اور کسی کو کلمہ طیبہ کا تحفہ پیش کر رہے ہوں گے، کسی کو حوض کوثر کا تحفہ پیش کر رہے ہوں گے، کسی کو ابو بکر صدیق کی صداقت دے رہے ہوں گے، کسی کو عمر فاروق اعظم کی محبت تقسیم کر رہے ہوں گے، کسی کو عثمان ذو النورین کی حیاء کا تحفہ پیش کر رہے ہوں گے، کسی کو حضرت علی مشکل کشا کی محبت کا جام پلا رہے ہوں گے، کسی کو جنت کا پروانہ عطا کر رہے ہوں گے۔ ارشاد خداوندی ہوگا: اے محبوب! کیا آپ نے میرے تحفے تقسیم کر دیئے اور کس کس کو کو تحفے

Scanned by CamScanner

دیئے؟ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرمائیں لگے، اے اللہ عزوجل! تیرے تحفے میں نے تقسیم کردیئے اور میں نے اپنی امت کے گنہگار، کمزور، شکستہ خاطر اور مفلس لوگوں کو تقسیم کردیئے، مجھے یہ لوگ محبوب ہیں جب تک یہ لوگ دنیا میں رہے مجھ پر درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور کرتے رہے، مولائے کریم جب تک انہیں بخشش و مغفرت کی نعمت نہ ملے مجھے جنت کی رونقیں اور آرائشیں گوارا نہیں۔ سبحان اللہ!

حضرات گرامی محبت کے ساتھ اشعار سماعت کریں،

میرے سیدی اعلیٰ حضرت، سرزمین بریلی سے پکار اٹھتے ہیں:

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی ﷺ
دیکھنی ہے حشر میں عزت سول اللہ کی ﷺ

لا ورَبِّ العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی ﷺ

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی ﷺ

(حدائق بخشش)

## (التجا بارگاہِ حبیب خدا ﷺ)

اے سلطان دو جہاں، اے شہنشاہ عرب وعجم، اے گنبد خضریٰ میں آرام فرمانے والے آقا، آپ کے آب حیات کا ایک قطرہ عرفان کی زندگی کی ضمانت ہے۔ آپ کی ایک نگاہ کرم میری تمام سیاہ کاریوں کا علاج ہے۔ جیسے کوئی پناہ نہ ملے اُس کی آپ ہی پناہ گاہ ہیں۔

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کیسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر



جس سے کوئی بات نہ کرے اس کے آپ ہی غم خوار ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! نزع کے وقت آپ کا اسم گرامی ہی میری مصیبت کا مداوا ہے، آپ کو اپنی کریمی کا واسطہ مجھے اپنے در سے نہ ہٹانا، یہ در رسول ناامیدوں کی امید گاہ ہے، یارسول اللہ ﷺ! اپنے اس سگ مخدوم چشتی عرفان حکیم کو بھی اپنی پناہ میں رکھنا۔ یارسول اللہ ﷺ! اپنے لعلوں کے صدقے سے، اپنی نگاہ کرم سے ایک بار اپنے دربار مقدس کی حاضری کے لئے بلالو میں آپ کے روضہ اقدس کی دھول مبارک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنالوں۔ یارسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل اپنے مقدس قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پارہ ۵۔ آیت ۶۴۔ ع ۶۔ ۱)

جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور آپ کے پاس آئیں اور معافی مانگیں تو ان لوگوں کو اللہ کا رسول معاف کرے، تو پھر اللہ بھی ان کی توبہ قبول فرمالیگا، کیونکہ وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (کنزالایمان)

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ راستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

یارسول اللہ آپ ہی اس فقیر سیاکار (مؤلف کتاب) کا سہارا ہیں، مجھے آپ کی شفاعت پر فخر ہے اور آپ کے وسیلے پر، کیونکہ یارسول اللہ! آپ ہی کے ٹکڑوں سے پلے ہیں، اور آپ ہی کی شفاعت کے طلب گار ہیں۔

یارسول اللہ!

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے آپ کے پلے ہیں رخ کدھر کریں

سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پہ نظر کریں

خداوند قدوس، نبی کریم ﷺ کی کامل محبت عطا فرمائے، اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، اور تمام

Scanned by CamScanner

سنی مسلمانوں کو صراط مستقیم عطا فرمائے۔ آمین (اَلصلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم)

## (ستر ہزار فرشتے رحمت طلب کرتے ہیں)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، مجھے جبرائیل نے بتایا، یارسول اللہ ﷺ! جو شخص آپ پر درود وسلام پڑھتا ہے، اللہ کے ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت طلب کرتے ہیں۔ (شفاء القلوب، صفحہ ۱۸۷)

## (غیبت کا علاج)

حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی مجلس میں جاؤ اور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کہو تو اللہ عزوجل کی طرف سے ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور وہ تمہیں غیبت کرنے سے روک دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، جس مجلس میں کسی کے خلاف غیبت ہو رہی ہو وہاں مجھ پر درود پاک پڑھو، غیبت ہونا بند ہو جائے گی۔

(شفاء القلوب، صفحہ ۱۸۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (بد عقیدہ لوگوں کا درود قبول نہیں ہوتا)

صاحب 'دُرَرُ الْمُخْتَار' نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک بار بھی درود پڑھ لیگا اگر اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث پاک سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ بعض لوگوں کا پڑھا ہوا، درود پاک اللہ کو قبول نہیں ہوتا۔ بد عقیدہ لوگ جنہیں حضور ﷺ کی عظمت، شان اور مقام سے بغض ہے وہ درود کی قبولیت سے محروم رہتے ہیں۔ وہابی درود پڑھتا ہے مگر مُرے دل سے، وہ حضور ﷺ کو مر کر مٹی میں مل جانے والا کہتا ہے۔ (معاذ اللہ)

رافضی درود پڑھتا ہے، مگر سڑے دل سے۔ وہ حضور کے صحابہ سے بغض



رکھتا ہے اور گالیاں دیتا ہے۔ (معاذ اللہ) نیچری درود پڑھتا ہے مگر بُرے دل سے۔ وہ حضور کی خاتم النبیین کا منکر ہے وہ دوسرے نبی پر ایمان رکھتا ہے، یہ لوگ حضور ﷺ پر زبانی درود پڑھ کر اپنا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے قبولیت کے شرف سے محروم رہتے ہیں۔

ایک اہل سنت خواہ گناہ گار ہو، وہ حضور ﷺ کے متعلق، صحابۂ کرام کے متعلق، اور اہل بیت کے متعلق کسی قسم کا سوئے ظن نہیں رکھتا اور اس کے گناہ درود پاک کی قبولیت سے پاک ہوتے رہتے ہیں۔ ایمان کامل یہی ہے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید کے ساتھ اس کے محبوب کی رسالت کو تسلیم کیا جائے، حضور ﷺ کی شان و عظمت کا اعتراف کیا جائے۔ اللہ عزوجل وہابیوں کو سمجھ عطا فرمائے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں!

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اُف منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

اور سیدی اعلیٰ حضرت سنیوں کے لئے فرماتے ہیں!

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد، میں دنیا سے مسلمان گیا

برادران اسلام!

اب میں اپنی تقریر اس شعر کے ساتھ ختم کر رہا ہوں۔

ہم غریبوں کے آقا یہ بے حد درود

Scanned by CamScanner

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے کس کی قوت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(قطعہ)

نکیریں کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
تیرے در کا درباں ہے جبرائیل اعظم
تیرا مدح خواں ہر نبی ہر ولی ہے

☆☆☆

## تیسرا باب

# فضائل علم دین



اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ سُنَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط پ ۲۲۔ رکوع ۱۶ آیت ۲۸۔ سورہ فاطر
صَدَقَ اللّٰهُ مَولَانَا الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حضرات آیئے اب حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی سنت ادا کرتے ہوئے محبت رسول کے ساتھ نعت رسول کے چند اشعار ملاحظہ کریں!

## نعت پاک

میرے سرکار مدینے میں بلاتے رہنا
غم دنیا، غم عقبیٰ سے بچاتے رہنا
کوئی مشکل نہیں ایسی جو نہ ٹالی تم نے
میرے آقا میری بگڑی کو بناتے رہنا
کوئی نیکی نہیں دامن میں میرے یا نبی مجھ
گنہگار کو سرکار نبھاتے رہنا
حشر کی پیاس مجھے جب کہ پریشان کرے
جام کوثر کا مجھے آپ پلاتے رہنا
جہل کی آگ مجھے جب کہ پریشان کرے
علم کا جام مجھے آپ پلاتے رہنا
وحشت قبر سے گھبرائے جو بندہ
لوریاں دے کے اسے آپ سلاتے رہنا

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! اولیاء امت کے دیوانو! قرآن کریم وشریعت رسول پر عمل کرنے والو! غوث وخواجہ کے دیوانو! حسین کی

Scanned by CamScanner

عظمت پر قربان ہونے والو! میرے پیارے آقا ﷺ کے پیارے امتیو! ایک مرتبہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، امت کے غمخوار، احمد مختار، سید ابرار واخیار، روح وقلب کے قرار، ہم سب غریبوں کے مددگار، دونوں عالم کے تاجدار، شافع روز شمار، محبوب ذیشان، جان ایمان، منبع عرفان، امت کے مہربان احمد مجتبیٰ، جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ مقدس میں اپنی غلامی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے درود شریف کی ڈالیاں نچھاور کریں اور بلند آواز کے ساتھ جھوم جھوم کر پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

**تمہیدی کلمات:** اللہ عزوجل نے عالم رنگ وبو میں ایک کو دوسرے سے زینت بخشی ہے، اور سرور کائنات ﷺ کے صدقہ وطفیل سے قیامت تک یہ انقلاب باقی رہے گا۔ آپ دنیا کی زیبائیوں میں عائرانہ نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ زمین پر بچھایا ہوا، سبزہ زمین کے لئے زینت ہے۔ سورج کا بے نقاب ہونا دن کے لئے زینت ہے، اور چاند کی دمکتی روشنی رات کے لئے زینت ہے۔ گلاب کی نرم نازک پنکھڑیاں گلشن کی زینت ہیں۔ نمازی کی زینت نماز سے ہے۔ مالداروں کی زینت مال سے نہیں، مال کی زکوٰۃ سے ہے، اور انسان کی زینت علم دین سے ہے۔ حاجی کی زینت حج ادا کرنے سے ہے۔ روزے دار کی زینت روزہ رکھنے سے ہے۔ مومن کی زینت ایمان سے ہے اور انسان کی زینت علم دین سے ہے، اور قسم خدا کی علم کی ضرورت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اگر علم نہیں تو تقویٰ بیکار ہے۔ اگر علم نہیں تو فتویٰ بیکار ہے، اور علم سے صرف عالم ہی کی نہیں بلکہ عالم کی زینت ہے، اور عالم دین کی زینت فضل الٰہی اور فیضان رسول سے ہے اور یاد رکھئے کہ علم، عالم کی زینت نہیں، ورنہ فرشتوں کا استاد، معلم عزازیل، شیطان کیوں بنتا، علم فرشتوں کو بھی تھا اور شیطان کو بھی تھا، لیکن دونوں میں فرق تھا، حضرت جبرائیل علیہ السلام کا علم فضل الٰہی سے تھا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کا علم فضل الٰہی سے تھا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کا علم فضل الٰہی سے تھا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا علم فضل الٰہی سے تھا۔ لیکن شیطان کا علم فضل الٰہی اور فیضان رسول سے خالی تھا، اس لئے اس کا علم وبال جان بن گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود بارگاہ الٰہی ہو گیا، اور جہنم رسید ہو گیا۔



نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم
کہ جس کو تو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

## (تین تحفے)

حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تین تحفے لائے۔ (۱) عقل (۲) علم (۳) حیاء۔ جن میں سے حضرت آدم علیہ السلام نے عقل کو پسند کیا۔ علم اور حیاء سے کہا کہ تم جاؤ! علم اور حیاء نے کہا کہ: حضرت ہم نہیں جائیں گے، کیونکہ باری تعالیٰ نے ہم کو ایک ساتھ پیدا کیا ہے۔ حیاء آنکھوں میں مقیم ہوئی، عقل دماغ میں فٹ ہوئی اور علم دل میں سما گیا۔ قسم خدا کی جس کو عقل مل گئی اس نے علم کو بھی پالیا اور حیاء کو بھی پالیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بطفیل مصطفیٰ ﷺ کے تمام مومنین کو عقل سلیم عطا فرمائے، اور ساتھ ساتھ علم دین عطا فرمائے۔

علم کی شمع جلاؤ تو کوئی بات بنے
بہار آئے تو کانٹے بھی مسکراتے ہیں

حضرات محترم! اب چند احادیث ملاحظہ کریں

## (سب سے بہتر شخص)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ
(ترمذی شریف، ج دوم صفحہ ۲۳۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

## (ایک عالم ہزار عابد سے)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْہٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ
(ترمذی شریف، ج دوم صفحہ ۲۴۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فقیہ، ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ سبحان اللہ!

**خلاصہ۔** حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ملعون ومردود، ایک ہزار عابدوں کو دھوکا دے سکتا ہے، اور دینا بھی آسان ہے، مگر ایک عالم دین کو دھوکا دینا

Scanned by CamScanner

آسان نہیں، کیونکہ جس عالم دین نے قرآن و شریعت کے احکام کو مضبوطی سے پکڑ لیا توخدا کی قسم شیطان مردود ہزار ہا کوشش کرے، پھر بھی صراط مستقیم سے ہٹا نہیں سکتا۔ جب کہ اللہ عزوجل اپنے مقدس قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ سبحان اللہ! تو جب عالم دین اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور بچوں کو قرآن و شریعت کا درس دیتا ہے تو مالک و مولا اپنے بندے کو گمراہی اور شیطان کی چالوں سے بچالیتا ہے۔

## (علم کی تلاش)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ

(ترمذی شریف، دوم صفحہ ۲۲۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں سفر اختیار کرتا ہے، اللہ عزوجل اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

## (اسے دین کی عقل عطا فرما دیتا ہے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ

(ابن ماجہ شریف، ج اول صفحہ ۹۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی فہم عطا فرما دیتا ہے۔

## (نہ اس کا فرض قبول اور نہ نفل)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بد ذہبیاں، اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے، نہ اس کا فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

(جامع الاحادیث، جلد اول صفحہ ۱۸۹)

خلاصہ۔ سیدی امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی گمراہ، بد دین، رافضی ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہ، مسلمانوں کو بہکائے



اور فتنہ و فساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا دفع فرض اعظم ہے۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گروں بے دینوی کی بات پر کان نہ رکھیں۔ ان پر فرض ہے کہ روافضی و مرزائیہ اور خود ان بے دینوی (خلاف کمیٹی والوں) یا جس کا فتنہ اٹھتے دیکھیں، سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے، جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب و لعنت اکبر ہوگی۔

(جامع الاحادیث، جلد اول صفحہ ۱۹۰)

## (پیر کے دن علم حاصل کرو)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیر کے دن علم حاصل کرو کہ اس میں آسانی ہے۔

(جامع الاحادیث، ج اول صفحہ ۱۹۵)

## (اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے)

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَاِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ

(مشکوۃ شریف، مترجم ج اول صفحہ ۶۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا دے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

اپنی ستاری کا یارب واسطہ
ہوں نہ رسوا برسر بازار ہم

Scanned by CamScanner

## (صدقۂ جاریہ)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، اور اسے ثواب نہیں ملتا مگر تین کاموں کا ثواب برابر جاری رہتا ہے، صدقہ جاریہ۔ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے۔ اولاد صالح جو مرنے کے بعد اُس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ (مشکوۃ شریف، مترجم جلد اول صفحہ ۶۳)

ایک بار محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کریں!

## (جام کوثر)

حضرت نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبادت گذار حوض کوثر سے خود پانی حاصل کر کے پئیں گے مگر علمائے دین کو یہ سعادت ہو گی کہ خود صاحب کوثر جناب نبی کریم ﷺ اپنے مقدس خوبصورت نورانی لمبے لمبے دست مبارک سے بھر بھر کے جام کوثر پلائیں گے۔ سبحان اللہ! (نزہۃ المجالس، ج ۲ صفحہ ۳۰۰)

دم نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے
کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج دن ہے محشر وہ
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

## (میں اس کا شفیع ہوں گا)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّ شَهِيْدًا (مشکوۃ مترجم، جلد اول صفحہ ۷۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا، اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

## (علماء کی سیاہی)



حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: روز قیامت علماء کی سیاہی شہدا کے خون سے وزن کی جائیں گی۔ (احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۴۵)

## (تاج کی روشنی)

حضرت معاذ جہنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ چمکدار ہو گی، پھر اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں طلوع ہو تو جتنی روشنی وہ پھیلائے گا۔ اس تاج کے بارے میں جو قرآن شریف پڑھ کر عمل کرے یعنی جب والدین کے لئے یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کا انعام اس سے کہیں زیادہ ہو گا۔

## (تین قاضیوں کا امتحان)

حضرات محترم! حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ بنی اسرائیل میں تین قاضی تھے ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہو گیا، پھر اس کی جگہ کو پُر کرنے کے لئے ایک قاضی مقرر کیا گیا، پھر وہ قاضی خوب دھوم دھام سے فیصلے کرنے لگا۔ اللہ عزوجل نے ان تینوں قاضیوں کا امتحان لینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا، فرشتے نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی گائے اور بچھڑے کو کونیں پر پانی پلا رہا ہے، فرشتہ گھوڑے کو بھگاتا ہوا کونیں کے پاس آیا، اور بچھڑے کو اپنے ساتھ لیا، چنانچہ بچھڑے والا شخص بھی گھوڑے کے پیچھے پیچھے ہولیا، گائے والا، اور فرشتہ دونوں قاضیوں کے پاس گئے، اور مقدمہ پیش کیا۔ فرشتے نے ایک قیمتی موتی قاضی کو دے دیا اور کہا کہ آپ فیصلہ میرے حق میں کردیں۔ قاضی نے کہا: میں یہ فیصلہ کیسے کروں کہ بچھڑا تمہارا ہے۔ فرشتے نے کہا قاضی صاحب! فیصلہ اس طرح کیجئے کہ گھوڑا، بچھڑا اور گائے، تینوں کو ایک ساتھ چھوڑ دیں، اگر بچھڑا گھوڑے کے پیچھے چلنے لگے تو سمجھو کہ بچھڑا میرا ہے۔ چنانچہ قاضی نے ایسا ہی کیا، تو بچھڑا گھوڑے کے پیچھے بھاگنے لگا، قاضی نے فرشتے کے حق میں فیصلہ صادر فرمادیا، کہ بچھڑا تم لے جاؤ۔

Scanned by CamScanner

پھر یہ دونوں فریق دوسرے قاضی کے پاس گئے اور مقدمہ دائر کیا۔ دوسرے قاضی نے بھی یہی فیصلہ صادر فرمادیا کہ بچھڑا فرشتے کا ہے۔ پھر یہ دونوں فریق تیسرے قاضی کے پاس گئے فرشتے نے اس قاضی سے بھی یہی کہا کہ فیصلہ میرے حق میں صادر فرمادیں اور ایک قیمتی موتی قاضی کو دے دیا۔ یہ سن کر قاضی صاحب نے کہا کہ مجھے تو حیض آرہا ہے، تو فرشتہ نے کہا: سبحان اللہ! کیا مردوں کو بھی حیض آتا ہے؟ قاضی صاحب نے کہا کہ جب مرد کو حیض نہیں آسکتا تو جناب کہیں ایسا ہوا ہے کہ گھوڑا بچھڑا جنتا ہو۔

چنانچہ قاضی صاحب نے گائے والے کے حق میں فیصلہ صادر فرمادیا، اور فرمایا کہ گائے والا اپنا بچھڑا لیجائے۔

(حیاۃ الحیوان، جلد اول صفحہ ۳۹۱۔ نزہۃ المجالس ج دوم صفحہ ۲۴۵)

خلاصہ: اسی لئے تو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قاضی جنت میں جائے گا۔ اس لئے کہ جو قاضی قرآن و شریعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ فرمائے گا، وہ جنتی ہوگا۔ اور جو قاضی اپنے مذہب کو اور دنیا کے مال کو ہڑپ کرنے کے چکر میں غلط فیصلہ کرے گا وہ دوزخی ہوگا۔

## (لوگ جاہلوں کو اپنا رہنما بنائیں گے)

حضرات محترم! حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھاتا کہ بندوں کے سینے سے نکال دے، بلکہ علماء دین کو موت دے کر اٹھاتا ہے، یہاں تک کہ جب کوئی عالم دین باقی نہ رہے گا تو اس وقت لوگ جاہلوں کو اپنا رہنما بنائیں گے، اور ان سے دینی مسائل اور قرآن و شریعت کا فتویٰ پوچھیں گے، اور وہ بغیر علم قرآن و حدیث کے اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے۔ (وہ لوگ گمراہ فاسق معلن ہوں گے، اور لوگوں کو گمراہ کریں گے)

(بخاری شریف، جلد اول صفحہ ۱۳۹)

اور سمجھ لیجئے کہ وہ جاہل اس شعر پر عمل کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔



میں مفت کا مفتی ہوں کوئی پوچھ کر دیکھے
ہر فتویٰ بتادوں گا میں شریعت کے سوا

اور اب تو انسانیت کی خیر ہی نہیں، اللہ رحم فرمائے۔ اس لئے کہ ہر جگہ دیوبندی، وہابی حضرات جماعت لئے پھرتے ہیں، اس شعر کے مانند

مسجد کے حوض میں بھی نہیں مچھلیوں کی خیر
بگلے اتر پڑے ہیں جماعت لئے ہوئے

## (وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے قرآن میں اپنی رائے چلائی، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالے۔ ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ: جس نے قرآن کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (مشکوۃ شریف، جلد اول صفحہ ۶۹)

خلاصہ: یعنی جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہو، اور اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علماء کی طرف رجوع کیا۔ جیسے کہ آج کل بعض حضرات وعظ و تقریر کرتے ہیں اور سب سے پہلے قرآن مقدس کی کسی بھی آیت کو یہ کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا ترجمہ پیش کرتے ہیں اور اپنی رائے ملا کر لوگوں کو ان کا ترجمہ بتاتے ہیں۔ جیسے دیوبندی حضرات، لگتا ہے یہ تو بالکل عقل سے خالی ہیں، ایسے لوگوں کے لئے بہت بڑی وعید آئی ہے کہ!

جس شخص نے قرآن شریف میں اپنی رائے سے کچھ کہا اس شخص کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرلے، اور اگر وہابیوں کا مقصد قرآن کریم کے غلط ترجمے بیان کرکے قوم میں جھگڑا فساد برپا کرنا ہے، تو اس حدیث پاک سے عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا اور کسی مقصد کے لئے علم حاصل کیا ہے تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔ (ترمذی شریف، جلد دوم صفحہ ۲۳۱)

Scanned by CamScanner

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
کافر ادھر کی ہے نہ اُدھر کی ادھر کی ہے
ذکر خدا جو اُن سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سفر کی ہے

(حدائق بخشش)

درود پاک کا تحفہ پیش کریں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ

## (بشر اور قمر)

ابن العربی مالک المذہب نے لکھا ہے کہ موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی اپنی اہلیہ محترمہ سے بہت محبت کرتے تھے۔ ایک روز آپ نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو چاند سے زیادہ حسین و خوبصورت نہیں تو تجھے تین طلاقیں ہیں۔ ان کی بیوی نے کہا کہ مجھے طلاق ہو گئی۔ چنانچہ آپ کی بیوی آپ سے پردہ کرنے لگیں۔ ایک روز خلیفۂ وقت تشریف لائے تو ابن عربی نے خلیفۂ وقت کو اس بات سے آگاہ کیا۔ یہ بات سن کر خلیفۂ وقت نے تمام فقہائے کرام کو طلب کیا، اور ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا کہ عورت کو طلاق ہوئی یا نہیں۔ ایک فقیہ کے علاوہ سارے فقہائے کرام نے طلاق ہو جانے کا فتویٰ صادر فرمادیا۔ لیکن ایک فقیہ نے اختلاف کیا کہ عورت کو طلاق نہیں ہوئی، فقیہ نے جواب دیا کہ باری تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ پارہ ۳۰۔ رکوع ۲۔ آیت ۴

ہم نے انسان کو سب سے زیادہ حسین سانچے میں ڈھالا ہے۔

اس وقت خلیفۂ وقت نے اس حاضر جواب قرآن کریم کی دلیل پر کہا کہ آپ کی بات درست ہے اور سب فقہائے کرام نے اس فتویٰ کو منظور فرمالیا اور اس وقت خلیفۂ وقت نے عورت کو بلا کر اس فتویٰ سے آگاہ کیا کہ آپ کو طلاق نہیں



ہوئی۔ لیکن یہ فقیہ کون تھے؟ یہ فقیہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ پتہ یہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو اپنے حبیب کے صدقے میں سب سے زیادہ حسین بنایا ہے۔ (حیاۃ الحیوان، جلد اول صفحہ ۱۴۹)

## (اسے ہر قدم پر ایک ایک سال کی عبادت)

پیارے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی لوگوں کو دیکھنا ہو تو طالب علموں کی زیارت کرنی چاہیے۔ نیز فرمایا: جو طالب علم کسی عالم دین سے علوم شرعیہ حاصل کرنے کے لئے جاتا ہے، اسے ہر قدم پر ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، اور ہر قدم کے بدلے جنت میں بہترین شہر سے نوازا جاتا ہے۔ جب زمین پر طالب علم چلتا ہے، تو ہر ذرہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے، فرشتے اپنے پر بچھادیتے ہیں، اور فخر کرتے ہیں۔ سبحان اللہ!

(نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۳۰۶)

## (اُستاذ کی خدمت)

حضرات محترم! آج ہم علم حاصل کر کے استاد سے ہی ٹکرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ افسوس میرے بھائی! استاذ سے ٹکرانے کی کوشش مت کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے، اور اگر تم استاذ کی خدمت کی نیت سے جاؤ گے، تو انشاء اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں سرخرو ہو جاؤ گے، جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس ذات اقدس کی قدرت میں میری جان ہے، اس ذات کی قسم! جو طالب علم اپنے استاذ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے، اس کے لئے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت، اور ہر قدم کے عوض جنت میں ایک شہر آباد کیا جاتا ہے۔ نیز طالب علم جب استاذ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا ہے تو زمین شکرانے کے طور پر اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَخْلُوْقِہٖ۔

Scanned by CamScanner

(نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۳۰۶)

## (وہ راہ خدا میں رہتا ہے)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ (مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۶۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (جو طالب علم) حصول علم کے لئے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے۔

## (ایک انوکھی قبر)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس طالب علم کے قدم خاک آلود ہوں گے اس پر دوزخ حرام ہو گی، اور اس کے لئے کراماً کاتبین دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ اگر طالب علم، علم کے حصول میں فوت ہو، تو شہید ہو گا، اور اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو حد نگاہ تک وسعت عطا فرمائے گا، اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو گی۔ (نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۳۰۷)

## (ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک وقت آنے والا ہے کہ ایک شخص میری امت میں ظہور پذیر ہو گا، جو حکمت و معرفت کی باتیں کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ دین اسلام اور میری سنت کو تازہ زندگی بخشے گا، اس کا نام نعمان بن ثابت اور کنیت ابو حنیفہ ہو گی۔ (نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۳۱۰)

## (وہ جنت کا مستحق ہے)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک نہایت خوبصورت شہر تخلیق فرمایا ہے جس کے دروازے پر فرشتہ اعلان کرتا رہتا ہے، لوگو سن لو! جس نے عالم دین کی زیارت کی اس نے انبیاء کرام کی زیارت کی، اور جس نے انبیاء کرام کی زیارت کی گویا اس نے نبی



کریم ﷺ کی زیارت کی، اور جس نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی گویا اس نے خالق دو جہاں کی زیارت کی، اور جس نے خالق دو جہاں کی زیارت کی وہ جنت کا مستحق ہے۔ (نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۲۹۹)

## (حکایت)

محترم حضرات! بغداد میں ایک مدرسہ نظامیہ تھا۔ ایک روز بادشاہ وقت لباس تبدیل کر کے مدرسہ دیکھنے کے لئے گیا۔ اور مخفی طور پر طلبہ کے خیالات کی ازمائش کرنے لگا، کہ دیکھیں علم پڑھنے سے طلبہ کی کیا غرض ہے۔ چنانچہ ایک طالب علم سے پوچھا: آپ کس لئے پڑھتے ہیں؟ اس طالب علم نے جواب دیا: کہ میں علم اس لئے پڑھتا ہوں کہ میرا باپ قاضی ہے، اگر میں عالم دین بن گیا تو میں بھی قاضی بن جاؤں گا، اور فیصلے کروں گا۔ اس کے بعد دوسرے سے پوچھا کہ تم کیوں پڑھتے ہو؟ دوسرے نے جواب دیا۔ کہ میرا باپ مفتی ہے، میں بھی مفتی بننے کے لئے پڑھتا ہوں۔ غرض کہ بادشاہ نے جس سے بھی پوچھا۔ اس نے کوئی نہ کوئی دنیاوی جواب دیا۔ بادشاہ کو غصہ آگیا کہ افسوس علم دین دنیا کے کاموں کے لئے پڑھا جاتا ہے اور ہزاروں کروڑوں روپے برباد ہوتے ہیں۔ مدرسے کے ایک گوشے میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ خستہ حالت میں بیٹھے کتاب کی ورق گردانی کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ طالب علم تھے، نہ کوئی آپ کو جانتا تھا اور نہ پہنچانتا تھا۔ کہ اتفاق بادشاہ نے حضرت امام غزالی سے پوچھا: بچے تم علم دین کیوں حاصل کرتے ہو؟ حضرت امام غزالی نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دلائل عقلیہ ونقلیہ سے معلوم کیا ہے کہ ہمارا رب واحد ہے، اور ہمارا خدا مالک حقیقی ہے، جو سموات والارض کا مالک ہے اور مالک کی اطاعت کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس کی مرضیات، وغیر مرضیات کی اطلاع حاصل ہو، اور میں غیر مرضیات سے بچوں، اور خدا کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کروں۔ اس لئے علم دین حاصل کرتا ہوں۔ بادشاہ یہ گفتگو سن کر بڑا خوش ہوا اور ظاہر کر دیا کہ میں بادشاہ ہوں۔

Scanned by CamScanner

میں نے مدرسہ ہند گروانے کا ارادہ کرلیا تھا کہ آج اس مدرسے کو توڑوادوں گا۔ مگر اب صرف تمہاری وجہ سے یہ مدرس قائم رہے گا، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَخْلُوْقِہٖ

## (خلاصہ)

محترم حضرات! حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ الرضوان اپنی کتاب منہاج العابدین میں لکھتے ہیں کہ دنیا کے مال ومتاع کی طلب میں علم دین حاصل کرنا منع ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضامندی کے حصول کی بجائے، دنیاوی فوائد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی۔ (مشکوۃ شریف جلد اول صفحہ ۶۹) اس لئے علم سیکھنے میں اخلاص شرط ہے۔ جو کوئی علم اس لئے سیکھے کہ لوگ اس کے گرد جمع ہوں اور اس کی واہ واہ کریں اور لوگوں کے سامنے بڑائی کرنے یا مال ومتاع جمع کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میرے عزیز دوستو اور بزرگو! ایسا علم حاصل کرو جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ راضی ہو جائیں۔ آیئے اور حدیث پاک سن کر اپنے دل کو رسول اللہ ﷺ کا مدینہ بنا لیجئے۔

## (علم سکھانے کے لئے)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا (مشکوۃ شریف، جلد اول صفحہ ۷۳)

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ: علم سکھانے کے لئے تھوڑی رات جاگنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔

## (چودھویں رات کا چاند)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے طلب علم کے لئے کسی راہ کا انتخاب کیا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راہ پر گامزن کرادیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے حصول کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔ بیشک آسمان وزمین کی تمام چیزیں حتی کہ پانی کی مچھلیاں بھی عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے، جس طرح چودھویں



رات کے چاند کو ستاروں پر۔ (مشکوۃ شریف، جلد اول صفحہ ۶۷)

محترم حضرات! غور فرمائیں اللہ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی ہر چیز عالم دین کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ مگر عالم دین کون ہیں؟ فقط علم پڑھ کر یعنی کتابیں پڑھ کر علم حاصل کرنا اور ہے، اور دین سیکھنا اور ہے۔ اور دین اسی مدرسے سے مل سکتا ہے، جس مدرسے کے مدرس عالم دین ہوں، ان کے پاس قرآن وحدیث پڑھنے سے علم بھی ملے گا اور دین بھی، اور بے دین عالم کے پاس یعنی دیوبندی، قادیانی، وہابی۔ مولویوں کے پاس نہ علم دین ملے اور نہ عشق رسول ملے گا۔ اس لئے کہ جس کا دل خود عشق رسول سے خالی ہو، دین سے خالی ہو، وہ دوسروں کو کیسے علم دین یا عشق رسول سکھا سکتا ہے۔ علامہ اقبال اس کی ترجمانی اس طرح فرماتے ہیں۔

نہ کتب سے نہ کتابوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے، بزرگوں کی نظر سے پیدا

(اقبال)

محترم حضرات! اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عالم دین کون ہے؟ ہم تو بہترین تقریر کرنے والے کو عالم دین کہتے ہیں، بہترین وعظ کرنے والے کو عالم دین کہتے ہیں اور قال قال کرنے والے کو ہم عالم دین کہتے ہیں۔ اس کے لئے میرے بھولے بھالے بھائی سنی مسلمانو! یاد رکھو عالم دین وہ ہے جس کی زبان پر ہو اللہ ورسول کا فرمان، اور اس کے دل میں ہو میرے مصطفیٰ کا فیضان، جہاں فیضان اور فرمان دونوں جمع ہوں، وہی عالم دین ہے۔ وہی عاشق رسول ہے۔ اور اگر دل فیضانِ رسول ﷺ سے خالی ہو تو اس کی زبان پر ہوگا قال قال مگر دل ہوگا اس کا کالا کالا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لئے فقط قرآن نہ بھیجا، بلکہ قرآن کے ساتھ ساتھ حضور کا فرمان 'فیضان' بھی بھیجا۔ اگر فقط قرآن کے ترجمے جاننے کا نام علم دین ہوتا تو یزید بڑا عالم دین ہوتا' کیونکہ وہ ترجمۂ قرآن سے خوب واقف تھا۔ شیطان کو کتنا علم تھا اور اس علم کی وجہ سے شیطان ملعون لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ کیا اس علم کی بناء پر آپ شیطان کو عالم دین کہیں گے؟ سگ چشتی کا عقیدہ ہے کہ ہرگز شیطان

Scanned by CamScanner

مردود عالم دین نہیں ہو سکتا، صرف اس لئے کہ شیطان مردود کا علم فیضان الٰہی اور فیضان رسول سے خالی تھا۔

محترم حضرات! عالم دین وہ ہے جس کی زبان پر فرمانِ رسول ہو، جس کے دل میں فیضان مصطفیٰ ہو، ان کی محبت پارس کی طرح ہے، جو گندے لوہے کو سونا دیتی ہے مسلمانوں پر فرض ہے کہ دینی مدرسے قائم کریں۔ علم دین رکھنے والے علمائے دین کو اپنا سر کا تاج بنا کر رکھیں۔ علمائے دین کی خدمت اور محبت کو غنیمت جانیں۔ اگر اللہ عزوجل نے آپ کو اولاد عطا فرمائی ہے تو اُن کو عالم دین بنائیں اور ایسا عالم دین بنائیں جیسا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

## (علم کی حد کیا ہے)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے جس کو حاصل کر کے انسان فقیہ بن سکے؟ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کر لیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ سبحان اللہ!

(مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۳۷)

حضرت ایک مرتبہ درود پاک کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

## (عالم سے دشمنی)

حضرات گرامی! سرزمین بغداد میں ایک ایسا شخص رہتا تھا کہ وہ ہر وقت علمائے دین سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔ اور علمائے دین کو دیکھ کر اپنا چہرہ ایک طرف پھیر لیا کرتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی اور جنازے کو غسل دے کر اور کفن پہنا کر قبرستان لے آئے۔ جب میت کو قبر کے اندر رکھا گیا تو میت کا منہ قبلے کی طرف سے پھر گیا۔ لوگوں نے کافی کوشش کی کہ اس کا چہرہ قبلے کی طرف ہو جائے مگر قبلہ کی طرف نہ ہو سکا۔ ایک غیبی آواز آئی کہ اے لوگو! اس کا چہرہ اسی طرح رہنے دو۔ اس لئے کہ یہ میرے علمائے دین کو دیکھ کر دشمنی و عداوت کی وجہ سے اپنا چہرہ پھیر لیا کرتا تھا، قیامت کے دن ریچھ کی صورت



میں اس کا حشر ہو گا۔ چنانچہ آج ہم نے اس کا چہرہ پھیر دیا ہے، لہٰذا اس کو ایسے ہی دفن کر دو، لاچار و مجبور لوگ اسے ویسے ہی دفن کر کے چلے گئے

(بحوالہ دلیل العارفین ہشت بہشت، صفحہ ۲۲)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم
کہ جس کو تو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

## (ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو، چار کے علاوہ پانچویں قسم کے نہ بنو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم والوں سے بغض و عداوت رکھو۔

(طبرانی، نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۳۰۲)

## (فیضانِ رسول ﷺ)

محترم حضرات! ایک روز پیارے مصطفیٰ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے صاحب علم کی شان دریافت فرمائی، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! عالم دین فیضان رسول کا علم رکھنے والا، حق پر چلنے والا، آپ کی امت میں رہنے والا، سورج کے مانند ہے۔ جو عالم دین کی قدر و منزلت کرے گا اور عزت کرتا رہے گا۔ اس کے لئے عزت ہے اور اس کے لئے جنت کی بشارت ہے، اور جہنم سے آزاد ہونے کی قیمت ہے۔ سبحان اللہ عدد مخلوق! اور جو ان کی مغفرت و ثناسائی پر اعتراض کرتا ہے اور دشمنی رکھتا ہے، اس کے لئے قیامت کے روز اور دنیا میں بربادی ہی بربادی ہے۔

محترم حضرات! علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ عزازیل شیطان لعین، ازلی ابدی شقی تھا۔ اس لئے اس کی گردن سجدے کے لئے نہ جھکی۔ جب کہ فرشتوں کو سجدے کا طریقہ معلوم نہ تھا، پھر بھی فضل الٰہی سے سجدہ کرنے کا طریقہ آ گیا۔ اگر

Scanned by CamScanner

شیطان ازلی، ابدی بد بخت نہ ہوتا تو اُسے بھی سجدے کا طریقہ آجاتا، بلکہ سب سے پہلے اپنے سر کو جھکا لیتا مگر جھکاتا کیوں؟ اس لئے کہ شیطان عزازیل کا علم فضل الٰہی سے اور فیضان رسول سے خالی تھا۔ میرے پیارے آقا محبوب خدا ﷺ کے نور سے دشمنی تھی، اور جس کا علم یا دل فضل الٰہی اور فیضان رسول سے خالی ہو خدا کی قسم وہ کبھی ہدایت نہیں پاسکتا۔ بلکہ علم سیکھ کر اور بخاری پڑھ کر بخار تو آسکتا ہے مگر مسلم پڑھ کر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ منافق تو بن سکتا ہے، مگر عاشق رسول نہیں بن سکتا۔ جیسے وہابی مولانا، دیوبندی ملا، نیچری، اہل حدیث علمائے شیطان وغیرہ، کیوں کہ ان کا علم فیضان الٰہی اور فیضان رسول سے خالی ہے۔ تب ہی تو یہ کہتے ہیں، قال قال مگر ان کا دل کالا کالا ہے پس حضرت انسان کو خوب سوچ سمجھ لینا چاہیے کہ علم ایک ایسا نور ہے جسے چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں عطا فرمادیتا ہے۔ اور عقل سلیم عطا فرما کر گمراہی سے بچالیتا ہے۔ میرے بزرگو اور دوستو! کل قیامت کے روز وہابی، دیوبندی اور اہل حدیث ملاؤں کو جب معلوم ہوگا کہ سنی علما، فیضان رسول ﷺ اور فضل الٰہی کا علم رکھنے والے جنت میں جارہے ہیں، تو کہنا پڑے گا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے حال زار پر رحم فرمایئے۔ اور اس شعر کے مانند فریاد کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

اپنے ہاتھوں خود لٹا بیٹھے ہیں گھر
کس پہ دعوائے بضاعت کیجئے

آپ ہم سے بڑھ کر ہم پر مہرباں
ہم کریں، جرم آپ رحمت کیجئے

(اعلیٰ حضرت)

## (علم دین حاصل کرو)

محترم حضرات! میرے پیارے آقا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عاقل و بالغ پر فرض ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۶۸)



اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے۔ مطلب یہ ہے کہ علم دین حاصل کرنے کے لئے دور دراز مقامات کا سفر بھی کرنا پڑے تو محبت کے ساتھ سفر کرلو، مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑے تو محبت سے پریشانی اٹھالو، کانٹوں پر چلنا پڑے تو عشق رسول ﷺ میں کانٹوں پر چل پڑو، آگ پر چلنا پڑے تو محبت سے آگ پر چل لو، مگر علم دین کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہو، اور اپنے ہاتھوں سے دامن علم دین مت چھوڑو۔ اور میں تو کہوں گا کہ جو انسان خدا اور رسول کا متلاشی ہے، جو رسول اللہ ﷺ کا شیدائی ہے، جو رضائے الٰہی کا طالب ہے، جو خدا کا عاشق ہے، جو جنت کا طلب گار ہے، اس کو علم دین علم عرفان شریعت مصطفیٰ سے وابستہ ہونا پڑے گا، شریعت رسول ﷺ کا دامن تھامنا ہوگا، اولیاء اللہ کی چوکھٹ پر سر نیاز خمانہ دینا ہوگا۔

محترم حضرات! علم کا دامن مضبوطی سے تھامنا ہوگا، ابو بکر صدیق کا دامن تھامنا ہوگا، فاروق اعظم کا دامن تھامنا ہوگا، عثمان غنی کی حیاء سے سبق حاصل کرنا ہوگا، عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنا ہوگا، خواجہ غریب نواز کی طرح دعوت رسول گھر گھر پہنچانی ہوگی، فرمان رسول ﷺ پر عمل کرنا ہوگا، نعلین مصطفیٰ ﷺ کا وسیلہ لینا ہوگا، نبی آخر الزماں کے فرمان پر لبیک کہنا ہوگا، اس کے بعد ہی خدا کی معرفت حاصل ہوگی، تب ہی خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔

یاد رکھئے جو عاشق رسول اپنے سر پہ نعلین مبارک رکھے تو وہ دنیا کا تاجدار بن جائے، جس پر سرکار کی نظر رحمت ہو جائے وہ مخزن اسرار بن جائے، اور سب سے خاص اور اہم بات یہ ہے کہ وہ محبوب پروردگار بن جائے۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہیں

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام

Scanned by CamScanner

ایک بار درود پاک کا تحفہ پیش کریں!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ

## (رب کا فضل)

محترم حضرات! ایک روز حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نماز تہجد پڑھ رہے تھے کہ اچانک سارے حجرے میں روشنی پھیل گئی، آپ نے سلام پھیر کر چاروں طرف دیکھا، اُوپر نگاہ جو گئی تو ملاحظہ فرمایا کہ ایک حسین وخوبصورت شخص نہایت چمکدار تاج اُوڑھے ہوئے تخت پر بیٹھا ہے۔ تخت ہوا میں معلق ہے اور اس کے تاج کے موتیوں کی چمک سے روشنی پھیل رہی ہے۔ وہ بولا اے میرے بندے عبدالقادر جیلانی! میں تیرا رب ہوں۔ تیری ساری ریاضتیں اور عبادتیں میں نے سب قبول فرمالیں، اس کے انعام میں اب تجھ پر ساری عبادتیں معاف ہیں بقیہ زندگی آرام سے گذار، تو جنتی ہو چکا ہے۔

محترم حضرات! اس نازک موقع پر اگر کوئی جاہل ہوتا، یا وہابی، یا دیوبندی ہوتا جس کا علم فیضانِ رسول سے خالی ہے تو خوشی سے پھول جاتا اور لوگوں میں اپنی مقبولیت کے خطبے پڑھتا۔ مگر غوث الاعظم دستگیر کے فیضان رسول نے دستگیری کی فوراً خیال آیا کہ اگر مجھ پر نماز معاف ہو رہی ہے تو سب سے پہلے میرے نانا محبوب خدا ﷺ راتوں رات عبادت کرنے والے آقا پر نماز معاف ہوتی۔ اگر نماز معاف ہوتی تو حضرت ابوبکر صدیق پر ہوتی۔ اگر نماز معاف ہوتی تو حضرت عمر فاروق اعظم پر ہوتی۔ اگر نماز معاف ہوتی تو عثمان ذوالنورین پر ہوتی۔ اگر نماز معاف ہوتی تو مرکز اولیاء شاہ ولایت، باب قطبیت وغوثیت حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ پر ہوتی۔ اگر نماز معاف ہوتی تو حضرت سیدنا امام حسین پر ہوتی۔ جو تلواروں کی جھنکار میں نماز ادا کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں اور آخری سجدہ ادا



کرتے ہوئے اپنے رب سے جا ملے۔

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نماز عشق ادا ہوتی ہیں تلواروں کے سائے میں

یہ کیسا رب ہے جو مجھ پر نماز معاف کرنے چلا آیا؟ اور دوسرا خیال پیدا ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تجلی صفات کی تاب نہ لا سکے، اور ایک جھلک دیکھ کر بے ہوش ہو گئے۔ یہ کیسا رب ہے؟ جس کی ذات کو میں دیکھ رہا ہوں اور مجھے غنودگی بھی نہ آئی؟ نیز نور الٰہی کی تجلی سے کوہ طور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا یہاں تک کہ سرمہ بن گیا۔ یہ کیسا رب ہے جس کی تجلی سے مکان کی دیواریں بھی نہ گریں؟ نیز جب رب نے اپنے محبوب کو اپنا جمال دکھانا چاہا تو عرش کے اوپر لامکاں میں بلا کر اپنا دیدار کرایا۔ یہ کیسا رب ہے، جو اپنا دیدار مجھے یہیں دکھا رہا؟ جب یہ باتیں ذہن میں آئیں تو فوراً لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، پڑھا لا حول پڑھتے ہی نہ تخت رہا نہ تاج، سب غائب ہو گئے۔ یعنی وہ شیطان اور جو اس کا سامان تھا، جاتے جاتے وہ مردود بولا: عِلْمُکَ یَاعبدالقادر، یعنی اے عبدالقادر تجھے تیرے علم نے بچالیا ورنہ تو ہلاک ہو جاتا اور میں تجھے برباد کر دیتا۔ آپ ہنس کر بولے: شیطان مردود محض علم نے نہیں بچایا بلکہ وَقَالَنِیْ فَضْلُ رَبِّیْ مجھے میرے رب کے فضل نے بچالیا۔

محترم حضرات! یہ ہے فیضان رسول، جس جو شیطان کے ہر وار کو ناکام بنادیا، سبحان اللہ

## (علم دین کی ہر دور میں ضرورت)

اس لئے ہر دور میں علم دین کی ضرورت رہی اور رہے گی۔

محترم حضرات! علم دین کی ہر دور میں ضرورت رہی ہے اور رہے گی اور میں تو کہوں گا کہ علم دین کی ضرورت جنت میں بھی رہے گی۔ کیونکہ جس طرح انسان کو بھوک مٹانے کے لئے روٹی کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح انسان کو بہت ضروری ہے کہ علم دین حاصل کرے۔ کیونکہ علم دین بھی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ علم روحِ زندگی اور روحِ غذا ہے۔ علم وقار

Scanned by CamScanner

بندگی ہے۔ علم ہماری روح کا مداوا ہے۔ علم سلامتی کا درس دیتا ہے۔ علم اتحاد واتفاق کا پیغام دیتا ہے۔ علم دین امن کا سبق دیتا ہے۔ علم دین نور ہدایت اور شان انسانیت ہے۔ علم روح رواں کی پاکیزہ غذا ہے۔ زمانہ بے حد نازک آگیا ہے، اور کرب واضطراب کا دور آگیا ہے لہٰذا سنبھل کر رہنے کی ضرورت ہے۔

میرے بزرگو اور دوستو! انسانیت سسک سسک کر سر پیٹ رہی ہے۔ طاقتی طاقتیں نئے نئے فرعونوں کو پیدا کر رہی ہیں۔ مسلمانوں کو ہلاک وبرباد کرنے کے لئے نئی نئی راہیں تلاش کر رہی ہیں۔ ہر طرف کفر وشرک کی آندھیاں ہیں۔ عظمت رسول کو مٹانے کے لئے وہابی تقویۃ الایمان لئے کھڑا ہے۔ عظمت رسول کو دبانے کے لئے امریکہ توپ استعمال کر رہا ہے۔ لیکن قربان جاؤں، صدر صدام کی ذات پر کہ اسلام کی شان کو قائم و تازہ کرنے کے لئے بوقتِ پھانسی پر بھی مسکراتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ اور ایک طرف عاشق رسول مؤمن کا ایمان ختم کرنے کے لئے عیسائیت اپنی دوشیزہ لڑکیوں کو برہنہ کر کے استعمال کر رہی ہے۔ اصول اسلام کو نیست ونابود کرنے کے لئے یہودی مشن ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔

محترم حضرات! مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ مسلمانوں کی تہذیب پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے۔ کہیں انسانیت کی تذلیل ہو رہی ہے۔ شرافت وسنجیدگی کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں اور اسلامی ماحول چھیننے کے لئے مسٹر جارج بش شیطان امریکہ طرح طرح کا تبسم ڈھا رہا ہے۔ کہیں مسلمانوں کی زبانوں پر پابندی لگائی جارہی ہے اور مسلمانوں کے قول وفعل پر عیاشی کا غلاف چڑھا کر مذاق اڑایا جارہا ہے۔ امن وشانتی کا پیغام محبت سنانے والے قرآن مقدس کو فساد وبرپا کرنے والا کہا جارہا ہے۔ کہیں قرآن مقدس پر پابندی لگائی جارہی ہے۔ کہیں حدیث رسول کی توہین کی جارہی ہے۔ الغرض مشرق سے لے کر مغرب تک شمال سے لے کر جنوب تک، بین الاقوامی پیمانے پر اسلام کے خلاف کام ہو رہا ہے، اور مسلمانوں کو ہلاک وبرباد کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں، اور مسلمان ان سب کے چکر میں روحانی زوال سے قریب تر ہوتے جارہے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ہمارا قرآن عظمت والا قرآن ہے، عزت والا قرآن ہے، رفعت والا قرآن ہے، شوکت والا قرآن ہے، رحمٰن والا قرآن ہے، رحمت والا قرآن ہے، شان والا



قرآن ہے اے قرآن عظیم پر پابندی لگانے والو! ہمارا قرآن عظمت والا قرآن فساد نہیں پھیلاتا بلکہ فساد کو ختم کرتا ہے، لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ پارہ ۱ آیت ۲۔ زمین میں فساد نہ کرو۔ اے شیطان کے پجاریو! ہمارا قرآن نفرت مٹا کر محبت کا شربت پلاتا ہے۔ شراب سے بچاتا ہے۔ اے حدیث رسول کی توہین کرنے والو! سنو حدیث رسول فساد نہیں پھیلاتی، حدیث رسول شراب پینے کا حکم نہیں دیتی، حدیث رسول شراب پینے کو حرام قرار دیتی ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (نسائی شریف، جلد سوم صفحہ ۵۱۴)

حدیث رسول چوری کرنے کو حرام قرار دیتی ہے۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک چور لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا۔ (نسائی شریف، جلد سوم صفحہ ۳۶۱)

حدیث رسول ہمیں اخوت محبت الفت کا سبق سکھاتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبُّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی بھلائی اور نعمت پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ سبحان اللہ! (سنن نسائی، مترجم جلد سوم صفحہ ۳۷۵)

حدیث رسول ہمیں پاکی کا سبق دیتی ہے۔ حدیث رسول ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ادا کرو۔

(مشکوٰۃ شریف، مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۶)

حدیث رسول ہمیں جائز وناجائز کا امتیاز بتاتی ہے۔ حدیث رسول ہمیں والدین کی اطاعت کرنے کا حکم دیتی ہے۔

محترم حضرات! چنانچہ دنیا کی ہر چھوٹی بڑی طاقت ہماری شریعت رسول

Scanned by CamScanner

کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ قرآن عظیم و حدیث رسول کو مٹانے کے لئے ہر باطل طاقت تلی ہوتی ہے۔ اور ہر طرف اسلام اور قرآن و حدیث پر فرعون زمانہ کی نظر اٹھ رہی ہے۔

مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے:

کہیں پھونکوں سے بجھتی ہے تجلی نور عرفاں کی
ہوا رو کے تو کشتی تیز چلتی ہے مسلماں کی

اور علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے گی جسے روشن خدا کرے

(اقبال)

حضرات ایک بار محبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش کریں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ

## (سات ہزار سال کی نیکی)

حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص علماء اہل سنت سے آمد و رفت رکھے۔ اور سات دن تک ان کی خدمت کرے اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے، اور سات ہزار سال کی نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے، ایسی نیکی کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر گزارے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَخْلُوْقٍ

(ہشت بہشت، صفحہ ۲۲)

## (دین تو قائم رہیگا)

میرے بزرگو اور دوستو! جس قدر اسلام کی خدمت علمائے دین نے کی، کسی بھی دین و مذہب کے عالموں نے نہیں کی۔ ہندو دھرم کے پنڈت ویدوں کی تفسیر تو کیا کرتے ویدوں کو پھیلا بھی نہ سکے۔ جہاں بھر کے پادری عیسائی انجیل کی تفسیر تو کیا کرتے انجیل کی زبان یعنی عبرانی کو سنبھال نہ سکے۔ اپنے پیغمبروں کی مکمل سوانح



عمری نہ لکھ سکے یہودی۔ عیسائی، نیچری، پادری، مذہب کے علماء اپنا کوئی باضابطہ قانون نہ بنا سکے۔ یہ خدمت تو علمائے اسلام ہی کو نصیب ہوئی۔ کہ کہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اپنی کتاب فیوض یزدانی لئے کھڑے ہیں۔ کہیں حضرت امام غزالی، اپنی مایہ ناز کتاب احیاء العلوم لئے کھڑے ہیں۔ کہیں حضرت سید غفران میاں سید سلامت میاں چشتی کی نگرانی میں سوانح چشتی لئے کھڑے ہیں۔ کہیں شیر دل باطل کے ٹکڑے کرنے والا، تاجدار اہل سنت سیدی امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ لئے کھڑے ہیں۔ اللہ اکبر!

میرے بزرگو اور دوستو! مفسرین، محدثین، علماء فقہاء، حفاظ، قراء اور مفتیان کرام وغیرہم نے وہ شاندار کارنامے انجام دیئے ہیں کہ دین کو روشن کر دیا۔ پیارے آقا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَآءِ بَنِی اِسْرَائِیْلَ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ یعنی جو فریضہ پچھلے نبیوں نے انجام دیا تھا، وہ تاجدار کونین کی امت کے علماء قیامت تک انجام دیتے رہیں گے۔ اور علماء دین نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے فرمان پر عمل کر کے بتا دیا۔

میرے بزرگو اور دوستو! غور فرمائیں کہ علمائے اہل سنت کو نہ حکومت کی مدد حاصل ہے، نہ قوم کا کوئی خاص تعاون ہی ملا ہے۔ بے شمار کٹھنائیوں سے دوچار ہیں، مگر اس کے باوجود یہ عاشقان مصطفیٰ، مسجدوں کو ٹوٹی چٹائیوں پر بیٹھ کر ہر طرح کے مصائب و آلام برداشت کرتے ہوئے اور جاہلوں کی طعن و تشنیع سنتے ہوئے دینی خدمت کئے جا رہے ہیں۔ جو جس کے نصیب میں ہے خدمت دین کر رہا ہے ورنہ دین تو قائم رہے گا۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے سینوں میں تحصیل علم کا جذبہ پوری قوت کے ساتھ موجزن فرمائے۔ اور با عمل عالم دین بنائے۔ اور ساتھ ہی اس سگِ چشتی، عرفان حکیم کو بھی اپنے فضل اور فیضان رسول سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات
برگ حنا پہ لکھی ہے درد دل کی بات

Scanned by CamScanner

شائد کہ رفتہ رفتہ لگے دلربا کے ہاتھ

وما علینا الا البلاغ المبین والحمد اللہ رب العالمین

☆☆☆

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

## چوتھا باب

# فضائل قرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بعد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلرَّحْمٰنُ لا عَلَّمَ الْقُرْآنَ لا خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ پ ۲۷۔ ع ۱۱۔ آیت ۳

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔

(کنزالایمان)

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

حصول برکت کے لئے نعت مصطفیٰ ﷺ کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

دل میں عشق مصطفیٰ ہے ہاتھ میں قرآن ہے
ہم مسلمانوں کی دنیا میں یہی پہچان ہے

کلمۂ طیب پڑھایا خلد کے قابل کیا
ذات پاک مصطفیٰ کا احسان ہی احسان ہے

سر وہی سر ہے کہ جس سر میں ہو حُبِّ نبی
دل وہی دل ہے کہ جس میں آپ کا ارمان ہے

پوچھی صدیقہ سے سیرت مصطفیٰ کی تو کہا
سیرت سرکار بطحا تو یہی قرآن ہے

ہم جو عشق سنت سے آج مالا مال ہیں



یہ امام احمد رضا کا معتبر فیضان ہے

برادران اسلام! سب سے پہلے گنبد خضریٰ میں آرام فرمانے والے آقا و مولا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں مقدس درود شریف کا نذرانہ پیش کریں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

محترم حضرات! جب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ!

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ کو نازل فرمایا، تو کافروں نے کہا رحمٰن کیا ہے؟ ہم نہیں جانتے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمٰن نازل فرمائی۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ پ ۲۷۔ ع ۱۱۔ آیت ۴

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا، ماکان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (کنزالایمان) اے لوگو جس کا تم انکار کرتے ہو وہی رحمٰن ہے۔

محترم حضرات! ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا ؕ وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِہٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ پارہ ۱ ع ۳ آیت ۲۶

ترجمہ: اللہ بہت سے لوگوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے، اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور اس (قرآن) سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔

(کنزالایمان)

محترم حضرات! جن لوگوں کے سینے میں محبت رسول ﷺ ہوگی وہ ہدایت پائیں گے اور جن لوگوں کے سینے محبت رسول ﷺ اور قرآن کی عظمت سے خالی ہوں گے قسم خدا کی وہ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ اور اسی طرح جن لوگوں نے قرآن کو پڑھ کر عمل نہیں کیا، اور قرآن کو بالائے طاق رکھدیا اور فرمان رسول ﷺ سے اجتناب کیا وہ گمراہی کے غار میں گر گئے۔

حضرات گرامی! غور فرمائیں کہ قرآن مجید ایک مقدس کتاب ہے قرآن شریف عظمت والی کتاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید کی حفاظت کرنے کی ذمے داری لے لی۔ قرآن مجید ایک ایسی بے مثال کتاب ہے کہ اس کی کوئی مثال

Scanned by CamScanner

نہیں ملتی۔ قرآن مجید کی فضیلت و عظمت بیان کرنا زبان و قلم سے باہر ہے۔ یہ وہ مقدس قرآن کریم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ایک آیت بھی اس کے مثل نہیں بنا سکتی۔

یا نبی آپ کا فرمان بڑا پیارا ہے
جو فدا اس پہ کرے جان بڑا پیارا ہے
ویسے تو چار کتابیں ہیں مقدس لیکن
ان کتابوں میں قرآن بڑا پیارا ہے

محترم حضرات! اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ پ ۲۸۔ ع ۸۔ آیت ۲۔

اے ایمان والوں کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ (کنزالایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ دنیا و آخرت میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو قرآن مقدس کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کیجئے، اور قرآن کریم کا حکم مانئے، قرآن مقدس میں جس کام کو کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اس کے قریب بھی مت جایئے۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ:

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے، لہٰذا اس کو مضبوطی سے تھام لو، کبھی ہلاک نہ ہو گے۔ سبحان اللہ!

(جامع الاحادیث، جلد سوم صفحہ ۴۳۳)

محترم حضرات! کثرت سے قرآن شریف کی تلاوت کیجئے اور پیارے آقا ﷺ کے ثناخواں بن جایئے۔ انشاء اللہ عزوجل بیڑا پار ہو جائے گا، اور سچی بات تو یہ ہے کہ۔

تمہاری میں کروں مدح وثنا منہ ہے کہاں میرا
ثناخواں جب ہیں قرآن کے پارے یا رسول اللہ
جنہوں نے لے لئے بوسے تمہارے پائے اطہر کے



وہ ذرے بن گئے ہیں چاند تارے یا رسول اللہ
حضرات محبت کے ساتھ درود پاک کا نذرانہ پیش کریں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّىَ عَلَيْهِ

## (اس کی شفاعت قبول کرے گا)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِىْ عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

(بخاری شریف، مترجم جلد دوم صفحہ ۳۳۰)

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس طرح قرآن پڑھا کہ اس پر حاوی ہو گیا، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان میں سے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی۔

## (عالم کا انتقال)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی حامل قرآن یعنی حافظ عالم کا انتقال ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے، اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے، اے میرے رب! میں اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینے میں تیرا کلام تھا۔

(جامع الاحادیث، جلد سوم صفحہ ۳۳۷)

## (تم میں سے وہ شخص بہتر ہے)

Scanned by CamScanner

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(مشکوٰۃ مترجم، جلد اول صفحہ ۴۵۵)

حضرت عثمان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن مقدس چونکہ کلام الٰہی ہے۔ لہٰذا اس کا پڑھنا اور پڑھانا دونوں ہی کو افضل قرار دیا ہے، اس کا کمال درجہ یہ ہے کہ اس کے معانی و مطالب کے ساتھ پڑھے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ فقط الفاظ پڑھے۔

## (شفارشی بن کر آئے گا)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ

(مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۴۵۸)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا۔

خلاصہ: اس حدیث پاک میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔ دیکھئے شفاعت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس کو قوت گویائی عطا فرمادے گا اور وہ اپنے قاری کے گناہوں کی مغفرت کا سوال کرے گا۔ جسے اللہ قبول فرمائے گا۔ (سبحان اللہ!)

## (خدا کی برکت)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن شریف حفظ کرنا چاہے وہ سورہ یوسف یاد کر کے پڑھا کرے، انشاء اللہ، خدا تعالیٰ کی برکت سے قرآن حفظ ہو جائے گا۔

(بحوالہ بہشت بہشت مفتاح العاشقین، صفحہ ۱۸)

## (فرشتوں کے ساتھ ہوگا)



حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور محبت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے میں ماہر ہے تو وہ قیامت والے دن بزرگ نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے۔ اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے اس کے لئے دگنا اجر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، مترجم جلد اول صفحہ ۴۵۶)

خلاصہ: ماہر سے مراد قرآن کریم کا حافظ اور تجوید و حسنِ صوت سے پڑھنے والا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو حافظ نہیں ہے اور تجوید و حسن صوت سے بھی بے بہرہ ہے۔ اس لئے قرآن ترتیل سے نہیں پڑھتا لیکن اس کے باوجود وہ شوق سے اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور پڑھنے میں مشقت ہوتی ہے اسے برداشت کرتا ہے، اس کی مشقت کی وجہ سے اسے دگنا اجر و ثواب ملے گا۔ (شرح نووی)

## (ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

(ترمذی شریف، مترجم اول صفحہ ۳۲۳)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی رات کے وقت سورہ دخان پڑھے اس کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔

## (صبح کا وظیفہ)

حضرت معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ الخ اور سورہ حشر کی آخری آیت پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے گا اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۸)

Scanned by CamScanner

## (وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۴۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ۔ اور جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

خلاصہ: حدیث شریف کا مطلب ہے کہ قبرستان میں جس طرح مردے ہوتے ہیں اور کوئی عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اسی طرح اگر تم ابھی گھروں میں نفل نماز اور تلاوت قرآن کریم کا اہتمام نہیں کروگے تو تمہارے گھر بھی قبرستان اور تم خود مردوں کی مانند ہو جاؤ گے۔ اور گھروں سے شیطان کو بھگانے کا نسخہ بھی بتلا دیا اور وہ ہے سورہ البقرہ پارہ اسے ۳ تک۔

جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ملاحظہ کریں

## (وہ دل ویران ہے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی قرآن نہیں وہ (دل) ویران گھر کی مانند ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۴۶۲)

## (تاج کی روشنی)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسے تاج پہنائے جائیں گے جن کی چمک سورج کی اس روشنی سے زیادہ ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منور کرتی ہے۔ اب تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ سبحان اللہ عدد مخلوق



(ابوداؤد، مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۴۶۳)

محترم حضرات! جو لوگ قرآن مقدس پر ایمان لاتے ہیں اور عمل کرتے ہیں انہیں اللہ عزوجل قرآن مقدس کی وجہ سے دنیا و آخرت میں رفعت و عزت عطا فرماتا ہے۔ اور جو لوگ قرآن پر عمل نہیں کرتے اور قرآن مقدس کی تکذیب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں ذلیل و خوار کرتا ہے۔ اور آخرت میں بھی سخت عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ دنیا و آخرت میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو قرآن مقدس کی تلاوت کیجئے۔ قرآن مقدس کی تلاوت کرنا ہمارے لئے عبادت ہے۔ قرآن عظیم کو محبت سے دیکھنا ہمارے لئے عبادت ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنا اور پڑھانا ہمارے لئے عبادت ہے۔ حضرات حدیث پاک ملاحظہ کریں۔

## (اگلے پچھلے گناہ معاف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھائے تو اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (طبرانی)

## (گانے سے بچو)

محترم حضرات! غور فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم پر کیا کیا انعام فرمائے ہیں اور ہم انعام کو لیتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے ہماری نجات کے لئے قرآن اور صاحب قرآن جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا، لیکن ہم نے اس پر کبھی دھیان نہیں دیا، اور انسان نے خود اس قرآن مقدس سے فائدہ حاصل نہیں کیا، کیونکہ جو طریقہ ہمیں قرآن پڑھنے کا بتایا ہم نے اس پر عمل نہیں کیا۔ آیئے اور حدیث رسول ﷺ سے سبق حاصل کریں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو عرب کے لحن اور انداز سے پڑھو اور اہل آتش یہودی و نصاریٰ کے لحن سے بچو! عیسائیت کے طور طریقہ سے بچو اور قواعد موسیقی کے مطابق گانے

Scanned by CamScanner

سے بچو! میری حیات ظاہری کے بعد ایک قوم ایسی آئے گی جو قرآن کو گانے اور نوحے کے انداز میں پڑھے گی، اور ان کا یہ حال ہوگا کہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، اور ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے، اور جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔

(مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۲۷۷)

محترم حضرات! غور فرمائیں، ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو گانے اور فلم کے شوقین ہیں، جنہوں نے ڈانس کرنے کو اور ناچنے کو اپنی زندگی کا مقصد بنا رکھا ہے، افسوس! مرحوم شفیق جون پوری نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

ہے یہ بھی وجہ جو راہ کمال بھول گئی
کہ داستان عروج وزوال بھول گئی
وہی ہے اہل کلیسا میں جذبۂ تثلیث
ہماری قوم صلیب وہلال بھول گئی
قطب ہے بولہبی تلخیوں کے طوفاں میں
نگاہِ مصطفیٰ خد و خال بھول گئی
ذوق رباب پہ محفل میں جھومنے والو
تجھے صدائے اذان بلال بھول گئی

**مسئلہ:** تین آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورہ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت، یا اس کے مثل مثلاً تین چھوٹی آیتیں، یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین ہے۔

(بہار شریعت تخریج شدہ، جلد اول حصہ سوم صفحہ ۵۴۵)

## (تمام دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی)

محترم حضرات! پیارے آقا محبوب خدا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص قرآن شریف پڑھے، اور اس پر عمل کرے تو اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جو نور سے بنا ہوا ہوگا۔ اور اس کے ماں باپ کو ایسے دو جوڑے عطا کئے جائیں گے، کہ



تمام دنیا اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ عرض کریں گے یا اللہ عزوجل یہ جوڑے کس چیز کے صلے میں ملے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تمہارے بچے کے قرآن مقدس پڑھنے کی وجہ سے۔ سبحان اللہ عدد مخلوق!

محترم حضرات! غور فرمائیں کہ بچے کے قرآن شریف پڑھنے پر ماں باپ کی یہ شان وعظمت ہے لیکن آج افسوس کا مقام ہے کہ لوگوں کو جتنی رغبت، انگلش اور ہندی، و دنیاوی تعلیم دلانے کی طرف ہے، اس کا عشر عشیر بھی قرآن مقدس کی تعلیم کی طرف نہیں سوچتے، لوگ سوچتے ہیں کہ حافظ اور مولوی بنانے سے کیا فائدہ صرف مسجد کا ملا بن کر رہ جاتا ہے۔

محترم حضرات! میں یہ نہیں کہتا کہ بچے کو دنیاوی تعلیم مت دلاؤ بلکہ شوق سے دلاؤ لیکن سب سے پہلے قرآن مقدس کی تعلیم دلاؤ، ضروریات دین کی تعلیم دلاؤ۔ کیا آپ کا لخت جگر حافظ قرآن بننے کے بعد بزنس اور تجارت نہیں کر سکتا؟ کیا آپ کا لخت جگر حافظ یا مولوی صاحب بننے کے بعد انجینئر نہیں بن سکتا؟ اگر آپ اس طرح دینی تعلیم کے سکھانے کے بعد اپنے بیٹے کو دنیاوی تعلیم سکھاتے ہیں تو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے دونوں جہاں میں کامیابی ہے ورنہ آپ کو زندگی بھر بلکہ مرنے کے بعد بھی پچھتانا پڑے گا اور آپ کبھی اس کا کفارا بھی ادا نہیں کر سکتے۔

محترم حضرات! اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم ضرور دلاؤ، اس لئے کہ نماز جنازہ ٹھیک طریقے سے ادا کر سکے اور آپ کے نام سے فاتحہ خوانی کر سکے تاکہ دوسروں کا محتاج نہ ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن آپ سے اپنی اولاد کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا، اسی طرح آپ کو جواب دینا پڑے گا، اور آپ کے لخت جگر کے نیک اعمال سے اور اس کی قرآن کریم کی تلاوت سے اس کی پابندی شریعت سے آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

محترم حضرات! قرآن مقدس حق ہے، اس کا بھیجنے والا حق ہے، اور اس کا لینے والا حق ہے، اور حضرات اس قرآن مقدس کو لانے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام حق ہیں اور لینے والے محبوب خدا ﷺ حق ہیں، اور پھیلانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب حق ہیں، بلکہ نزول قرآن کا زمان ومکان بھی

Scanned by CamScanner

حق ہے۔ اور جس نے قرآن کو اپنے سینے سے لگالیا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس بندے کو جنت میں بسالیا۔ اور میں تو کہوں گا کہ جس انسان نے پڑھ لیا قرآن کا پارہ پارہ، اللہ تعالیٰ نے اس کو بنادیا پیارا پیارا

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

یا نبی آپ کا فرمان بڑا پیارا ہے
جو فدا اس پہ کرے جان بڑا پیارا ہے
ویسے تو چار کتابیں ہیں مقدس لیکن
ان کتابوں میں تو قرآن بڑا پیارا ہے

حضرات محبت کے ساتھ ایک بار درود پاک کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (فرشتوں کے ساتھ جنت میں)

سیدنا حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے زمانے میں ایک فاسق جوان رہتا تھا جس کی بدکاری سے مسلمانوں کو سخت نفرت آتی تھی، لوگ اسے منع کرتے تھے لیکن وہ ایک نہ سنتا تھا، الغرض جب وہ مر گیا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا کہ سر پر تاج رکھے، خرقہ پہنے فرشتوں کے ہمراہ جنت میں جارہا ہے۔ اس سے پوچھا کہ تو بدکار تھا۔ یہ دولت کہاں سے نصیب ہوئی؟ اس نے جواب دیا کہ دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ کہ جہاں کہیں بھی قرآن کو دیکھ لیتا کھڑے ہو کر بڑی عزت کی نگاہوں سے اسے دیکھتا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی بدولت بخش دیا اور یہ درجہ عنایت فرمایا۔ (بہشت بہشت، صفحہ ۲۱)

## (اس قرآن کی وجہ سے)



عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ
(مسلم شریف، جلد دوم صفحہ ۲۸۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا، اور کچھ لوگوں کو گرادے گا۔

**خلاصہ:** محترم حضرات! سرفراز اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہی ہوں گے جو قرآن کریم کے احکام کو بجالائیں گے، اور اس کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کریں گے۔ اور اس کے برعکس کردار کے حامل لوگوں کے لئے بالآخر ذلت و رسوائی ہے۔

چنانچہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ابتدائی چند صدیوں میں ہر جگہ سرخرو کیا اور انہیں سرفرازیاں عطا کیں، کیوں کہ وہ قرآن کے حامل اور عامل تھے اس پر عمل کی برکت سے وہ دین و دنیا میں عزت و رفعت کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوئے۔ لیکن جب مسلمانوں نے قرآن کے احکام و قوانین پر عمل کرنا چھوڑ دیا، اور شریعت مطہرہ اور قرآن کریم کے بتائے ہوئے طور طریقوں کو اپنی زندگی سے خارج کر دیا قرآن عظیم سے دور ہٹے، اور جھگڑا فساد، بغض و حسد کو اپنا طرز عمل بنالیا، اور بھائی بھائی سے رشتہ ختم کر دیا۔ تب ہی سے مسلمانوں پر ذلت و رسوائی اور پریشانی، دنیاوی مصائب و آلام کے پہاڑ اور قہر و عذاب مسلط ہو گئے۔

کاش مسلمان بھائی۔ دوبارہ قرآن کریم سے اپنا دل و جان سے رشتہ جوڑیں، تاکہ ان کی عظمت رفتہ رفتہ بحال ہو سکے۔

## (فاروق اعظم اور قرآن)

حضرات! آج قرآن ہم بھی پڑھتے ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی پڑھتے تھے۔ اور صحابہ کرام بھی اسی قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بھی اسی قرآن پاک کو پڑھا۔ کتاب تو ایک ہی ہے لیکن پڑھنے والوں کے ذہن کی رسائی کی انتہائیں الگ الگ ہیں ہماری نگاہ فقط ظاہری الفاظ تک ہی بہ مشکل پہنچتی ہے اور وہ حضرات بقدر وسعت علمی اس کی تہہ تک پہنچ کر مسائل اور فوائد کو نکال لیتے تھے۔

حضرات! حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے بارہ سال میں سورہ بقرہ پڑھی اب بتاؤ پڑھنے والے فاروق اعظم جیسے صاحب کمال، پڑھانے والے

Scanned by CamScanner

خود صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم، اور بارہ سال کی مدت بتاؤ کہ آقا نے کیا کیا نہ دیا ہوگا، اور ان کے نیاز مند خادم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا کیا نہ لیا ہوگا۔
(تفسیر نعیمی، جلد اول صفحہ ۱۹)

ہمارے اس عرض کرنے کا مدعا یہ ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا عالم اور بڑے سے بڑا زبان دان قرآن پاک کے متعلق یہ خیال نہ کرے کہ میں نے اس کی حقیقت کو پالیا۔ قرآن پاک ایک سمندر ناپید کنار ہے جتنا جس کا برتن بڑا ہے اتنا وہاں سے وہ پانی لے سکتا ہے۔ لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میرے کوزے میں سارا سمندر آگیا۔ غرض کہ قرآن کریم حق تعالیٰ کی عظمت کا مظہر ہے جیسے اس کی عظمت کی انتہا نہیں ویسے ہی اس کی عظمت بے انتہا ہے۔

## (سخی دو قسم کے ہیں)

سخی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو فقیر کو بلا کر دے، دوسرا وہ جو فقیر کے گھر آکر دے کنواں بلا کر دیتا ہے، دریا آکر دیتا ہے، اور سمندر بادل بنا کر عالم پر پانی برساتا ہے۔ کعبہ معظمہ بھی سخی اور قرآن کریم بھی، مگر فرق یہ ہے کہ کعبہ معظمہ کے پاس بھکاری جائیں اور جا کر فیض لے کر آئیں، قرآن کریم کی یہ شان ہے، کہ مشرق و مغرب میں گھر گھر پہنچا اور اپنا فیض جا کر دیا۔ اور جو لوگ کہ بالکل ان پڑھ تھے ان کے لئے علماء کو بادل کے بنا بنا کر اپنی رحمتوں کی بارش ان پر بھی برسا دی۔ سبحان اللہ!
(تفسیر نعیمی، جلد اول صفحہ ۲۰)

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہوگئی دم میں کھیتی خدا کی

## (قرآن گمراہوں کے لئے مشعل راہ)

حضرات! قرآن بادشاہوں کے لئے قانون ہے۔ غازی کے لئے تلوار ہے۔ بیمار کے لئے شفاء ہے۔ غریب کا سہارا ہے۔ کمزور کا عصا ہے۔ بچوں کا تعویز ہے۔ بے ایمان کے لئے ہدایت ہے۔ قلب مردہ کی زندگی ہے۔ قلب غافل کے لئے تنبیہ ہے۔ گمراہوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ زنگ آلود قلب کی صیقل ہے۔ مریضوں کے لئے شفاء ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بطفیل نبی کریم ﷺ کے تمام عاشقان رسول ﷺ اور تمام مومنین کو قرآن عظیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مسلمان بھائی کی اولاد کو فیضانِ الٰہی اور فیضانِ رسول ﷺ کا علم عطا فرما کر سیدھے راستے پر چلنے کی



توفیق عطا فرمائے، اور تمام مسلمانوں کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو ایک جگہ جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس شعر کے ساتھ گفتگو ختم کر رہا ہوں

شیرازہ ہوا ملتِ مرحوم کا ابتر
اب تو ہی بتا تیرا مسلماں کدھر جائے
اس راز کو اب فاش کرا لے روح محمد
آیات الٰہی کا نگہبان کدھر جائے

(اقبال)

وما علینا الا البلاغ المبین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

# پانچواں باب

# فضائلِ عظمت والدین

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط

اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

پ ۱۵ ع ۳ آیت ۲۳

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ الْکَرِیْم

عادت کے مطابق نعت پاک کے چند اشعار محبت کے ساتھ ملاحظہ کریں۔

یاد احمد بھلانا نہیں چاہیے
اس سے دامن بچانا نہیں چاہیے
یہ سکھایا ہے پیارے نبی نے ہمیں
دل کسی کا دکھانا نہیں چاہیے

Scanned by CamScanner

جو بشر اپنے جیسا نبی کو کہے
اس کے گھر آنا جانا نہیں چاہیے

ماں کے قدموں کے نیچے ہے جنت بنی
ماں کی عظمت بھلانا نہیں چاہیے

جو ہے دیوانہ پیارے نبی کا اگر
ان کو داڑھی منڈانا نہیں چاہیے

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! اولیاء امت کے دیوانو! خواتین اسلام کے محافظو! شہدائے ملت کے طلب گارو! غوث وخواجہ کے جانثارو! قرآن وشریعت کے فرمان پر لبیک کہنے والو! ایک مرتبہ اللہ کے حبیب، مخلوق کے طبیب، رب کے قریب، اقوام عالم کے نقیب، نور کی آنکھوں کے تارے، دائی حلیمہ کے پیارے، حضرت عبداللہ کے جگر پارے، حضرت عبدالمطلب کے راج دلارے، رب العزت کے پیارے، دارین میں سب سے نرالے، عشق الٰہی کے متوالے، جنت میں لے جانے والے، دوزخ سے بچانے والے، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت میں ڈوب کر درود پاک کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں اور بلند آواز سے پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

محترم حضرات! اب آیئے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں لے چلوں اور ارشادات مصطفیٰ ﷺ سے آپ کے قلب وذہن کو محکوم بنادوں تاکہ نافرمان اولاد، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے لگے اور اگر اولاد نے حدیث مصطفیٰ ﷺ کو مشعل راہ بنالیا تو سگ چشتی کا دعویٰ ہے کہ آپ کی اولاد کے لئے سرمدی نعمت، عزت دنیا، اور نعمت جنت حاصل ہوگی، اور بارگاہ الٰہی میں ایسی اولاد بابرکت مانی جائے گی۔ محبت کے ساتھ حدیث رسول ﷺ سماعت فرمائیں، اور یہ عہد کریں کہ

فلک ٹوٹے زمین پھٹ جائے موت آئے کہ دم نکلے
مگر ہرگز نہ ماں باپ کی اطاعت سے قدم نکلے



## (اللہ تعالیٰ کی رضامندی)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ
(ترمذی شریف، مترجم جلد اول صفحہ ۸۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

## (ماں کا عظیم حق)

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جس قدر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔
(جامع الاحادیث، جلد سوم صفحہ ۲۰۴)

## (اپنے والدین کو گالی دینا)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یا کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے، وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (ترمذی شریف، مترجم جلد اول صفحہ ۸۹۶)

## (تین دعائیں قبول ہوتی ہیں)

Scanned by CamScanner

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں بلا شک وشبہ قبول ہوتی ہیں مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا اور بیٹے کے خلاف باپ کی بددعا۔

(ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۸۹۷)

## (ناک خاک آلود ہو)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، اس شخص کی جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین کو یا ان میں سے ایک کو یا دونوں کو پایا اور پھر (بھی ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا۔ (ریاض الصالحین، جلد اول صفحہ ۳۰۰)

خلاصہ: محترم حضرات! ناک خاک آلود ہونا یہ کنایہ ہے ذلت سے گویا اس کی ناک مٹی میں مل گئی اس میں ایسے بدنصیب کے لئے بددعاء یا اس کے انجام بد کی خبر ہے، جو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کر کے اپنے رب کو راضی نہیں کرتا، اور والدین کی خدمت تو ہر عمر میں ہی ضروری ہے وہ جوان ہوں تب بھی۔ حدیث پاک میں بڑھاپے کا ذکر اس لئے ہے کہ بڑھاپے میں والدین خدمت اور نیکی کے زیادہ ضرورت مند ہوتے ہیں، احتیاج اور ضعف کے اس دور میں انہیں بے سہارا چھوڑ دینا انتہائی بُرا فعل ہے اور اپنی اس ذلیل وحرکت کی وجہ سے وہ جنت سے محروم ہو سکتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ۔

## (والدین کا حق اولاد پر)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَالِدِهَا قَالَ هُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ

(ابن ماجہ شریف، ج دوم صفحہ ۳۱۴)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا بس یہی کہ وہ تیری جنت اور دوزخ ہیں۔



یعنی جو لوگ ان کو راضی رکھیں گے جنت پائیں گے اور جو لوگ ان کو ناراض رکھیں گے دوزخ پائیں گے۔

حضرات محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ

## (اور میں بخشا گیا)

محترم حضرات! ایک فاسق اور بدکار، گنہگار جوان کا انتقال ہوا تو اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں حاجیوں کے ساتھ ٹہل رہا ہے۔ لوگوں نے تعجب سے پوچھا: تو اس شخص نے کہا کہ میری بڑھیا ماں تھی جب میں گھر سے نکلتا تو ماں کے قدموں کے تلے اپنا سر رکھ دیتا تھا، تو میری ماں میرے لئے دعا کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخشے اور حج کا ثواب عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے میری ماں کی دعا قبول کی اور میں بخشا گیا۔ اب میں حاجیوں کے ساتھ جنت میں ٹہل رہا ہوں۔

(بحوالہ دلیل العارفین ہشت بہشت، صفحہ ۲۰)

## (ماں کی دعا)

ایک مرتبہ سرکار دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بیٹے کا ماں سے نیکی کرنا دوہرا اجر وثواب ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ماں کی دعاء جلد قبول ہوتی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ ماں، باپ سے زیادہ مہربان ہے اور ماں کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

(بحوالہ مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۵۹۲)

## (ماں کی محبت)

پیارے اسلامی بھائیو! ماں کو اپنی اولاد سے بے انتہا محبت ہوتی ہے، وہ سب کچھ برداشت کر سکتی ہے ماں کے پیٹ میں درد اٹھ جائے تو برداشت کر سکتی ہے، چوٹ لگ جائے تو برداشت کر سکتی ہے، سر پھٹ جائے تو برداشت کر سکتی ہے، خون میں نہانا برداشت کر سکتی ہے۔ گیلے میلے بستر پر سونا برداشت کر سکتی ہے یہاں تک کہ پیدائش کا درد برداشت کر سکتی ہے مگر اولاد کو کوئی تکلیف پہنچے تو برداشت نہیں

Scanned by CamScanner

کر سکتی، ماں کو اپنی جان سے زیادہ اولاد کی جان پیاری ہوتی ہے۔
آپ حضرات اس واقعہ سے ماں کی محبت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

## (ماں کی محبت کا درد)

حضرات سیدنا داؤد علیہ السلام کے زمانے میں دو عورتیں کہیں جا رہی تھیں، دونوں کی گود میں اپنے اپنے بیٹے تھے کہ اچانک راستے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ اٹھا کر لے گیا، وہ عورت جس کا بچہ بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا تھا، دوسری عورت کے بچے کو چھین کو بولی یہ تو میرا بچہ ہے۔ بچہ کی ماں نے کہا: بہن اللہ سے ڈرو، یہ بچہ میرا ہے ان دونوں میں جھگڑا بڑھ گیا تو وہ دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلا دیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس بات کی خبر ہوئی، تو آپ نے فرمایا ابا جان! ایک فیصلہ میرا بھی ہے وہ یہ ہے کہ ایک چھری منگوائی جائے، میں اس بچے کے دو ٹکڑے کرتا ہوں اور آدھا بڑی کو اور آدھا چھوٹی کو دے دیتا ہوں۔ یہ فیصلہ سن کر بڑی عورت تو خاموش رہی اور چھوٹی بولی کہ حضور آپ بچہ بڑی کو ہی دے دیں، لیکن خدارا بچے کے دو ٹکڑے نہ کیجئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: بچہ اس چھوٹی عورت کا ہے، کیونکہ اس کے دل میں ماں کی محبت کا درد ہے، چنانچہ وہ بچہ اسی چھوٹی عورت کو دے دیا گیا۔
(بحوالہ نسائی شریف، جلد سوم صفحہ ۴۶۳)

## (والد کی تعظیم)

محترم حضرات! جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے صاحب زادے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تو حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ کیا تم اپنے والد کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کو ناپسند کرتے ہو؟ اگر ایسا ہے تو مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی میں تمہاری پشت سے (یعنی) اولاد سے کوئی نبی نہیں پیدا کروں گا۔
(بحوالہ، احیاء العلوم، جلد دوم صفحہ ۳۷۷)

**خلاصہ:** میرے بزرگو اور دوستو! ہمیں چاہیے کہ والدین کا ادب و احترام



کریں لیکن افسوس اس ماڈرن زمانے میں ادب و احترام ختم ہوتا جا رہا ہے اور اولاد اپنے ماں باپ کے سامنے گانا گاتی اور ڈانس کرتی ہوئی نظر آتی ہیں، اور باپ فخر کرتا ہوا نظر آتا ہے، یہاں تک کہ بے حیائی اور بیباکی سے باپ کے سامنے سگریٹ نوشی کرتے ہیں، اور ماں باپ کے سامنے گندی گندی گالیاں بکتے ہیں۔ افسوس ہم اپنی دوشیزہ لڑکیوں کو برہنہ کر کے اسٹیج پر ڈانس کراتے ہوئے فخر کرتے ہیں، اور سگ چشتی کو تعجب ہوتا ہے کہ خود ماں باپ، ممی پاپا کہلاتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے بلکہ فخر کرتے ہیں کہ ہمارا بچہ اسکول جا کر ممی، ڈیڈی، پاپا، کہنا سیکھ گیا، افسوس اسلامی بھائیو! کاش ہم اپنے بچوں کو قرآن عظیم کی تعلیم دلا کر خدا کا محبوب بنا دیتے، رسول معظم ﷺ کا دیوانہ بنا دیتے۔
میرے اسلام کے دیوانو! حضور نبی کریم ﷺ کے دیوانو! ہمیں اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ ایک جلیل القدر نبی حضرت یوسف علیہ السلام جب اپنے والد کی تعظیم کے لئے نہ اٹھے تو رب تبارک و تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم یاد فرمائی اور کہا تمہاری اولاد سے نبی پیدا نہیں کروں گا۔

حضرات ان کا حال کیا ہوگا جو اپنے والدین کو گالیاں دیتے ہیں، والدین کو ستاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے طفیل تمام مسلمانوں کو والدین کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

## (ماں کا حق)

محترم حضرات! ایک شخص نے اپنی ماں کو کندھے پر سوار کر کے سات حج کرائے۔ ساتویں حج پر خیال آیا کہ شاید میں نے سب سے زیادہ ماں کا حق ادا کر دیا ہے۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ جب تو بچہ تھا اور سردی تھی تو اپنی ماں کے پاس سو رہا تھا۔ تو نے پاخانہ کر دیا۔ تیری ماں نے اُٹھ کر بستر صاف کیا غریبی کی وجہ سے دوسرا بستر نہ تھا اسی گیلے بستر پر کڑکتی سردی میں لیٹ گئی اور تجھ کو رات بھر اپنے سینے پر لٹائے رکھی تھی۔ تو کہتا ہے سب سے زیادہ ماں کا حق ادا کر دیا۔ اے نادان ابھی تو تو نے اس رات کا بھی حق ادا نہ کیا، جس رات تجھے سینے پر لٹائے

Scanned by CamScanner

رکھی۔

## (باپ کی قبر کی زیارت)

حضرات گرامی! ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، اور راستے میں باپ کا انتقال ہو گیا اسی جنگل میں باپ کو دفن کر دیا۔ اس کے بعد بیٹے کو جہاں جانا تھا چلا گیا۔ جب اسی راستے سے گذرا تو اچانک رات اسی جگہ ہو گئی اور وہ ٹھہر گیا، اور باپ کی قبر پر زیارت کے لئے نہ گیا۔ اچانک اس نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ میں نے تجھے دیکھا کہ رات تو اسی جنگل سے گذرا جس میں تیرے باپ کی قبر تھی۔ لیکن تعجب ہے کہ تو اپنے باپ کی قبر پر نہ گیا، اور تو نے اپنے باپ سے سلام کرنا لازم نہیں جانا حالانکہ وہ اسی جنگل میں مقیم ہے اگر اس کی جگہ تو ہوتا، اور تیرا باپ ادھر سے گذرتا تو ضرور تیری قبر پر جا کر سلام کرتا۔

(جامع الاحادیث، جلد سوم صفحہ ۲۱۱)

میرے دوستو اور بزرگو! ان واقعات سے ہمیں درس عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ جس نے ہمیں نو مہینے شکم میں رکھا، بڑی تکلیفوں کو برداشت کیا اور ہمیں سوکھے پر رکھا ذرا بھر تکلیف کا احساس نہ ہونے دیا۔ آج نادان اپنے والدین سے اونچی آواز میں کلام کرتا ہے۔ سن! سچے دل سے اپنے والدین کی خدمت کرنے میں لگ جا، اور جنت میں داخل ہو جا، کیونکہ والدین راضی تو اللہ تعالیٰ راضی اور اس کے رسول ﷺ راضی، اور تیری بیوی بننے کے لئے جنت کی حوریں مشتاق دید ہیں۔ قسم خدا کی ماں کی خدمت کر جس ماں نے خود نہیں کھایا اور تجھ کو کھلا دیا خود ماں نے پانی نہیں پیا تجھ کو پلا دیا، اسی ماں کی خدمت کر کے جنت میں چلا جا اگر ماں کی عظمت سمجھنا ہے تو ماں کی خدمت کر، ماں کی عزت کر، ماں کی عظمت کا انکار مت کر۔

بچوں کی محبت کا اظہار کیجئے!

ماں کی عظمت سے کبھی انکار ہو سکتا نہیں
ماں اگر بچوں سے خوش ہے جنتی ہو جائیں گے
رو رو کر بچوں نے کہا ماں کا آنچل تھام کر



ماں تو آنسو پونچھ لے ہم بھوکے ہی
سو جائیں گے

## (والدین کی قبر کی زیارت کرنا)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، حج مقبول کے برابر ثواب پائے گا، اور اگر بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔ سبحان اللہ عدد مخلوق (جامع الاحادیث، جلد سوم صفحہ ۲۱۰)

## (ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی جمعہ کے روز زیارت کرے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

(جامع الاحادیث، جلد سوم صفحہ ۲۰۹)

## (اُسے دس حج کا ثواب ملے گا)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا، اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے گا۔

(جامع الاحادیث، جلد سوم صفحہ ۲۰۸)

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

حضرات محترم! اب آخری گفتگو ملاحظہ کریں! (سیدی اعلیٰحضرت)

حضرات! ماں کی آغوش تربیت اولاد کے لئے سب سے پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ اسی درسگاہ سے شعور و آگہی کی کرن پھوٹتی ہے جس روشنی کا اثر عین حیات تک باقی رہتا ہے۔ اسی جگمگ نور میں مجھے کہنے کا حق دیا جائے کہ ماں جب سیدہ ہوتی ہے تو بیٹا

Scanned by CamScanner

محدث اعظم ہوتا ہے، ماں جب شب زندہ دار ہوتی ہے، تو بیٹا مجدد اعظم ہوتا ہے، ماں جب ام الخیر ہوتی ہے، تو بیٹا غوث الاعظم ہوتا ہے، ماں جب غریبوں کا درد رکھنے والی ہوتی ہے، تو بیٹا خواجہ غریب نواز ہوتا ہے، ماں جب صالحہ ہوتی ہے تو بیٹا مفتی اعظم ہوتا ہے، ماں جب عبادت گذار ہوتی ہے تو بیٹا امام اعظم ہوتا ہے، ماں جب بتول ہوتی ہے تو بیٹا شہید اعظم نیزے پر قرآن سنانے والا ہوتا ہے۔

محترم حضرات! میری گفتگو کو غور سے سنیں، اے اولاد والو! اپنی اولاد کو اچھی تعلیم دو، قرآن عظیم کی تعلیم دو، حدیث پاک کی تعلیم دو، صحابہ کرام کی زندگی کی تعلیم دو، سنت رسول ﷺ کی تعلیم دو، عشق رسول کی تعلیم دو، ادائے مصطفیٰ کی تعلیم دو، تاکہ بری نہ ہو جائے، اچھی طرح عاشق رسول بنادو تاکہ یہ اعلان کردے

دیوانہ رسول ہوں پھول چھوڑ جاؤں گا
مر بھی گیا تو خوشبو چھوڑ جاؤں گا

اے اولاد والو! اچھی طرح تربیت دو، علم کے زیور سے آراستہ کردو، تاکہ نافرمان نہ ہو جائے، اور اگر اولاد والدین کی وفادار ہو جائے گی، تو جنت کی حقدار ہو جائے گی، اور سنو تعلیم کے زیور سے اس لئے آراستہ کرو تاکہ تمہاری اولاد، نافرمان نہ ہو جائے اور گھر سے نکالنے والی نہ ہو جائے، دکھ دینے والی نہ ہو جائے، گالی گلوچ کرنے والی نہ ہو جائے، اور اے اولاد، اپنے والدین کو ناراض مت کر، ورنہ عذاب الٰہی مسلط ہو جائے گا۔ اے اولاد ماں باپ کو زحمت مت دینا ورنہ خدا کی رحمت روٹھ جائے گی۔ اے اولاد ماں باپ کے ساتھ جنگ مت کرنا، ورنہ خدا کی عطا منھ پھیر لے گی۔ اے اولاد ماں باپ کا دل مت دکھانا، ورنہ تیری زندگی دکھی ہو جائے گی۔ والدین کو تکلیف مت دینا ورنہ جنت حرام ہو جائیگی۔ والدین کو اف مت کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ والدین سے بولنا بند مت کرنا ورنہ ظلم وعدوان کے سمندر میں ڈوب جاؤ گے۔ والدین کی خدمت کرتے رہنا جنت واجب ہو جائے گی۔ والدین کی اطاعت سے نہ بھاگ ورنہ دوزخ کے ایندھن بن جاؤ گے۔ والدین کے ساتھ محبت والفت سے پیش آؤ۔ خدا تمہیں دین ودنیا کی نعمتوں سے نوازدے گا۔ اگر جنت میں جانا چاہتے ہو تو ماں کو راضی کرلو۔



اے لوگو! اگر خدا کا محبوب بننا چاہتے ہو تو باپ کو محبوب بنالو۔ اور خدا کو راضی کرنا ہو تو والدین کو خوش کرلو۔ خدا کی رحمت چاہتے ہو تو والدین کی خدمت کرلو۔ انشاء اللہ عزوجل خدا کی رحمت جھک جھک کر سلام کرے گی اور تم دارین میں عزت دار بن جاؤ گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام کیا ہے۔

(بحوالہ بخاری شریف)

حضرات! جنگ اُحد میں حضرت بلال ؓ جب مدینے کی گلیوں میں صدا لگا رہے تھے کہ مدینے کی ارجمند مائیں اپنے بیٹوں کو بارگاہ رسالت میں حاضر کریں، تو ایک ماں تڑپ اٹھی اور آنسوں بہانے لگی کہ اس کا بچہ چھ سال کا تھا چنانچہ وہ شہید کی ماں کا مقام کیسے حاصل کرے، سسکیوں کی آواز سن کر بچے نے آنکھیں کھول دیں اور پوچھا ماں تو کیوں رو رہی ہے؟ بچے کے اس سوال پر ماں کا دل بھر آیا، بچے نے اصرار کیا ماں کیوں رو رہی ہو؟ ماں نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا کاش میری گود میں بھی کوئی نوجوان بیٹا ہوتا، تو میں اپنا نذرانہ شوق لئے رحمت عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتی، افسوس آج آخرت کے بڑے اعزاز سے محروم ہو گئی۔ بچے نے ماں کو چپ کراتے ہوئے کہا: ماں مجھ کو سرکار ﷺ کی بارگاہ میں لے چلو، ماں نے پیار سے کہا کہ بیٹا! میدان کارزار میں بچوں کو نہیں لے جاتے۔ لیکن بچے نے ضد کی، چنانچہ ماں بچے کو بارگاہ رسالت ﷺ میں لے کر حاضر ہوئی تو سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی بیٹے تم کمسن ہو، محاذ جنگ پر جوان جاتے ہیں، ابھی ماں کی آغوش میں پلو۔

بچے نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اپنی امی جان کو دیکھا ہے کہ جب وہ چولہا جلاتی ہیں تو پہلے چھوٹے چھوٹے تنکے سلگاتی ہیں پھر جب آگ دہکنے لگتی ہے تو موٹی موٹی لکڑیاں ڈالتی ہیں۔ یارسول اللہ! ﷺ میدان کارزار گرم کرنے کے لئے مجھ جیسے تنکوں کا کام ہی لے لیجئے گا۔ اگر آپ مجھے ہمراہ نہیں لے گئے تو میری ماں روتے روتے ہلکان ہو جائے گی۔ بچے نے اپنی زبان میں دل کے جس حوصلے کا اظہار

Scanned by CamScanner

کیا اس سے سارے مجمع پر رقت طاری ہو گئی۔ سرکار مدینہ ﷺ بھی آبدیدہ ہو گئے، اور فرمایا اس بچے کی ماں سے کہہ دو کہ اس ننھی جان کی قربانی قبول کر لی گئی ہے، قیامت کے دن وہ غازیان اسلام کی ماؤں کی صفوں میں اٹھائی جائے گی۔ آج سے خدا کی مقدس امانت سمجھ کر وہ پرورش کرے اور خدا کے یہاں اس کا اجر محفوظ رہے گا۔

(زلف و زنجیر کامیاب ماں، صفحہ ۱۵۶)

## (عشق رسول ہی ایمان ہے)

حضرات! عالم اسلام پہ ایک نازک وقت ہے کہ اسلام دشمن عناصر اسلام کے خلاف گھناؤنی چال چل رہے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو پیارے مصطفیٰ ﷺ جن کی محبت ہی ایمان ہے، اور ایمان کی جان ہے، ان کے قدموں سے دور کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں، جس کے باعث مسلمان افراتفری کا شکار ہیں۔ ایسے ماحول میں ماؤں کی ذمہ داریاں ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں میں حبِ رسول اللہ ﷺ اور حبِ اسلام پیدا کریں۔

میرے آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی محبت و تعظیم بچوں کے دلوں میں ڈالیں کہ اصل ایمان اور عین ایمان تو یہ ہی ہے۔ سبحان اللہ!

(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۴۷)

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
اور ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ

اس شعر کے ساتھ اپنی گفتگو ختم کر رہا ہوں!

یاد احمد بھلانا نہیں چاہیے
اس سے دامن بچانا نہیں چاہیے
ماں کے قدموں کے نیچے ہے جنت بنی
ماں کی عظمت بھلانا نہیں چاہیے
یہ سکھایا ہے پیارے نبی نے ہمیں



دل کسی کا دکھانا
نہیں چاہیے

اللہ تعالیٰ ہم تمام عاشقان رسول کو اپنے اپنے والدین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

☆☆☆

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# چھٹا باب

# فضائلِ جوشِ جہاد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

پ ۱۰ ع ۱۰ آیت ۳۶

اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (کنزالایمان)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاَمِيْنُ الْكَرِيْم والحمد لله رب العالمين

محترم حضرات! مناجات کے چند اشعار ملاحظہ کریں۔

## مناجات

کفر و ظلمت سے بچا صاحب ایماں کر دے
یعنی ہم دیر نشینوں کو مسلماں کر دے
ہم ہیں محتاج کرم تجھ کو کوئی بات نہیں

Scanned by CamScanner

تو جو چاہے تو بیاباں کو گلستاں کر دے

روح توحید کو ہر قلب میں پیدا کر دے
نور اسلام سے عالم کو فروزاں کر دے
پھر جہاں پھونک دیں آتشکدۂ شوق سے ہم
پھر زمانے میں ہمیں شعلہ بداماں کر دے

پھر ہمیں سجدۂ مقصود کا دیوانہ بنا
پھر جبینوں کو ہماری مہ تاباں کر دے

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! غوث وخواجہ کے دیوانو! شہدائے اعظم کے جانثارو! قرآن کریم کے فداکارو! ابو بکر صدیق کی صداقت پر چلنے والو! عمر فاروق اعظم کے عدل پر عمل کرنے والو! عثمان غنی کی حیاء رکھنے والو! حضرت علی کی طاقت وہمت رکھنے والو! میری گفتگو سے قبل ایک مرتبہ گنبد خضریٰ میں آرام فرمانے والے آقا، شہنشاہ مدینہ، سرور قلب وسینۂ احمد مختار، فخر موجودات، مالک کائنات، حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

خواب کو جذبۂ بیدار دیے دیتا ہوں
قوم کے ہاتھوں میں تلوار دیے دیتا ہوں

محترم حضرات! آیئے اللہ رب العزت کا فرمان عالی شان ملاحظہ فرمائیں!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (پ ۱۰ ع ۱۰۔ کنزالایمان)

پیارے بھائیو! اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں یہ فرمایا کہ ہر وقت مشرکوں سے جہاد کرو۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے کو جہاد کہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ



پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ یعنی خالص اللہ تعالیٰ اور اسلام کے فائدے کے لئے مشرکوں سے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر جگہ مدد فرمائے گا، کیونکہ تم پرہیزگار ہو۔ اللہ عزوجل کی راہ میں لڑنے کا نام جہاد ہے، اور اپنی جانوں کو اللہ کی محبت میں قربان کر دینے کو شہادت کہتے ہیں۔ شہادت کا بہت بڑا درجہ ومرتبہ ہوتا ہے، شہید بلا حساب وکتاب کے جنت کے اعلیٰ مقام میں داخل ہو جاتا ہے، اور سب سے بڑی دولت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ اور اس کے محبوب ﷺ راضی ہو جاتے ہیں تو پھر ان دیوانوں کو اور شہادت کے متوالوں کو آخرت کا کیا غم، یہ عاشقان مصطفیٰ تو مرمٹنے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے ملاحظہ کریں۔

تیرے رستے میں مرمٹنا شہادت اس کو کہتے ہیں
تیرے کوچے میں ہو نا دفن جنت اس کو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں تیرے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

محترم حضرات! اب آیئے اور ارشادات رسول ﷺ جہاد کے متعلق ملاحظہ فرمائیں، تاکہ جو لوگ جہاد سے نفرت کرتے ہیں وہ لوگ جہاد کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں۔

## (حضرت فاروق اعظم کی دعا)

قَالَ عُمَرُ اَرْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ

(بخاری شریف، جلد دوم صفحہ ۵۸)

حضرت عمر فاروق ؓ دعا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

## (اللہ کی راہ میں)

Scanned by CamScanner

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْرَوْحَۃٌ خَیْرٌمِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا
(بخاری شریف، جلد دوم صفحہ ۶۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔

## (مشقت اور بھوک)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ صبح سویرے سخت سردی میں مہاجرین وانصار خندق کھودنے میں مصروف ہیں۔ان کے پاس غلام بھی نہیں جو یہ کام سرانجام دیتے جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوگئے: اے اللہ راحت تو آخرت کی راحت ہے، پس میرے انصار و مہاجرین کی مدد فرما، یہ سن کر شمع رسالت کے پروانے جھوم اٹھے، اور جواباً عرض کیا۔

بک گئے ہیں ہم مصطفیٰ کے ہاتھوں پر
اپنا زندہ ہی رہے گا عمر بھر عزم جہاد

(بخاری شریف، جلد دوم صفحہ ۷۳)

اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
آپ نے خرید کر انمول کر دیا

## (جنت تلواروں کے سائے ہیں)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔یہ سن کر ایک شخص اٹھا، غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا: اے ابو موسیٰ تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ایسا فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا میں تم کو آخری سلام کرتا



ہوں، اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔
(مسلم شریف، جلد پنجم صفحہ ۱۷۰، مشکوٰۃ شریف، جلد دوم صفحہ ۲۲۸)

محترم حضرات! توجہ فرمائیں کہ ایک صحابی نے دوسرے شخص سے جہاد کی فضیلت بیان کی اور میرے مصطفیٰ ﷺ کا فرمان سنایا تو جذبہ جہاد اور اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر یقین کر کے دشمنان اسلام میں جا کر لڑنے لگا، یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گیا، اور قسم خدا کی وہ مجاہد یہ کہتے ہوئے دار فانی سے رخصت ہو گیا، دیدار محبوب کا مطلب تلواروں کی جھنکار سے کھیلتا ہوا ٹھنڈا ہو گیا، کسی طالب مولا نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

جنت میں بھیج دے یا دوزخ میں ڈال دے
جلوہ دکھا کے پر میری حسرت نکال دے

## (مشرکین سے جہاد کرو)

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاھِدُوْاالْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ
(سنن نسائی، مترجم سوم صفحہ ۲۹۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین سے مال، ہاتھ، اور زبان سے جہاد کرو۔

## (اس کی شفاعت قبول ہو گی)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کے لئے چھ چیزیں ہیں (۱) اس کو بخش دیا جائے گا (۲) جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے (۳) عذاب قبر سے اس کو محفوظ رکھا جاتا ہے (۴) بڑوں کی گھبراہٹ سے امن میں رکھا جاتا ہے، (۵) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے، جس کا ایک یاقوت بھی دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور حور عین سے بہتر بیویوں کے ساتھ اس کا نکاح کیا جائے گا اور (۶) اس کے ستر رشتہ داروں کے متعلق اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ سبحان اللہ!

Scanned by CamScanner

(مشکوٰۃ شریف، جلد دوم صفحہ ۲۲۴)

## (جو شخص ایسی حالت میں فوت ہوا)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ نِفَاقٍ

(نسائی شریف، جلد سوم صفحہ ۳۰۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسی حالت میں فوت ہوا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں نیت جہاد کی تو اس کی موت منافقوں کے طریقے پر ہوئی۔

**خلاصہ:** جو شخص سچا مسلمان ہوگا اور اس پر دین محمد ﷺ کا غلبہ رہے گا تو وہ کافروں سے اللہ کے لئے جہاد کرے گا، اگر سامان نہ ہوگا تو وہ اپنے دل میں اس کا ارادہ رکھے گا اور جو شخص دل میں کبھی جہاد کا خیال نہ رکھے گا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے، ایمان کامل نہیں، اور دل میں قصد ہونے کا یہ نشان ہے کہ جہاد کے اسباب جیسے ہتھیار بنوانا اور گھوڑے کی سواری سیکھنا اور کار آمد اشیائے رکھنا وغیرہ۔

## (سب سے افضل شہید وہ)



عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَکْتُهَا اَنْفِقُ فِیْهَا نَفْسِیْ وَمَالِیْ فَاِنْ اُقْتَلْ کُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ الْمُحَرَّرُ

(نسائی شریف، جلد سوم صفحہ ۳۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا: کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں قربان کردوں گا، اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا، اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابوہریرہ ہوں گا، جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: جناب رسالت مآب ﷺ کا یہ وعدہ بھی سچ ہوا کہ مسلمانوں نے ہندوستان فتح کر لیا۔

## (میری امت کے دو گروہ ہوں گے)

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ حضور ﷺ کے غلام تھے۔ راوی ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو گروہ ہوں گے جن کو اللہ رب العزت دوزخ کے عذاب سے بچائے گا، ان میں سے ایک ہندوستان میں جہاد کرے گا، اور دوسرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔ (نسائی شریف، جلد سوم صفحہ ۳۳۷)

## (سلطان عرب)

محترم حضرات! میرے پیارے آقا نبی کریم ﷺ کی سپہ سالاری کا زمانہ ملاحظہ فرمائیں۔

میرے بزرگو اور دوستو! ہمارے حضور ﷺ سلطان عرب و عجم بھی ہیں۔ آپ نے عنان حکومت کو دست مبارک میں لیتے ہی جو کام کئے وہ سارے عالم کے بادشاہوں نے نہیں کئے اور کر بھی نہیں سکتے۔ پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا نبی

Scanned by CamScanner

کریم ﷺ بانیٔ اسلام نے دنیا کی کچھ ایسی کایا پلٹی کہ ادھر سے اُدھر فرمادیا۔ ظالموں کو محسن بناڈالا۔ مغروروں اور فرعونوں کو منکسر المزاج بناڈالا۔ ظلم و ستم کو مٹا کر عدل وانصاف کا سکہ جاری فرمادیا۔ فاقہ کشی کو راحت و آسانی کی صورت میں تبدیل کردیا۔ غلاموں اور عورتوں کو ظلم و ستم سے بچا کر انہیں عزت کے مقام پر بٹھادیا۔ شیر و بکری کو ایک گھاٹ پر پانی پلادیا۔ غلام اور آقا، بادشاہ اور غریبوں امیروں کو ایک صف میں کھڑا کردیا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

اور خواجہ الطاف حسین حالی نے کیا خوب کہا ہے

ایک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا
خاک کے ذروں کو ہمدوش ثریا کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

## (مرنے میں ہی مزے ہیں)

حضرات گرامی! غور فرمائیں کہ ہمارے حضور ﷺ میدان جہاد میں سب سے آگے ہوتے تھے اور یہ حضور ﷺ کی شجاعت و بہادری کا کمال ہے۔

میرے مصطفیٰ ﷺ کے دیوانو! ہم غلاموں کو بھی میدان جہاد میں سب سے آگے ہونا چاہیے اس لئے کہ ہم حضور ﷺ کے غلام ہیں، اور حضور کے صدقے میں ہم بھی بہادر ہیں۔ آج اگر دنیائے کفر مسلمانوں کو للکارے گی، یا ہمارے قرآن مجید کی بے ادبی کرے گی، یا ہمارے مذہب اسلام کی بے توقیری کرے گی تو ہم انشاء اللہ جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعہ مجاہدانہ، وغازیانہ، جوہر دکھائیں گے، ہم اللہ کی راہ میں اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیں گے اور اسلام کی بدولت ہی مرنے میں مزے ہیں۔ مسلمان جانتا ہے کہ شہادت پاتے ہی حضور ﷺ کا دیدار پُر انوار ہوگا، تو پھر دیوانہ مرنے سے کیوں ڈرے۔ سبحان اللہ!

کسی شاعر نے کیا خوب اس موقع پر نقشہ کھینچا ہے



مگر عشاق اپنی جان کی پروا نہیں کرتے
خدا سے ڈرنے والے موت سے ہرگز نہیں ڈرتے

اور ملت اسلامیہ کے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

ملت بیضا کی عظمت صرف قربانی میں ہے
لذت آب بقا تلوار کے پانی میں ہے
عظمت انسانیت حق کی رضا جوئی میں ہے
حق پرستی حق شناسی اور حق گوئی میں ہے

## (نصرت خداوندی)

محترم حضرات! یک مرتبہ جبل تنعیم کی پشت سے اسی کافروں نے بالکل اچانک حملہ کیا، تاکہ دھوکا دے کر ناگہاں قتل کردیں، مگر نصرت خداوندی نے اپنے محبوب ﷺ کی ایسی امداد واعانت فرمائی کہ سب کے سب کفار زندہ گرفتار ہوگئے اس موقع پر بھی رحمت عالم نے اپنی رحمت کاملہ کا مظاہرہ فرمایا کہ دشمن رسول حیرت سے انگشت بدنداں تھا، آپ نے سب کو معاف فرمادیا اور رہائی کا حکم صادر فرمادیا۔ سبحان اللہ! حضرات! وہ یہی موقع ہے جس کے بارے میں خداوندہ قدوس نے اپنے محبوب کی شان اور نصرت کا واضح اعلان فرمایا اور اپنی عظمت ظاہر فرمائی۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا

(پ۲۶، ع۱۱، سورہ فتح آیت ۲۴)

اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دیدیا تھا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھتا ہے۔

اسی موقع پر کسی حق گو نے کیا خوب کہا ہے

کرم سب پر ہے کوئی ہو کہیں ہو
تم ایسے رحمۃ اللعالمیں ہو

Scanned by CamScanner

محترم بزرگو اور دوستو! غور فرمائیں کہ کافروں نے چاہا میرے رسول کو دھوکے سے قتل کردیں۔ اور شیطان کے چیلوں نے سوچا کہ بانی اسلام کو ختم کردیا جائے اور افسوس ہوتا ہے کہ ان عقل کے اندھوں پر کہ اس چراغ کو بجھانا چاہتے ہیں جسے خود خدا نے اپنے نور سے سراپائے رحمت بنا کر اسلام کا چراغ روشن کرنے کے لئے بھیجا۔ بھلا اسلام کا چراغ پھونکوں سے کیسے بجھ سکتا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

## (نیک نیت کا پھل)

محترم حضرات! ایک مرتبہ چور ایک عبادت گاہ میں جا پہنچے۔ وہاں ایک عابد کو پایا جس کا لڑکا اپاہج تھا۔ چوروں نے عابد سے کہا ہم مجاہد اور غازی ہیں، یہ سن کر عابد نے ان کی خوب خاطر و مدارت کی اور ان کے پاؤں دھلائے، اور دھوون اپنے اپاہج لڑکے کو پلا دیا۔ اللہ کی شان لڑکا ٹھیک ہو گیا اور صحیح چلنے لگا۔ لڑکے کو تندرست کھڑا دیکھا تو انہوں نے اس کے باپ سے سبب پوچھا؟ اس عابد نے کہا کہ رات تمہارے پاؤں کا دھوون اپنے بچے کو پلا دیا تھا، اس کی برکت سے صحت یاب ہو گیا۔ چور کہنے لگے، ہم مجاہد و غازی تو نہیں تھے لیکن تمہاری نیک نیتی کا یہ ثمرہ ہے اور ان چوروں پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ تائب ہو کر راہ خدا میں جہاد کرنے چل دیئے اور کہتے جاتے تھے کہ

مسلماں وہ مسلماں ہیں کہ میدان میں نکل آئیں
تو جوشِ حق سے کسریٰ اور قیصر کو کچل آئیں
جہاں پہنچیں زمیں کو آسماں سے کردیا اونچا
جہاں ٹھہرے درودیوار کا نقشہ بدل آئیں
سمندر میں بھی ہماری دوڑ کی راہیں نکل آئیں
عبادت گاہوں میں بھی فیض کے چشمے اُبل آئیں



(نزہۃ المجالس)

## (تین حوروں سے نکاح)

حضرات! محمود وارق علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس ایک ناقص العقل غلام تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تم نکاح کیوں نہیں کرتے؟ کہنے لگا: میرا رب تین حوروں سے میرا نکاح کرے گا۔ اس کے بعد ہم جہاد کو نکلے وہ غلام لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ میں نے دیکھا سر کہیں اور دھڑ کہیں پڑا ہوا ہے۔ ہم نے خواب میں اس مجاہد سے پوچھا، تمہارا نکاح کتنی حوروں سے ہوا؟ تو اس مجاہد نے انگلیوں کے اشارے سے بتایا کہ تین حوروں سے۔ (نزہۃ المجالس، جلد اول صفحہ ۶۲۶)

رائیگاں جاتا نہیں خون شہیدان وفا
رنگ لائے گی تمہاری جاں نثاری ایک دن

محترم حضرات! آیئے اب تاریخ کا مطالعہ کیجئے اور اندازہ لگایئے کہ خدا سے ڈرنے والا، جوش جہاد رکھنے والا، میدان کارزار میں سر پر کفن باندھ کر نکلنے والا، کبھی کافروں سے نہیں ڈرتا، شہنشاہ مدینہ کا غلام کفار کے ہتھیاروں سے نہیں ڈرتا، آیئے اور اسی موضوع کی ایک کڑی کو پیش کروں ملاحظہ کریں۔

## (اسپین کا فاتح اعظم)

محترم حضرات! تاریخ پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ صلیبی جنگ کا معرکہ اسلام کے خلاف کتنا بڑا طوفان تھا۔ عیسائی سردار اسپین کا بادشاہ بڑا عیاش اور مسلمانوں کا جانی دشمن تھا جب سردار لرزیق کی اسلام کے ساتھ دشمنی حد سے بڑھ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن نصیر کے آزاد کردہ غلام حضرت طارق بن زیاد کے بازوؤں میں جوش جہاد عطا فرمایا۔ اور طارق بن زیاد سات ہزار اسلامی مجاہدوں کے ساتھ چار جنگی جہازوں پر سوار کر کے جبل الطارق کے پار اندلس کے جنوبی کنارے پر جا اترا۔ طارق بن زیاد جس فوج کے ذریعہ اسپین پر حملہ آور ہوا تھا تو اس میں زیادہ تر بربری نو مسلم تھے۔ طارق بن زیاد نے اسپین پر حملہ آور ہونے سے پہلے یہ کام کیا کہ طارق جن جہازوں میں اسلامی لشکر لایا تھا ان جہازوں کو نذر آتش کردیا

Scanned by CamScanner

تاکہ کوئی مجاہد میدان جہاد سے بھاگنے نہ پائے واپس جانے کا تصور ہی نہ کر سکے گو کچھ سپاہیوں نے مخالفت بھی کی کہ جہازوں کو کیوں جلادیا، کبھی وطن جانے کی ضرورت پڑی تو کیسے جائیں گے۔ اللہ اللہ! طارق اعظم کا جواب سنئے۔ اے مجاہدو!

میرے عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

محترم حضرات! طارق بن زیاد نے کہا: اے اسلام کے مجاہدو! یہ سب خدا کی زمین ہے اور جہاں مسلمان نے قدم رکھ دیا، وہیں اس کا وطن ہے۔ اے میرے ساتھیو! اٹھو اسلام کا نام روشن کرنے کے لئے، اٹھو اپنے بازوؤں میں قوت حیدری لیکر، اٹھو اور باطل پرست دنیا کو ایک بار پھر شجاعت حیدری دکھادو۔

عظمت اسلام بتادو، اور حق پرستی و حق گوئی کی دھوم مچادو۔ اٹھو! اور زمانے کے رہبر بن جاؤ، دنیا کے رہنما بن جاؤ اور مسلمانوں کے محافظ بن جاؤ، خدا تمہارا محافظ بن جائے گا۔ اے میرے ساتھیو! وطن جانے کا اپنے دل سے خیال نکال دو۔ سبحان اللہ! قسم خدا کی طارق اعظم کا لشکر جرار کل سات ہزار اور اسپین کے بادشاہ لرزیق کا لشکر ایک لاکھ تھا مسلمانوں غور فرماؤ۔ جب ایک لاکھ لشکر سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا تو تاریخ گواہ کہ فاتح اعظم طارق بن زیاد نے عیسائیوں کے دانت کھٹے کر دیئے اسی وقت طارق بن زیاد کی مدد کے لئے افریقہ سے پانچ ہزار فوج بھی آگئی اس طرح اسلامی فوج کی تعداد بارہ ہزار ہو گئی۔

محترم حضرات! طارق اعظم نے بارہ ہزار مجاہدوں سے باطل کے ایک لاکھ لشکر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور ایسی شکست دی کہ دنیائے عیسائیت جان گئی کہ مسلمانوں کے قلب میں عشق رسول ﷺ، جلوہ افروز ہے اور مسلمان مجاہدوں کے سامنے آنا دیوانگی کا کام ہے۔ میرے بزرگو اور دوستو! یہ تھے قرون اولی کے مسلمان جو اپنے دلوں میں عشق رسول کا جذبہ رکھتے تھے۔ یہی عشق مصطفیٰ فتح و نصرت کا راز تھا۔ جس کی بدولت وہ دنیا کی بڑی طاقتوں اور عظیم سلطنتوں پر غالب تھے۔

عشق رسول ہی ان کے لئے سب کچھ تھا۔ ان کی جان، ان کی حیات، ان کی ثبات، ان کے دل کی دھڑکن، ان کے سانسوں کی آمد و رفت، ان کا ہتھیار، ان کی



ڈھال، ان کی تلوار، ان کے غم کا ازالہ، ان کے درد کا درماں، ان کی پناہ، ان کی حفاظت، ان کی نصرت، ان کی رفعت، بلکہ ان کی بقاء کا انحصار بھی عشق رسول تھا۔

(مکمل تاریخ اسلام، از مفتی شوکت فہمی صفحہ ۴۳۴)

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

(از سیدی اعلیٰ حضرت)

اور علامہ اقبال نے کیا خوب نقشہ کھینچا

اے آب رود گنگا وہ دن ہے یاد تجھ کو
اترا تیرے کنارے جب کارواں ہمارا
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا
اے گلستان اندلس وہ دن ہے یاد تجھ کو
تھا تیرنا ڈالیوں پر جب آشیاں ہمارا

(کلیات اقبال)

حضرات ایک بار درود پاک کا تحفہ پیش کریں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (ظلم و ستم کی انتہا)

حضرات گرامی! عروج و زوال اور ظلم و ستم کی ایک اور داستان ملاحظہ فرمائیں، محترم حضرات! چنگیز و ہلاکو کے ظلم و ستم سے کون واقف نہیں۔ تاریخ پڑھنے والے خوب جانتے ہیں، کہ اسلام کے خلاف ان ظالم تاتاریوں کی ایک خونی

Scanned by CamScanner

داستان ہے۔ سینکڑوں برس تک تاریخ اسلام کے اوراق ان واقعات پر خون کے آنسوں بہاتے رہیں گے۔ ظالم وجابر شیطان چنگیز نے بلخ وبخارا، اور سمرقند وایران کی تمام اسلامی سلطنتوں کو کچل کر چکنا چور کر دیا۔ اس ظالم جابر چنگیز نے مسلمانوں کے ساتھ ایسا ظلم وستم کا کھیل کھیلا لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے سروں کو ان کے تن سے جدا کر دیا اور بے دردی سے مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے بچے اپنے گھوڑوں کے تلے کچل دیئے اور بے وجہ اس ظالم وجابر شیطان صفت درندے نے مسلمانوں کے سروں کے منارے بنوائے۔ اور بخارا کی جامع مسجد کے منبر پر بیٹھ کر یہ حکم دیا کہ ہر ایک سپاہی ایک مسلمان کا سر کاٹ کر ضرور آئے ورنہ اسی کا سر کاٹ کر منارے میں لگا دیا جائے گا۔ اس ظالم جابر چنگیز نے تمام مسلمانوں کو چن چن کر قتل کروادیا اور بخارا، سمرقند اور ایران کے مدارس کو برباد کر دیا اور سینکڑوں برس کے اسلامی کتب خانوں کو جلا کر راکھ کر دیا، مسلمانوں کو کہیں پناہ نہیں ملتی تھی اور لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اب اسلام کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔

محترم حضرات! پھر اسی چنگیز کا پوتا ہلاکو بغداد شریف پر حملہ آور ہوا اور اس اسلام کے تاریخی شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اور اس ظالم نے قتل وغارت گری کے ایسے ایسے ہولناک مناظر پیش کئے کہ دریائے دجلہ کا پانی مسلمانوں کے خون سے رنگین ہو گیا۔ اور ان ظالموں نے بغداد شریف کے اسلامی کتب خانے سب کے سب دریائے دجلہ میں پھینک دیئے، تو قسم خدا کی دریائے دجلہ کو جوش آگیا اور دریا کا پانی کالا ہو گیا۔ تمام مساجد ومدارس کو برباد کر کے میدان اور گھوڑوں کا ٹھکانا بنادیا، اور اس ظالم ہلاکو نے بعض روایت کے مطابق ایک لاکھ بیس ہزار لوگوں کا قتل عام کیا اور بے دردی کے ساتھ لاشوں کو نذر آتش کر دیا۔ اس خطرناک قتل وغارت اور عزت فروشی کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اب پھر مسلمان اس دنیا میں جی سکیں گے، یا مذہب اسلام کا چراغ دنیا میں روشن ہو گا، یا نہیں لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

(مکمل تاریخ اسلام، صفحہ ۶۱۹)

جب چنگیز وہلاکو کے ظلم وستم کی انتہاء ہو گئی تو خدا نے ایک مجاہد کو ایمان



واسلام سے مشرف فرمایا، اور جوش جہاد اس کو عطا فرمایا۔ دنیا نے جب دیکھا کہ وہ مرد مجاہد کون ہے جو انسانیت کا درد رکھنے والا ہو ظلم وستم کے عذاب سے بچانے والا ہو۔ اور جس کو خدا نے چنا ہو تو انسانیت مخو حیریت اور انگشت بدنداں ہوتے ہوئے نظر آتی ہے۔ چند دنوں کے بعد ظالم وجابر ہلاکو کا پوتا ارغون خان مسلماں ہو گیا تھا اور ہلاکو کو خطرناک شکست دے کر ارغون خان نے پوری تاتاری قوم کو آغوش اسلام میں لے لیا۔ سبحان اللہ!

حضرات! ارغون خان اور اس کی قوم کا عشق رسول اتنا پاکیز۔ تھا کہ وہ اپنے عشق میں دیوانگی کی حد تک پہنچ گئے تھے۔ عشق رسول ان کے دلوں کی دھڑکن بن چکا تھا اور یوں عرض کیا۔ یارسول اللہ!

میں نثار ایسا مسلماں کیجئے
توڑ ڈالیں نفس کا زنار ہم

(اعلیٰ حضرت)

حضرات! اور ظالم وجابر ہلاکو خان کچھ دن بعد بری موت مر گیا جب پوری قوم آغوش اسلام میں آگئی تو وہی تلواریں بے نیام ہو کر مصروف جہاد فی سبیل اللہ ہو گئیں اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو گیا، اور خوفناک ظلم وستم کی آندھیوں کے طوفان میں بھی خداوند قدوس نے نور اسلام کا چراغ روشن کر دیا۔ سبحان اللہ!

اور کیا خوب کہا ہے ڈاکٹر اقبال نے

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

اور حقیقت بات یہ ہے کہ!

نور حق اسلام ہے اس کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

محترم حضرات! ایک سچے مسلمان کی شان اور ایک مومن کامل کی پہچان ہی یہ

Scanned by CamScanner

ہے کہ کتنی بڑی سے بڑی مصیبت کیوں نہ آجائے۔ بڑے سے بڑے ترنے میں کیوں نہ پھنس جائے مگر ہر گز ہر گز کبھی بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو بلکہ اس کی امداد اور رحمت کا امید وار بن کر اور اس کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے جد و جہد کرتا رہے اور کبھی مایوس نہ ہو، مومن کی شان یہ نہیں کہ وہ مایوس ہو کر بیٹھ جائے بلکہ۔

نہ ہو مایوس نومیدی زوال علم و عرفان ہے
امید مرد مومن ہے خدا کے راز دانوں میں

## (اسلام کی عظمت)

برادران اسلام! کربلا کا میدان بھی محض اس لئے لالہ زار بنا تھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے باطل کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ حضرت زین العابدین کو ہشام بن عبدالملک نے ایسی سزا دی تھی جس سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں حق کی پاداش اور اسلام کی عظمت میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سولی دے کر دار و رسن کے پھندے پر لٹکتا چھوڑ دیا گیا تھا۔ قسم خدا کی شہید مرتے نہیں زندہ رہتے ہیں حضرت کے کپڑے تار تار ہو کر جسم سے الگ ہو گئے تھے لیکن جسم نہ سڑا تھا اور نہ گلا تھا آخر کار مکڑی نے جالا تن کر زید کی ستر پوشی کر دی تھی۔

بقول اعلیٰ حضرت!

جان و دل تیرے قدم پر وارے
کیا نصیب ہیں تیرے یاروں کے

حضرات! حضور اقدس جاں رحمت ﷺ کے عاشق صادق حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو کفار مکہ نے فریب اور دھوکہ سے قید کر لینے کے بعد مکہ معظمہ کے قریب موضع تنعیم نامی مقام پر لے گئے اور سولی پر چڑھا کر چالیس آدمیوں نے برچھیاں اور نیزے چبھو چبھو کر بڑی ہی بے دردی اور بے رحمتی سے شہید کر دیا اور ان کی مبارک لاش کو دار پر ہی لٹکی ہوئی چھوڑ دیا لیکن قسم خدا کی حضرت خبیب کی شہادت کو چالیس دن کا عرصہ گذر گیا تھا لیکن حضرت کا جسم تر و تازہ تھا اور ان کے زخموں سے خون ٹپک رہا تھا۔



(حوالہ مدارج النبوۃ اردو ترجمہ، جلد دوم صفحہ ۲۴۶، مردان عرب، جلد اول صفحہ ۹۵)

یارسول اللہ!

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں فدا

(از: امام عاشق و محبت اعلیٰ حضرت)

محترم بزرگو اور دوستو! اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ اسلام اخلاق حسنہ کا مرہون منت ہے لیکن یہ حقیقت بھی قابل فراموش نہیں کہ جب بھی باطل طاقت نے اسلام سے زور آزمائی کی ہے تو فوراً اسلامی غیرت نے شمشیر کے زور سے سرکشی کا سر توڑ دیا ہے۔ باطل کا سر کچل کر رکھ دیا اور آئندہ نسلوں کے لئے نشان دہی کر دی کہ اسلام کی عظمت ثابت کرنے کے لئے طاغوتی اور ظالم جابر قوت سے ٹکرانا پڑے تو ہم محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد موسیٰ بن نصیر کا عظیم کارنامہ پیش کریں گے۔

سلطان اعظم صلاح الدین ایوبی اور نور الدین زنگی، محمود غزنوی، حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کی تاریخ دہرا دیں گے۔ اس لئے کہ اسلام کسی چیونٹی کا نام نہیں ہے، جس کو طاغوتی نظام یا چنگیز و ہلاکو، پاؤں تلے مسل ڈالے، بلکہ اسلام آہنی چٹان کا نام ہے جس سے ٹکرانے والی ہر طاقت پاش پاش ہو کر رہ جائے گی، بلکہ اسلام کی خدائی طاقت کوہ ہمالیہ سے بھی زیادہ مضبوط ہے جس سے ٹکرانے والی ہر چیز اور ہر قوت درہم برہم ہو کر رہ جاتی ہے، اسلام پانی کے قطرے کا نام نہیں ہے، جس کو دھوپ کی معمولی سی کرن فنا کر دیتی ہے۔ بلکہ اسلام بحر اعظم اور سمندر کی روانی سے بھی زیادہ رواں دواں ہے جس سے ٹکرانے والا خود ہی فنا ہو جائے گا اور سنگ چشتی تو کہتا ہے اور کہتا رہے گا کہ اسلام ہمیشہ باوقار رہا ہے اور ہمیشہ باوقار رہے گا اور اسلام کی عظمت اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

کروٹیں دنیا کی اس کا قصر ڈھا سکتی نہیں
آندھیاں اس کے چراغوں کو بجھا سکتی نہیں

Scanned by CamScanner

اور ایک جگہ کیا خوب فرمایا ہے۔

اسلام کی عظمت کو نکا نہ سمجھ باطل
اسلام ہی عزت ہے اسلام ہی رفعت ہے

## (قلعہ بھنسا کی رب سے فریاد)

علامہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب کفار و مشرکین نے قلعہ بھنسا کے اندر اور قلعہ کی دیواروں پر شراب نوشی بدکاری اور سرکشی کی انتہا کر دی تو سرزمین بھنسا نے زبان حال سے فریاد کی، کہ اے اللہ! مجھے ان کفار و مشرکین کی گندگیوں سے پاک فرمادے۔ اسی وقت غیب سے ندا آئی اے سرزمین بھنسا! صبر و سکوت اختیار کر مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی بہت جلد ضرور بالضرور میں ان سرکش کافروں سے تجھے پاک کر کے تیرے اندر میں اپنے ان بندوں کو آباد کروں گا جو میری توحید اور میرے محبوب کی رسالت کی گواہی دینے والے ہوں گے جو تیرے اندر مسجدیں بنائیں گے اور ان مسجدوں کو میرے ذکر سے آباد رکھیں گے۔ سرزمین بھنسا نے جب یہ غیبی ندا سنی تو اسے سکون ہوا اور خوش ہو کر آنے والے مبارک وقت کا انتظار کرنے لگی۔

(فتوح المعجم بنام جنگ بھنسا، جلد اول صفحہ ۱۳۴)

## (جنگ بھنسا)

حضرات محترم! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دس ہزار لشکر کا امیر مقرر کیا۔ اس لئے کہ حضرت خالد بن ولید کے بارے میں اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا:

خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا خَالِدٌ سَيْفٌ لَا يَعْمِدُ عَنْ اَعْدَآئِهٖ خالد وہ تلوار ہیں جو دشمنوں کے سامنے نیام میں نہیں رہتی۔

(فتوح المعجم، جلد اول صفحہ ۴۴)

حضرات گرامی! المختصر یہ ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنی فوج



کو لے کر روانہ ہو گئے۔ جب حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کو لے کر سرزمین بھنسا پر پہنچے تو جاسوسوں نے دشمنوں کے لشکر کے مطابق بتایا کہ دو لاکھ سوار ہیں اور پچاس ہزار پیادے ہیں ایک ہزار تین سو جنگی ہاتھی ہیں اور ان پر اتنے ہی سوار ہیں۔ جاسوسوں کی زبانی دشمن کے لشکر کی یہ خبر سن کر حضرت سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پڑھا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر میں میدان جنگ کے حالات کو سمجھ لیا اور اپنے لشکر کو لے کر رومیوں پر ایسا سخت حملہ کیا کہ ان کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا۔ اور بطلوس کے لشکر کو مارتے کاٹتے قلعہ کی دیوار تک پہونچا دیا، ادھر بطلوس نے جب یہ حالت دیکھی تو فوراً بڑی چالاکی سے اپنے آدمیوں کو لے کر قلعہ میں داخل ہو گیا اور دروازہ بند کرالیا۔

حضرات گرامی! حضرت خالد بن الولیدؓ اور ان کے جانباز لشکری قلعہ کا دروازہ کھولنے میں کامیاب تو ہو گئے لیکن نقصان بہت اٹھانا پڑا۔ ادھر قلعہ میں داخل ہونے والے مسلمان بھرپور کوشش کر رہے تھے کہ قلعہ کے دروازے کو کھول دیں تاکہ ہر دروازے سے اسلامی لشکر قلعہ میں داخل ہو جائے۔ تھوڑی ہی دیر میں قلعہ بھنسا کے اندر اور باہر مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی، رومی بڑی شجاعت سے اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے تھے، مسلمان بھی بڑی دلیری اور ہمت کے ساتھ رومیوں پر حملہ آور ہوئے اور اس کوشش میں تھے کہ آج ہی قلعہ بھنسا پر مکمل قبضہ ہو جائے۔ دونوں فریق فیصلہ کن جنگ لڑ رہے تھے بھنسا کی ہر گلی کوچے میں لڑائی ہو رہی تھی اور موت کا بازار گرم تھا۔ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے جوش و خروش کا عالم آج بڑا عجیب تھا آپ رومیوں کی صفوں کو الٹ پلٹ رہے تھے، اور بطلوس کی تلاش میں تھے اچانک آپ کی نظر بطلوس پر پڑی وہ اپنے خاص فوجی دستے کے ساتھ مسلمانوں پر بڑا سخت حملہ کر رہا تھا۔ حضرت خالد بن الولیدؓ ایک انتہائی غضبناک شیر کی طرح اپنا نیزہ تان کر بطلوس کی جانب بڑھے اور قریب پہنچ کر اسے للکارا، اس سے پہلے کہ بطلوس سنبھلتا آپ نے تاک

Scanned by CamScanner

کراس کے سینے پر ایسا نیزہ مارا کہ نیزے کی انی بطلوس کی پیٹھ کے پار ہو گئی، اسی وقت آپ نے نعرہ مارا کہ آج میں نے اپنے بیٹے سلیمان اور مسلمان شہیدوں کے خون کا بدلہ بطلوس سے چکا لیا ہے۔ بطلوس گھوڑے کی پیٹھ سے زمین پر گر کر خاک و خون میں لوٹنے لگا اور کچھ دیر بعد دم توڑ دیا، اور صبح ہوتے ہوتے قلعہ بھنسا پر مسلمانوں کا مکمل قبضہ ہو گیا اور قلعہ بھنسا پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ حضرت خالد بن الولید اور تمام مسلمانوں نے ان تمام ظالم رومیوں کی گردنیں مار کر بھنسا کی سرزمین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دیا۔ سبحان اللہ! (فتوح العجم اردو ترجمہ، جلد اول صفحہ ۲۰۴)

حضرات! جنگ بھنسا کی سرزمین پر تقریباً پانچ ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے شہادت کا جام نوش فرمایا جن میں چار سو کے قریب وہ صحابہ کرام ہیں جن کو بارگاہ نبی کریم ﷺ میں خصوصی قرب حاصل تھا۔

(بحوالہ فتوح العجم اردو ترجمہ، جلد اول صفحہ ۳۴)

حضرات محترم! مجاہدوں نے مال و دولت کی طمع سے بعید رہ کر اللہ اور رسول کی خوشنودی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اور صرف زبانی اقرار تک محدود نہ رہتے ہوئے اسے علمی جامہ پہنا کر ثابت کر دیا اور دنیا کو یہ عالمگیر پیغام دیا۔

دہن میں زباں تمہارے لئے
بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے
اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

(اعلیٰ حضرت)

## (تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے موقع پر چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ میں اپنے حصہ کی چالیس گز خندق کھود رہا تھا۔ خندق کی کھدائی کے دوران ایک چٹان آگئی ہر ممکن تدبیر اور زور آزمائی کے باوجود ہم اس چٹان کو توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آپس میں مشورہ



کرنے کے بعد ہم نے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کو صورت حال کی خبر دی۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ تشریف لائے اور ہمارے ساتھیوں میں سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے کدال لی اور اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور چٹان پر کدال ماری۔ سرکار کا چٹان پر کدال مارنا تھا کہ ایک تیز روشنی ظاہر ہوئی جیسے گہرے اندھیرے میں چراغ روشن ہو جائے، اور چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ کر علیحدہ جا پڑا۔

اس کے بعد اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے مسرت آمیز لہجہ میں ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ اَکْبَر اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحُ الشَّامِ اللہ نے مجھے ملک شام کی کنجیاں دے دیں۔

پھر اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے چٹان پر دوسری کدال ماری، پھر وہی روشنی چمکی اور چٹان کا دوسرا حصہ ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا، اور پھر اللہ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ اَکْبَر اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحُ فَارس مجھے ملک فارس کی کنجیاں دے دی گئیں۔

پھر سرکار نے تیسری بار کدال چلائی اس مرتبہ بھی پہلے ہی جیسے روشنی پھیلی اور چٹان کا تیسرا حصہ ریزے ریزے ہو گیا، سرکار نے پھر مسرت کے ساتھ ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ اَکْبَر اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحُ الْیَمَنِ مجھے ملک یمن کی کنجیاں دے دی گئیں۔

اس طرح سرکار دو عالم ﷺ نے اپنی ضربوں سے نہ صرف چٹان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے، بلکہ دنیا کی دو بڑی طاقتوں یعنی شام، اور ایران کو بھی ریزہ ریزہ فرما دیا جنگ خندق کے موقع پر جہاں ظاہری طور پر خود اپنی سلامتی مشکوک تھی دو عظیم مملکتوں کی فتح کی بشارت صرف اللہ کا پیارا رسول ہی دے سکتا ہے، جس کی نگاہِ نبوت کے سامنے مستقبل کے واقعات بھی اشکار و عیاں ہیں۔

(داستان مردان عرب، جلد اول صفحہ ۷)

بقول امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت!

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں

Scanned by CamScanner

اس کی ہائبہ حکومت پہ لاکھوں سلام

## (حالاتِ حاضرہ)

برادران اسلام! میری گذارش کا حاصل یہ ہے کہ ہر دور میں حق و باطل کا جہاد ہوتا رہا ہے، اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ چنانچہ خوب ذہن کے خانہ میں محفوظ کرلو کہ جو آج کل بھی ہر طرف مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے خطرناک دھماکے ہو رہے ہیں، مسلمانوں کی دکانیں جلائی جارہی ہیں، اور ان کی جائیداد لوٹی جارہی ہے یہ سارے ظلم و ستم اسی بنا پر تو ہیں کہ وہ مسلمان ہیں لہٰذا یقیناً یہ بھی حق و باطل کی جنگ ہے کفر و اسلام ہی کی جنگ ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ فتنے و فساد اور ظلم و ستم کی آندھیاں بہت طویل ہو چکی اور چنگیز و ہلاکو و غداران اسلام نے ایک مدت سے مسلمانوں کی خون ریزیوں کو اپنا نصب العین بنالیا ہے۔ مگر مسلمانو! خبردار تمہیں ہرگز ہرگز ان ظالموں کے ظلم و ستم سے گھبرانا یا مایوس نہیں ہونا چاہیے اور میں تو کہوں گا کہ اسلام کے دیوانے جذبۂ جہاد میں اٹھے تھے اور بادۂ وحدت سے سرشار ہو کر اپنے نبی کے قدموں میں اپنا دل بچھا دیا تھا، اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام نیزہ اور تلوار کا مذہب نہیں ہے بلکہ عشق و وفا کا مذہب ہے۔ اسلام جبر و اکراہ کا مذہب نہیں بلکہ اسلام محبت اور دلربائی کا مذہب ہے۔ اسلام زر اور زمین کا مذہب نہیں ہے۔ بلکہ اسلام نبی آخر الزماں کے اخلاق حسنہ کا مذہب ہے۔ سرزمین عرب کا قطرۂ خون پکار رہا ہے کہ رحمۃ اللعالمین نے تلوار چلا کر اسلام نہیں پھیلایا بلکہ اسلام قرآن سنا کر پھیلایا۔ ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ نے لوہے کی تلوار سے اسلام نہیں پھیلایا بلکہ اخلاق و کردار کی تلوار سے اسلام پھیلایا۔ سبحان اللہ عدد مخلوق

محترم حضرات! مجھے سچ کہہ لینے دیا جائے کہ مسلمانو! کاش تمہارے دلوں میں فاروق اعظم کا ایثار ہوتا، عدل فاروق کا جوش ہوتا، کاش تمہارے ذہنوں میں حضرت خالد بن الولید، مثنیٰ بن حارثہ کا جوش ہوتا، کاش تمہارے بازوؤں میں مولائے کائنات حضرت علی کا زور ہوتا، کاش تمہارے کردار میں محمد بن قاسم اور سلطان اعظم صلاح الدین ایوبی کا جذبۂ عشق ہوتا، اور تمہارے سامنے صحرائے عرب کے گمنام مجاہدوں اور حضرت نورالدین زنگی و سلطان عماد الدین علیہ الرحمہ



کے کارنامے ہوتے، کاش تمہاری آنکھوں کے سامنے ٹیپو سلطان کا جوش جہاد ہوتا کاش تمہارے بدن میں طارق اعظم جیسی قوت ہوتی اور تم میدان کارزار میں دشمنوں کو للکارتے کہ اے باغیان مصطفیٰ! اے غداران رسول! ہم مومن ہیں اس وقت تک اسلام کے اصولوں کو پامال نہیں ہونے دیں گے جب تک ہمارے سانس کی رمق باقی رہے گی۔ ہم اسلام پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ جس طرح یوسف بن تاشفین نے آخری سانس تک اسلام کے اصولوں کو پامال نہیں ہونے دیا، اسی طرح ہمارے جسم میں خون اور خون میں اسلامی حرارت باقی رہے گی۔ اسلام کی جنگ کو پامال نہیں ہونے دیں گے، اے شہادت کے طلب گارو! اس زمین پر غیروں کے غلام بن کر ایڑیاں رگڑ رگڑ مرنے سے کیا فائدہ، مرنا ہی ہے تو شوق شہادت کا جام پی کر عروس اجل سے ہمکنار ہو کر مرو، پھر دیکھنا جنت کے تمام دروازے کھلے ملیں گے، جہاں سے چاہو گے، داخل ہو جاؤ گے، اور جام کوثر سے سیراب ہو کر خدا کا دیدار کرو گے، اور میں تو کہوں گا کہ دیوان گان عشق کے سامنے بالکل حکومت بھی نہیں ٹھہر سکی۔

بقول ڈاکٹر اقبال

دیوان گان عشق نمد کو دیکھ کر
گھبرا گئی ہے گردش دوراں کبھی کبھی
گردن میں ہاتھ ڈالے ماہ و نجوم کے
گذرا ہے ان حدوں سے مسلماں کبھی کبھی

مسلمانو! کیا یہ اسلام کے لئے ایک قیامت نما سانحہ نہیں ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ دشمنان اسلام مسلمانوں کی بربادی اور اسلام کی بیخ کنی کے لئے خوفناک حملے کر رہے ہیں، اور اسلام کو مٹانے کے لئے اپنی اکثریت اور اپنی طاقت کے بل پر انتہائی خطرناک یلغار کر رہے ہیں، اسلام کو مٹانے کے لئے تباہ کن قوانین بنا کر پر جام حقانیت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور امریکہ کے شیطان ایٹم بم کے ذریعہ اسلام کی عظمت کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور بے چارے مسلمان ہر طرف بے کسی و لاچاری کی مصیبت میں

Scanned by CamScanner

گرفتار ہیں، اے خوفناک ماحول میں اسلامی نوجوانوں کا یہ حال ہے کہ انہیں اپنے گیسو سنوارنے اور داڑھی مونچھ کے صفایا کرنے ہی سے فرصت نہیں ہے، ہر نوجوان خواہ کالا کلوٹا، الٹا توا ہی کیوں نہ ہو، مگر کریم پوڈر لگا کر دلیپ کمار اور راجکمار بننے کی فکر و دُھن میں لگا ہوا ہے، اور بناؤ سنگار سے فرصت ہی نہیں مل رہی ہے، اور قوم مسلم کے غیور نوجوانوں کو فکر ہی نہیں کہ اس وقت قوم مسلم پر کتنی بڑی بلا نازل ہے، وقت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ اسلامی غیور نوجوانوں کے دماغ اور قلب میں جذبۂ ایمانی اور جوش ایمانی پیدا ہوتا، اور اپنے کردار و عمل سے اسلام کی شان بڑھاتے اور اپنی جان کو خدا کی بارگاہ میں قربان کرنے کی کوشش کرتے، اور اپنی نوجوانی کے گرم خون سے قوم وملت کی طرف سے دفاع کرتے اور حضرت عبدالرحمٰن و حضرت یوسف بن تاشفین کا کارنامہ پیش کرتے، مگر افسوس کہ قوم مسلم کے نوجوانوں نے اپنے فرض کو بالکل ہی فراموش کر دیا، بجائے اس کے کہ وہ اپنے دور کے طارق اعظم اور محمد بن قاسم بنتے اور اپنے جذبۂ ایمانی سے اسلام کے پرچم کو بلند کرتے، اور بد اعتقادیوں اور بد اعمالیوں و شیطان امریکہ اور شیطان صفت خونخوار درندوں سے قوم مسلم کو بچانے کی حتی المقدور کوشش کرتے، مگر آج خود ہی طرح طرح کی بد اعمالیوں اور برائیوں میں گرفتار ہیں، اور اپنی صورت و سیرت کو اس قدر بگاڑ رہے ہیں کہ خدا کی پناہ انہیں دیکھ کر یہ پہچان ہی نہیں ہوتی ہے کہ یہ مسلم ہیں یا غیر مسلم مسلمانو! اللہ سوچو مقام عبرت ہے کہ تمہارے اسلام کو دنیائے انسانیت میں عروج پر لانے والے کیسے تھے، اور آج تمہارا کیا حال ہے، ہائے افسوس صد افسوس!! اس نقشہ کو سامنے رکھتے ہوئے آج کل کے نوجوانوں کو ڈاکٹر اقبال یوں تنبیہ فرماتے ہیں۔

انتہا بھی اس کی ہے آخر خریدیں کب تلک
چھتریاں، رومال، مفلر، پیرہن جاپان سے
اپنی غفلت کی یہی حالت اگر قائم رہی
آئیں گے غسال کابل سے اور کفن جاپان سے



(کلیات اقبال)

اور نوجوانوں کو مخاطب کر کے ڈاکٹر اقبال یوں کہتے ہیں ملاحظہ کریں

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ ہے صبح و شام پیدا کر
خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو
سکوت لالہ و گل سے کلام پیدا کر (ڈاکٹر اقبال)

حضرات محترم! آخری کڑی ملاحظہ فرمائیں!
محبت کے ساتھ ایک بار درود شریف پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (غسیل الملائکہ)

محترم حضرات! حضور ﷺ کے جانثاروں میں حضرت حنظلہ ؓ بھی تھے جن کو غسیل الملائکہ بھی کہا جاتا ہے، جنگ احد کی رات ہے، ابھی نئی شادی ہوئی ہے، رات اپنی نئی نویلی بیوی کے ساتھ گزاری صبح غسل جنابت سے پہلے اچانک یہ آواز کانوں سے ٹکرائی کہ صحابہ کرام و مجاہدین اسلام وقت تنگ ہے جنگ میں شرکت کرو، حضرت حنظلہ ؓ جوش جہاد لئے ہوئے جنگ میں کود پڑے اور بغیر غسل کئے ہاتھ میں تلوار، اور گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جہاد میں شامل ہو گئے۔ حضرت حنظلہ ؓ نے کئی کافروں کو کھیرے اور ککڑی کی طرح کاٹ کر جہنم رسید کر دیا اور خود لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرمالیا جنگ ختم ہونے پر تمام شہداء کی لاشوں کو دیکھا گیا تو کفار نے لاشوں کا مثلہ کر دیا تھا یعنی تمام شہداء کے ناک کان کاٹ لیے تھے سوائے حضرت حنظلہ کے کیونکہ شہید ہونے کے بعد فرشتوں نے ان کی لاش کو آسمان کی طرف اٹھالیا تھا، رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے انہیں غسل دے رہے ہیں، حضور ﷺ نے ان کی بیوی سے حقیقت حال پوچھی آپ کی بیوی محترمہ نے حقیقت حال بتائی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا غسل جنابت کی وجہ سے ہے۔

Scanned by CamScanner

حضرت سہل بن سعدی ؓ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت حنظلہ ؓ کے پاس گیا تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

(مدارج النبوۃ، جلد دوم صفحہ ۲۱۵)

اس کا نقشہ ڈاکٹر اقبال نے اس طرح کھینچا ہے!

لطف مرنے میں ہے باقی نہ مزا جینے میں ہے
کچھ مزا ہے تو یہی خون جگر پینے میں ہے
کتنے بے تاب ہیں جوہر میرے آئینے میں
کس قدر جلوے تڑپتے ہیں میرے سینے میں

(اقبال)

## (جہاد کی چند صورتیں)

محترم حضرات!

خدا کی راہ میں کوشش کرنا ..... جہاد ہے
توبہ میں کوشش کرنا ..... جہاد ہے
طلب علم میں کوشش کرنا ..... جہاد ہے
سنتوں کو قائم کرنے میں کوشش کرنا ..... جہاد ہے
بندے کا اپنے نفس کے ساتھ لڑنا ..... جہاد ہے
ماں باپ کی خدمت کرنا ..... جہاد ہے
حق بات کرنا ..... جہاد ہے
ظالم حاکم کے سامنے حق بولنا ..... جہاد ہے
اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کرنا ..... جہاد ہے
مسلمانوں کی کافر و مشرک سے حفاظت کرنا ..... جہاد ہے
اچھی نصیحت کرنا ..... جہاد ہے

(داستان مردان راہ خدا، صفحہ ۱۵)

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔ (کنزالایمان سورہ حج)



اس آیت کریمہ میں یہ ارشاد ہے کہ کفار و مشرکین سے اپنی جان و مال، عزت و ناموس کی حفاظت اور ان کے ظلم و تشدد کو مٹانے کے لئے لڑنا بھی جہاد ہے، کیوں کہ کافروں کا یہ ظلم و ستم کرنا اور مسلمانوں کو تنگ کرنا مخصوص اس لئے کہ وہ خدا اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن غیور مسلمان اپنی جان کو قربان کر دینا عزیز سمجھتا ہے، مگر پیارے مصطفیٰ ﷺ کے مقدس پاؤں کے تلوے میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

مجھے ہو نا ز قسمت پر اگر ناز محمد پر
یہ سر کٹ جائے اور تیرا کف پا اس کو ٹھکرائے
یہ سب کچھ ہے گوارا پر مجھ سے ہو نہیں سکتا
کہ ان کے پاؤں کے تلوے میں اک کانٹا بھی چبھ جائے

دعاء ہے کہ ہمارا مرنا جینا، جہاد کرنا خدا کے لئے ہو، خداوندی قدوس کے حبیب جناب محمد ﷺ کی رضا کے لئے ہو ملک گیری مال و دولت دنیاوی عیش و عشرت کے لئے نہ ہو۔

اور اگر دنیا میں کچھ کرنے کا ارادہ ہے تو اس شعر کی مانند بننا چاہیے۔

نہیں مقام کی خوگر طبیعت آزاد
ہوائے سیر مثال نیم پیدا کر
ہزار چشمے تیرے سنگ راہ سے پھوٹیں
خودی میں ڈوب کے ضرب کلیم پیدا کر

(اقبال)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

☆☆☆

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ساتواں باب

Scanned by CamScanner

# فضائل حج وزیارت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ج فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ط پ ۲ ع ۳ آیت ۱۵۸

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ الْکَرِیْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرات محترم! عادت کے مطابق نعت پاک کے چند اشعار ملاحظہ کریں

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح وظفر کی ہے

کس خاک پاک کی تو بنی خاک پاشفا
تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

ذکر خدا جوان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سفر کی ہے

آپکچھ سنادے عشق کے بولوں میں اے رضا: مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

(آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! غوث وخواجہ کے دیوانو! اولیاء امت کے فدا کارو! قرآن کریم پر عمل کرنے والو! حدیث رسول ﷺ پر دل وجان نچھاور کرنے والو! ایک مرتبہ اس نبی رحمت، آقائے نعمت، فخر موجودات، مالک



کائنات، سید افلاک، صاحب لولاک، خاتم المرسلین، شفیع المذنبین، سید العالمین، رحمۃ اللعالمین، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ پر جمال میں، درود شریف کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

حضرات محترم! اللہ عزوجل اپنے قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ج فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ط پ ۲ ع ۳ آیت ۱۵۸

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔

(کنزالایمان، سورہ البقرہ)

محترم حضرات! اسلام کے اندر بیت اللہ شریف کا حج ایک مستقل فرض ہے جو عاقل بالغ مالک نصاب پر فرض ہوتا ہے، حج کے ارکان، میقات سے احرام باندھنا، عرفات میں ٹھہرنا، اور خانہ کعبہ کا طواف۔ صفا اور مروہ کی سعی کرنا ہے۔ بغیر احرام کے حدود حرم میں داخل نہیں ہونا چاہیے حرام کو اس لئے حرام کہتے ہیں کہ یہ مقام ابراہیم علیہ السلام ہے، اور امن وحرمت کی جگہ ہے۔

(کشف المحجوب صفحہ ۷۳۹)

## (یہ اللہ والوں کی نشانی ہے)

حضرات! صفا اور مروہ ان دو پہاڑوں کو دو وجہ سے شعائر اللہ کہا جاتا ہے ایک یہ کہ رب نے ان کو گذشتہ صابرین کی یادگار اور نشانی بنایا کہ انہیں دیکھ کر حضرت ہاجرہ یاد آجائیں۔ دوسرے یہ کہ یہ اللہ والوں کی نشانی ہے کہ یہاں حاضری دینا مسلمانوں کی پہچان، یعنی صفا اور مروہ اللہ کی قائم کردہ نشانیاں یا اللہ کے دین اور اطاعت کے نشان ہیں۔

(تفسیر نعیمی، جلد دوم صفحہ ۹۹)

حضرات! اگر آپ مال کی استطاعت رکھتے ہیں تو ضرور حج کیجئے کیونکہ حج ادا کرنا

Scanned by CamScanner

خوش نصیبی ہے حج ادا کرنے والا گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ آج مسلمان سیر و تفریح کے لئے امریکہ، انگلینڈ، روس، کویت، سعودی، جاپان، اور دیگر ممالک کا سفر کرتے ہیں اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالتے ہیں لیکن حج بیت اللہ ادا نہیں کرتے۔ جو فرض عین ہے افسوس ہے مسلمانو جس کی تاکید قرآن وحدیث میں آئی ہے اور بلا عذر شرعی جس کا ترک کرنا گناہ اور موجب عذاب ہے اسے ادا نہیں کرتے۔

حضرات محترم! اب آیئے حج وعمرہ کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے احادیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

## (جس نے اللہ کے لئے حج کیا)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

مشکوٰۃ شریف مترجم، ج اول صفحہ ۵۵۳)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور اس کے درمیان کوئی غلط اور گناہ کا کام نہیں کیا تو وہ اس طرح واپس ہوگا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے وقت تھا۔

## (اللہ تعالیٰ کے مہمان)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُاللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ

(مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۵۵۹)

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی اور مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔

## (حاجی بخشا بخشایا ہے)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حاجی بخشا



بخشایا ہے اور وہ بھی جس کے لئے حاجی بخشش چاہے انتہائے محرم تک۔

(مسند امام اعظم، جلد اول صفحہ ۱۸۴)

**خلاصہ**، امام احمد بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم حاجی سے ملو، اس کو سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو، اور اس سے گذارش کرو کہ وہ گھر آنے سے قبل تمہارے لئے بخشش کی دعا مانگے کیوں کہ وہ بخشا ہوا ہے۔

(مسند امام اعظم، صفحہ ۱۸۴)

اے حاجیو!

عرفاں کو بھی یاد رکھنا شام وسحر دعا میں
کعبے کے پاک در پر عرفات میں منیٰ میں

(چشتی)

## (بلند آواز سے لبیک کہنا)

سیدنا حضرت خلاد بن سائب ؓ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم ارشاد فرمایئے۔

(سنن نسائی شریف، جلد دوم صفحہ ۱۹۲)

## (گناہ بخش دیئے جاتے ہیں)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۴۳۴)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا پس نہ عورت سے ہمبستری کی اور نہ ہی گناہ کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

## (کون سا عمل افضل ہے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

(بخاری شریف، جلد اول صفحہ ۵۷۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ کہا گیا پھر؟ فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد؟ فرمایا حج مبرور (مقبول حج)

## (حج مقبول کا بدلہ جنت ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ جنت ہے۔ (بخاری شریف، جلد اول صفحہ ۶۴۵)

## (خانہ کعبہ کی محبت)

حضرات محترم! جو شخص خانہ کعبہ کا اشتیاق رکھے اور اس شوق میں اس کی آنکھوں میں سے آنسوں نکلیں تو خدائے تعالیٰ فرشتوں کو پکار کر کہتا ہے کہ دیکھو میرے بندے کو اس کی آنکھیں میرے گھر کی محبت میں رو رہی ہیں تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس کے سارے گناہ بخش دیئے، اور اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کی، اور کیوں نہ پردہ پوشی کی جاتی جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کیا اور فحش کلام نہ کیا اور نہ ہی فسق کیا تو گناہوں سے ایسا پاک ہو کر واپس ہوا جیسا کہ اسی دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(ابن ماجہ شریف، جلد دوم صفحہ ۱۹۸)

## (تو چالیس دن زندہ رہے گا)

حضرات گرامی! حضرت ابوتراب بخشی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے



پچھتر حج کئے پھر جب ایک مرتبہ حج پر جانا ہوا تو لوگوں کا عرفات میں جانا اور وہاں پر جمع ہونا مجھے بے حد اچھا لگا، میں نے خوشی و مسرت کے عالم میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے عرض کی الٰہی اگر تو نے ان لوگوں میں سے کسی کا حج قبول نہ کیا ہو تو میرے حج کا ثواب اسے عطا فرمادے۔ پھر جب مزدلفہ آئے تو میں نے خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے کہ تو مجھ پر اپنا کرم جتاتا ہے، حالانکہ میں تمام کریموں سے زیادہ کریم ہوں، قسم ہے مجھے عزت و جلال کی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس مقام پر کوئی آکر ٹھہرا ہو لیکن میں نے اسے بخش نہ دیا ہو پھر اسی خواب کی خوشی میں میری آنکھ کھل گئی، میں نے یہ واقعہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تیرا خواب سچا ہے تو چالیس دن تک زندہ رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(نزہۃ المجالس، جلد اول صفحہ ۲۰۸)

حضرات محبت کے ساتھ درود پاک پڑھیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ

حضرات محترم! ایک بڑی پیاری بات ملاحظہ کریں۔

## (خانہ کعبہ میدان حشر میں)

روایت ہے کہ خانہ کعبہ کو فرشتے عروس کی طرح آراستہ کریں گے اور میدان حشر میں لے جائیں گے۔ پیارے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ میری قبر انور کی طرف سے ہو کر گزرے گا۔ تو اسی وقت بزبان فصیح مجھ سے کہے گا کہ السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ اور میں اس کے جواب میں کہوں گا: وعلیک السلام یا بیت اللہ، تو میری امت کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ کعبہ کہے گا، یا رسول اللہ! آپ کی امت میں سے جو لوگ میری زیارت کو آئیں ہیں اور میرا طواف کیا ہے، ان کی میں سفارش کروں گا باقی کی سفارش آپ کیجئے گا۔ سبحان اللہ!

(احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۵۰۳)

Scanned by CamScanner

میرے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ الرضوان نے اس موقع پر ارشاد فرمایا ہے

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پر نثار
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا
نزع میں گور میں، میزان پہ پُل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامان معلّٰی تیرا

## (تمہارا حج قبول فرمالیا ہے)

حضرات محترم! علامہ شامی فرماتے ہیں کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لے کر جارہے تھے کہ اچانک ایک سید زادی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی انہوں نے سب اشرفیاں سید زادی کو نذر کردیں۔ جب سب لوگ حج سے واپس تشریف لائے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگا کہ اللہ عزوجل نے تمہارا حج قبول فرمالیا ہے۔ انہوں نے تعجب سے کہا کہ کیا معاملہ ہے؟ میں تو حج کو گیا ہی نہیں، یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ چنانچہ رات کو خواب میں سرکار مدینہ تاجدار کونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ! تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تونے جو میرے اہل بیت کی ایک سید زادی کی خدمت کی اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس نے تیری طرف سے حج کیا ہے اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔

(بہار شریعت، جلد ششم صفحہ ۱۱۹)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں دُر بے بہادیئے ہیں

(اعلیٰ حضرت)

محترم حضرات!

## (حجر اسود کو چومنا)

عروہ و ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کا طواف کرتے



ہوئے حجر اسود سے کہا: تو محض ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر اسے چوم لیا۔

(موطا امام مالک مترجم، جلد اول صفحہ ۳۱۸)

## (قیامت کے دن حجر اسود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حجر اسود اس صورت میں آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور اس کی زبان ہوگی جس سے وہ ان لوگوں کی شفاعت کرے گا جنہوں نے اسے حق کے ساتھ بوسہ دیا ہے۔ سبحان اللہ!

(ابن ماجہ شریف، جلد دوم صفحہ ۲۱۲)

## (حجر اسود جنت سے اترا)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِى اٰدَمَ

(ترمذی شریف، ج اول صفحہ ۴۶۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت سے اترا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا پھر انسان کے گناہوں نے اسے سیاہ کردیا۔

## (جبل ابو قبیس سے آواز آئی)

حضرات! جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس جگہ پہنچے جہاں اب خانہ کعبہ ہے تو آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اس کے نشان کے لئے ایک پتھر لاؤ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک پتھر اٹھا کر لائے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے ناپسند فرمایا اور کہا کہ کوئی دوسرا پتھر لاؤ۔ لہٰذا حضرت اسماعیل علیہ السلام دوبارہ گئے تو جبل ابو قبیس (پہاڑ) سے آواز آئی میرے اندر آپ کی ایک امانت موجود ہے اور وہ حجر اسود تھا، جسے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے طوفان

Scanned by CamScanner

نوح کے وقت ابو قبیس کے پہاڑ میں امانت کے طور پر رکھا تھا۔

پہاڑ نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا کہ اے بارالٰہی! مجھے اجازت عطا ہو، تاکہ میں اس امانت کو جو میرے پاس طوفان نوح کے وقت سے ہے۔ اسماعیل علیہ السلام کے سپرد کردوں، لہٰذا اسے اجازت مل گئی تو وہ وہاں سے رواں دواں مکہ میں اس جگہ آکر رکا اور جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تمام واقعہ کی اطلاع دیدی اور وہ پتھر وہاں سے لے کر اس کی جگہ نصب کر دیا۔

اس کے بعد ابو قبیس پہاڑ نے حضرت ابراہیم سے درخواست کی کہ آپ میری شفارش فرمائیں کہ مجھے یہاں سے نہ ہٹایا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی درخواست کو پیش فرمایا اور اس کو اس بات کی ضمانت مل گئی کہ یہاں سے ہٹا کر خراسان نہ بھیجا جائے گا۔ سبحان اللہ!

(معارج النبوۃ، جلد اول صفحہ ۶۶۷)

## (ایک لاکھ روزے کے برابر)

حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک لاکھ روزے کے برابر ہے۔ اور ایک درہم خیرات کرنا ایک لاکھ درہم خیرات کے برابر ہے۔ اسی طرح ہر ایک نیکی لاکھ نیکیوں کی طرح ہے۔

(احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۵۰۳)

## (حاجی فقیر نہیں ہوتا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبھی کوئی حاجی فقیر نہیں ہوا۔ حضور ﷺ سے پوچھا گیا اعمار کا کیا مطلب ہے فرمایا فقیر و تنگ دست ہونا۔ (تفسیر در منشور، جلد اول صفحہ ۵۵۱)

## (عرفہ کے دن کا روزہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک سال



پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادے گا۔

(تفسیر دُرِّ منثور، جلد اول صفحہ ۵۹۷)

## (ہر دن فضیلت میں ہزار دن کے برابر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ذی الحجہ کے دس دن ہر دن فضیلت میں ہزار دن کے برابر ہے، اور عرفہ کا دن دس ہزار دنوں کے برابر ہے۔

(تفسیر در منثور، جلد اول صفحہ ۵۹۸)

## (چھ لاکھ آدمیوں کی بخشش)

محترم حضرات! علی بن موافق فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا اور عرفہ کی رات کو خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا ایک فرشتے نے دوسرے فرشتے سے پوچھا کہ تو جانتا ہے اس سال کتنے لوگوں نے حج کیا؟ دوسرے نے کہا مجھے معلوم نہیں، پہلے والے نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ چھ لاکھ آدمیوں نے حج کیا ہے۔ پھر پوچھا کہ کتنے لوگوں کا حج مقبول ہوا؟ دوسرے نے کہا مجھے معلوم نہیں، پھر اس نے کہا کہ صرف چھ آدمیوں کا حج مقبول ہوا۔ یہ کہہ کر دونوں آسمان کی طرف لوٹ گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہوگئے، میں خوف زدہ ہو کر جاگا، اور نہایت شدت کا غم مجھ پر طاری ہوا، اور مجھے اپنی فکر ہوئی اور کہا کہ جب چھ آدمیوں کا حج مقبول ہوا تو ان میں سے میں کہاں ہوں گا۔ جب میں عرفہ سے لوٹ کر گیا اور شہر حرام کے پاس رات بسر کی تو یہی فکر تھی کہ اس کثرت حجاج کا کیا بنے گا؟ حالانکہ حج چند بندگانِ خدا کا ہوا ہے، اسی حالت میں مجھے نیند آگئی، پھر وہی دونوں فرشتے میرے خواب میں آئے، ایک نے دوسرے کو پکار کر کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس رات میں ہمارے پروردگار نے کیا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کہا کہ اللہ عزوجل نے ایک ایک حاجی کی خاطر ہر ایک کو ایک ایک لاکھ آدمی دیئے اور ان کی سفارش سے چھ لاکھ آدمیوں کی بخشش کر دی۔ سبحان اللہ! پھر میں بیدار ہوا اور مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ (احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۵۰۲)

کسی نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے:

Scanned by CamScanner

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاج کا

## (حج مبرور کی پہچان)

حضرات! حج مبرور کی پہچان یہ ہے کہ حاجی کے دل میں نرمی پیدا ہو جائے اور گناہوں میں کمی اور نیکیوں میں زیادتی ہو جائے۔

(تفسیر نعیمی، جلد چہارم صفحہ ۳۳)

## (قربانی کا گوشت کھانا)

حضور ﷺ نے جب قربانی کی تو آپ نے حکم دیا کہ ہر ایک اونٹ کے گوشت سے ایک ایک ٹکڑا نکال کر پکایا جائے، چنانچہ آپ ﷺ نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد سوم صفحہ ۳۷۵)

## (نفس کی قربانی)

حضرات گرامی! غور کا مقام ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جوان کو مٹی میں خاموش بیٹھا دیکھا۔ جب تمام لوگ اپنی اپنی قربانیاں کر رہے تھے تو میں اس فکر میں تھا کہ وہ جوان کون ہے اور کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس نے کہا کہ اے خدایا تمام لوگ تو جانوروں کی قربانیاں دے رہے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنے نفس کی قربانی تیرے حضور پیش کروں، تو اسے قبول کر یہ کہہ کر اس نوجوان نے اپنی انگشت شہادت کا اشارہ اپنے حلقوم پر کیا اور وہ گر کر مر گیا جب میں نے اس کے قریب جا کر دیکھا تو وہ فوت ہو چکا تھا۔ رحمہ اللہ علیہ۔

(کشف المحجوب، صفحہ ۷۹۸)

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

آتی ہے عید قرباں خنجر کو لال کرتے
دنبے کے بدلے ہم تو خود کو حلال کرتے

## (کعبہ جنت میں داخل ہو گا)



حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس گھر کا حج ہر سال چھ لاکھ آدمی کریں گے، اگر کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے یہ شمار مکمل فرمائے گا اور قیامت کو کعبہ کا حشر اسی طرح ہو گا جیسے پہلی شب دلہن ہوتی ہے اور جن لوگوں نے اس کا حج کیا وہ اس کے پردہ میں لٹکے ہوں گے اور اس کے ارد گرد چلتے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ جنت میں داخل ہو گا اور یہ لوگ اس کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ سبحان اللہ!

(احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۵۰۳)

سیدی اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں:

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو یہ عظمت کس سفر کی ہے
ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

(اعلیٰ حضرت)

## (آب زم زم)

محترم حضرات! حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان اِدھر سے اُدھر بے تابانہ عالم اضطراب میں دوڑنے پھرنے اور بارگاہ رب العزت میں گریہ وزاری کرنے کی ادا باری تعالیٰ کو بہت پسند آئی۔ چنانچہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ کا انعام نازل ہوا جو آج تک تمام حجاج کو مناسک حج کی ادائیگی کے سلسلے میں بصورت سعی ملتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و شفقت کا اس طرح مظاہرہ فرمایا کہ جہاں حضرت اسماعیل پیاس کی شدت میں روتے ہوئے ایڑیاں رگڑ رہے تھے وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا، حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے آ کر دیکھا تو باغ باغ ہو گئیں اور فرمایا زمزم، ٹھہر ٹھہر۔ چشمہ کے ارد گرد روک بنا کر اپنی ضرورت کے لئے پانی جمع کر دیا یہی چشمہ اب تک جاری ہے جسے کنویں کی شکل میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

(معارج النبوۃ، جلد اول صفحہ ۶۲۵)

حضرت مولانا سائم القادری صاحب نے اس طرح نقشہ کھینچا ہے۔

اگر بچہ تڑپتا ہے تو ماں کا دم نکلتا ہے
مگر جب ماں تڑپتی ہے تو پھر زم زم نکلتا ہے

(سائم القادری)

محترم حضرات! رسول خدا ﷺ نے فرمایا اگر حضرت ہاجرہ جلدی کی وجہ سے اس پانی کو نہ روکتیں تو قیامت تک یہ پانی جاری رہتا اور ساری دنیا اس سے مستفیض ہوتی۔ یعنی یہ پانی سارے عالم میں پھیل جاتا۔

(معارج النبوۃ، جلد اول صفحہ ۶۲۵)

## (آب زم زم پینا)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے آب زم زم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

(نسائی شریف، ج دوم صفحہ ۲۵۴)

## (آب زم زم جس کام کے لئے پیا جائے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی جس کام کے لئے پیا جائے، اسی کام کے لئے ہے۔

(ابن ماجہ شریف، جلد دوم صفحہ ۲۴۳)

## (منیٰ کو منیٰ کیوں کہتے ہیں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں منیٰ کو منیٰ اس لئے کہا جاتا ہے کیوں کہ جب جبرائیل علیہ السلام آدم علیہ السلام سے جدا ہونے لگے تو کہا (تمن) تمنا کر تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا (اَتَمَنَّ الْجَنَّةَ) میں جنت کی تمنا کرتا ہوں۔ پس اس کو منیٰ کہا گیا، کیوں کہ یہ آدم علیہ السلام کی تمنا کی جگہ ہے۔

(تفسیر در منثور، جلد اول صفحہ ۶۰۷)



## (حج میں رحمت کے فرشتے)

برادران اسلام مکہ مکرمہ اور خاص طور پر مدینہ منورہ میں ہر جگہ ہر منزل، اور ہر کوچے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ حج کے مجمع میں ہزاروں علماء صالحین اور اولیاء کاملین، قطب وابدال یہاں تک کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم السلام بھی ہر سال موجود رہتے ہیں، پھر ہزاروں رحمت کے فرشتے بھی مختلف انسانوں کی صورتوں میں آسمان سے تشریف لاتے ہیں۔ ہمارے ان بزرگوں کو پہچاننے والی آنکھیں ہیں اس لئے خیریت اور بھلائی اسی میں ہے کہ ہر وقت ہر گھڑی ہر ساعت ہوشیار رہنا چاہیے، خدا جانے آپ کے سامنے والا انسان کون ہے اور کس حال میں ہے اور ممکن ہے کہ سائل کوئی فرشتہ ہو جو تمہارا امتحان لینے کے لئے تم سے سخت کلامی کر رہا ہو لہٰذا مہربانی فرما کر آپ ہر شخص سے حسن اخلاق سے پیش آئیں اور ہر وقت ادب ملحوظ رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، ہم خدا اور رسول معظم ﷺ کے پیارے ہو جائیں گے اور ہم انشاء اللہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ادب کو سامنے رکھتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرضوان نے یوں نقشہ کھینچا ہے ملاحظہ کریں۔

سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز ہی بھیک بھر کی ہے
جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پرسش اور جا بھی سگ بے ہنر کی ہے

(اعلیٰ حضرت)

حضرات گرامی! آیئے اب مدینہ منورہ کی سرزمین پر سیر کریں، اور سرکار مدینہ ﷺ کے جلوؤں کا نظارہ کریں، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سرزمین بریلی سے پکار اٹھتے ہیں:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو

Scanned by CamScanner

آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جو دشہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرمایہاں کونین کا دولہا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

(حدائق بخشش)

محترم حضرات! خالق کائنات عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا پ ۵ ع ۶ آیت ۶۴ سورہ النساء

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں، تو ضرور اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(ترجمہ کنزالایمان، سورہ النساء)

محترم حضرات! اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں نبی کریم ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت دعا کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے۔ سبحان اللہ!

## (تیری بخشش کی گئی)

برادران ملت اسلامیہ! سید عالم ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ مبارک کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت شریفہ بھی ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا الایۃ، میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا



اور میں آپ کے حضور حاضر ہوا ہوں، یارسول اللہ آپ میرے گناہوں کی بخشش کرائیے۔

اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ سبحان اللہ!

(بحوالہ خزائن العرفان، ماخوذ از: سیرت مصطفیٰ جان رحمت، جلد اول صفحہ ۳۱۷)

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں
صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجئے
آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں
ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے

(اعلیٰ حضرت)

محترم حضرات! اس سے چند مسائل و فوائد معلوم ہوئے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لئے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

(۲) قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی جَآءُوْكَ، میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے۔

(۳) بعد وفات مقبولات حق کو 'یا' کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے

(۴) مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

(سیرت مصطفیٰ جان رحمت، جلد اول صفحہ ۳۱۸)

## (میں شفاعت کروں گا)

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّی اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا

(ترمذی شریف، جلد دوم صفحہ ۷۷۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو مدینہ طیبہ میں موت آسکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔

Scanned by CamScanner

## (قبر انور عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے)

حضرات محترم! جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہو جائے اس کی شان بڑھ جاتی ہے اور وہ متبرک بن جاتا ہے۔ دیکھو رب تعالیٰ نے مقام ابراہیم کو آیات بینات اس لئے فرمایا کہ یہ حضرت خلیل اللہ کا قدمبوس ہے۔ عشاق کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ذرے آسمان کے تاروں سے بھی افضل ہیں کیونکہ یہ حضور ﷺ کے نعلین چومنے والے ہیں۔

کہاں یہ مرتبے اللہ اکبر سنگ اسود کے
یہاں کے پتھروں نے قدم چومے ہیں محمد کے

حضرات قبر انور کا وہ حصہ جو جسم پاک سرکار ﷺ سے متصل ہے وہ کعبہ معظمہ بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ عشاق کہتے ہیں، عائشہ صدیقہ کا سینہ علی مرتضیٰ کا زانو، جناب صدیق اکبر کی گود جو حضور انور ﷺ کی آرام گاہ بنی وہ بھی عرش معلیٰ سے کہیں افضل ہے۔ سبحان اللہ!

(تفسیر نعیمی، جلد چہارم صفحہ ۳۲)

## (جنت کے باغوں میں سے ایک باغ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے خانہ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(ترمذی جلد، دوم صفحہ ۷۷۹)

آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں:

اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ



## (مدینہ طیبہ حرم ہے)

حضرت زید بن عاصم ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنادیا، اور اس کے باشندوں کے لئے دعا فرمائی اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ مکرمہ کو حرم کیا۔ اور میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دگنی برکت کی دعا کی جو انہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔ (موطا امام مالک، جلد دوم صفحہ ۷۴۲)

کیونکہ حبیب ﷺ کی دعا کا یہ عالم ہوتا تھا کہ!

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد

(اعلیحضرت)

## (اس نے مجھ سے جفا کی)

حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی، اس نے مجھ سے جفا کی۔ (تفسیر ذر منثور، جلد اول صفحہ ۶۱۲)

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ روضہ رسول ﷺ کی زیارت بحکم شرع واجب ہے۔ اس کے چھوڑنے پر سخت وعیدیں آئیں ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا: پیارے آقا ﷺ نے جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی، اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ مگر بحکم عشق اہم فرض بلکہ حج کی روح ہے کیونکہ کعبہ اور منیٰ انہیں کے صدقہ میں بنا۔ (تفسیر نعیمی، جلد دوم صفحہ ۳۳۸)

ہوتے کہا خلیل وبنا کعبہ ومنیٰ
لولاک والے صاحبی سیر تیرے گھر کی ہے
کعبہ ہے بے شک انجمن آراء دلہن مگر
ساری بہار دلہنوں میں دلہا کے گھر کی ہے

(اعلیحضرت)

## (دیار نبی میں موت دے)

Scanned by CamScanner

حضرت زید بن اسلم ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے دعا کی یا اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کر اور مجھے دیار نبی (ﷺ) میں موت دے۔
(بخاری شریف، جلد اول صفحہ ۶۸۰)

اس لئے یار سول اللہ!

مدینے میں دو گز زمیں مجھ کو دے دو
نہ دو حور و غلماں مدینے والی

## (جس نے میری قبر کی زیارت کی)

حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔
(تفسیر در منثور، جلد اول صفحہ ۶۱۲)

## (جس نے حج کیا)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میرے وصال شریف کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ اس طرح ہوگا گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔ سبحان اللہ!
(تفسیر در منثور، جلد اول صفحہ ۶۱۲)

## (حج مبرور کی جزا)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد نبوی کی زیارت سے مشرف ہونا حج مقبول کے برابر ہے بلکہ قبولیت حج کا سبب ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہے، اور حج مبرور کی جان حضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرنا۔
(جذب القلوب الی دیار المحبوب، صفحہ ۲۰۶)

حضرات! حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قبر انور ﷺ کی زیارت کرنا واجب ہے، اور خلف سے سلف تک یہ عادت رہی ہے کہ جب کوئی حج کو جاتا ہے تو اس سعادت عظمیٰ کو بھی حاصل کرتا ہے اور ہم غلامان رسول ﷺ کو بھی یہ تمنا رہتی ہے کہ یا اللہ تو سر کی آنکھوں سے شہر مدینہ اور گنبد خضریٰ دکھادے اور میری خود



(سگ چشتی مؤلف کتاب) کی بھی یہ ہی تمنا ہے کہ

نہ مال و زر اے خدا مانگتا ہوں
نہ اہلی شوکت نما مانگتا ہوں
فقط تجھ سے یہ دعا مانگتا ہوں
در مصطفیٰ پر قضا مانگتا ہوں

## (ستر ہزار فرشتے)

برادران ملت اسلامیہ! جیسے ہی فجر طلوع ہوتی ہے، ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر مزار رسول اللہ ﷺ کو چھپا لیتے ہیں، آپ پہ درود شریف باز و پھڑ پھڑا کر بھیجتے ہیں، شام تک درود شریف پڑھتے رہتے ہیں، جب شام ہو جاتی ہے تو پہلے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں پھر شام کے وقت اتنے ہی فرشتے اترتے ہیں، وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں جس طرح کہ صبح اترنے والے فرشتے کرتے ہیں۔ اور جب آپ حشر کے میدان میں تشریف لے جانے کے لئے قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے تو اس وقت بھی ستر ہزار فرشتے آپ کی تعظیم کرنے کے لئے کھڑے ہوں گے۔ سبحان اللہ!
(احیاء العلوم، جلد چہارم صفحہ ۹۰۸)

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آتے وہ دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
(آقائے نعمت سیدی اعلیٰحضرت)

## (اعلیٰ حضرت کا عشق رسول ﷺ)

حضرات گرامی! امام عشق و محبت سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ الرضوان، ان عشاق رسول میں سے گزرے ہیں جن کے نزدیک حرمین شریفین کی حاضری کا اصل مقصود آستانہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری تھی۔ عاشق رسول

Scanned by CamScanner

ﷺ کا اعتقاد یہ ہے کہ اگر روضہ انور کی زیارت کی نیت نہ ہو تو حج کعبہ کا کوئی لطف حاصل نہیں ہو سکتا اور اس کے حج میں کوئی جان نہیں۔ جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو شوق دیدار مصطفیٰ ﷺ میں روضۂ پاک کے مواجہ میں درود پاک کا وظیفہ پڑھتے رہے اور یقین کیا کہ ضرور طبیب دو جہاں ﷺ شربت دیدار سے نوازیں گے لیکن پہلی رات میں ایسا نہ ہوا تو عشق میں بے چین ہو کر اپنی زبان مبارک سے یہ اشعار ادا فرمائے:

وہ سوتے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدریوں ہی خوار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت)

یہ اشعار پورے ادا کرنے کے بعد قسمت کا ستارہ جاگ اٹھا، اور حالت بیداری میں سر کی آنکھوں سے دیدار مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔ سبحان اللہ!

(حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول صفحہ ۱۳۷)

## (وہ ہم میں سے نہیں)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

(مسند امام اعظم، جلد اول صفحہ ۳۷۲)

محترم حضرات! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رسول معظم ﷺ کو گالی دینے والا، یا طعنہ زنی کرنے والا، یا آپ کے مزار اقدس پر وار کرنے والا مومن نہیں ہو سکتا بلکہ وہ کافر ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کرنے کے بعد



میری قبر کی زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

محترم حضرات! کتنی افسوس کی بات ہے کہ اپنے خدا کے محبوب ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت سے محروم رہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم وہابی، دیوبندی، نجدی وغیرہ کے مکروہ فریب سے بچ کر حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں آقائے دو عالم ﷺ کے روضۂ انور کی زیارت کریں۔ سب سے بڑی خوشی تو یہ ہے کہ ہم اپنی سر کی آنکھوں سے دیدار، روضہ انور کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو اس مبارک و مقدس دربار کی زیارت سے ٹھنڈک پہنچاتے ہیں جہاں صبح و شام ستر ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں، اور ہدیہ صلوٰۃ والسلام پیش کرتے ہیں۔ حج کرنے میں تو صرف کعبہ شریف کی زیارت ہوتی ہے، اور روضۂ انور کی زیارت سے تو کعبہ کے کعبہ کی زیارت ہوتی ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

اور دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا:

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

(اعلیٰ حضرت)

اور آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت مدینہ منورہ شریف کا ادب رکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

حضرات! اس شعر کے ساتھ اپنی گفتگو ختم کر رہا ہوں:

طیبہ میں مر کے سیدھے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے
عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

Scanned by CamScanner

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

☆☆☆

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## آٹھواں باب

# عورت اسلام کی نظر میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ج پ ۴ ع ۱۳ آیت ۱۹

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاَمِيْنُ الْكَرِيْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

برادران ملت اسلامیہ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے نعت پاک کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

### نعت پاک

دکھیوں پہ کرم اپنا یا صلی علی کرنا
خیرات ہمیں اپنے جلووں کی عطا کرنا

کب تک میرے آقا یوں زیست بسر ہوگی
بتلاؤ شب غم کی کس آن سحر ہوگی

رحم وکرم اپنا یا صلی علی کرنا
دکھیوں پہ کرم اپنا یا صلی علی کرنا

مدت سے پریشاں ہیں جیتے ہیں نہ مرتے ہیں
یادوں میں تمہاری ہم سرکار تڑپتے ہیں



عشرت سے ہوئی سرزد سب
معاف خطا کرنا
دکھیوں پہ کرم اپنا یا صلی علی کرنا

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! قرآن عظیم کے فداکارو! غوث وخواجہ کے دیوانو! اور لیاء امت کے جانثارو! اور اسلام کے عظیم پاسبانو! ایک مرتبہ شہنشاہ مدینہ، تاجدار کون ومکاں، دائی حلیمہ کے پیارے، حضرت آمنہؓ کی آنکھوں کے تارے، حضرت عبداللہ کے دلارے، اور اٹھارہ ہزار عالم کے محسن اعظم حضور سید دوعالم ﷺ کی بارگاہ مقدس میں درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور کریں اور بلند آواز سے پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ

برادران اسلام! آج کے اس ترقی یافتہ دور میں اسلام کے مخالفین اسلام پر الزام لگاتے ہیں کہ اسلام عورت کو آزادی نہیں دیتا، اسلام عورت کو ترقی نہیں دیتا۔ اس بہانے وہ عورت کو آزادی دلانے کے لئے طرح طرح کے منصوبے بناتے ہیں۔

حضرات گرامی! آج کی اس مختصر سی گفتگو میں ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں جائزہ لیں گے کہ عورت کی آزادی اور حقوق النساء کی بات کرنے والے اور ان جھوٹے پجاریوں نے اس بھولی بھالی پاکباز عورت کو کیا دیا؟ اور مقدس مذہب اسلام نے عورت کو کیا دیا؟ اس پر خیال کیا جائے تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مذہب اسلام ہی وہ پیارا مذہب ہے جس نے عورت کو عزت وآبرو کی ادا بخشی ہے۔

کسی حق گو نے کیا خوب کہا ہے، ملاحظہ کریں!

معاملات نہ ہوں گر درست انسان کے
تو جانور سے بھی بدتر ہے عورت کی حیات

محترم حضرات! جب ہم تاریخ کے اوراق کو الٹ کر دیکھتے ہیں کہ جب بانی اسلام کا نور طلوع ہوا تھا، جب دنیا ظلمتوں میں جی رہی تھی، انسانیت اندھیروں میں بھٹک رہی تھی، جب دنیا ظلم وستم کے گڑھے میں پڑی تھی، بیچاری عورت ظلم وزنا کی

Scanned by CamScanner

وادیوں میں سسک سسک کر رو رہی تھی، مردوں نے صرف عورتوں کو اپنی ضرورت سمجھ رکھا تھا تو اس وقت عورت کہاں تھی؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں ان اسلام کے مخالفین سے کہ انہوں نے عورت کو کیا دیا۔

حضرات گرامی! آپ کو تعجب ہوگا کہ اسلام سے قبل عورت دنیا والوں کے لئے مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک حسین کھلونا تھی۔ دنیا کی نظر میں اس عورت کا کوئی مقام نہیں تھا، اس عورت کے کوئی حقوق نہیں تھے، کوئی عزت وقار نہیں تھا، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے ناک کان کاٹ لیا کرتے تھے، اور کبھی کبھی تو قتل کر ڈالتے تھے، عرب کے لوگ زندہ لڑکیوں کو دفن کر دیا کرتے تھے، زندہ دوشیزاؤں کو خاک کے سپرد کر دیا کرتے تھے۔

عورت چوپایوں کی طرح خرید و فروخت کی جاری تھی، بانی اسلام کی آمد سے قبل عورت جانوروں سے بھی زیادہ ذلیل و خوار سمجھی جاتی تھی، جس کو اپنی مرضی کا کوئی حق نہیں تھا۔ یروشلم کا کلیسا عورت کو لعنت سمجھ رہا تھا ہندوستان میں عورت مرد کی داسی اور غلام تھی، ہندوستان میں عورت کو پتی دیو کی چتا پر زندہ جلا دیا جاتا تھا انسان پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ عورت ایک ناپاک جانور ہے۔ عورت پیر کی جوتی ہے۔ عورت ڈسنے والی ناگن ہے۔ اور عورت بے چاری مصیبت کی ماری گھٹ گھٹ کر رو رو کر اپنی زندگی کے دن گذارتی رہی اور عورتوں کی زبان یوں گویا ہوئی۔

اپنوں کے ظلم ہم سے بتائے نہیں جاتے
یہ وہ حادثے ہیں جو سنائے نہیں جاتے

حضرات محترم! غرض پوری دنیا میں ظلم و ستم کی آندھیاں چل رہی تھیں، ظالم بے رحم مردوں نے عورتوں پر ایسے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رکھے تھے کہ انسان کا کلیجہ منہ کو آتا ہے، مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخم پر مرہم رکھنے والا نہیں تھا، بھولی بھالی بچیوں کو سپرد خاک کیا جا رہا تھا، عورتوں کے حقوق زندگی چھینے جا چکے تھے، نہ کسی کے دل میں ان بے چاری عورتوں کے لئے بال برابر بھی رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا، اور نہ ہی عورتوں کے اس حال زار پر انسانیت رنج و غم سے بے چین اور بے قرار تھی۔ بے چاری عورتیں رحمت خداوندی کا انتظار کر رہی



تھیں کہ ارحم الراحمین الغیب سے کوئی ایسا سامان پیدا فرما دے کہ اچانک ساری دنیا میں نیا انقلاب نمودار ہو جائے اور لاچار عورتیں اپنا دکھ درد ختم کر کے سکون کا سانس حاصل کریں۔

حضرات گرامی! عورت کی زندگی کے اس بھیانک ماحول میں اسلام عورت کی عزت و حرمت کا اعلان کرتا ہوا اور رحمۃ اللعلمین کی رحمت کائنات کا آفتاب طلوع ہوا تو ساری دنیا نے اچانک یہ محسوس کیا کہ

جہاں تاریک تھی ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

اور ڈاکٹر اقبال نے دنیا والوں سے یوں خطاب فرمایا اور خوشی کا پیغام دیتے ہوئے کہا:

اجالا جب ہوا رخصت جبین شب کی افشاں کا
نسیم زندگی پیغام لائی صبح خندہ کا
طلسم ظلمت شب سودۂ وانور سے توڑا
اندھیرے میں اڑایا تاج زر شمع سبستاں کا

(کلیات اقبال)

محترم حضرات! اور اللہ رب العزت نے اعلان فرمادیا کہ اے محبوب دنیائے انسانیت کی خواتین کو خوشی اور ان کے حقوق کا اعلان کر دو! تو اللہ کے محبوب ﷺ نے خداوند قدوس کے فرمان کو تمام جہان کے مردوں اور عورتوں کو سنایا۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

اور عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر اچھے سلوک کے ساتھ۔ (کنزالایمان)

حضرات دنیائے انسانیت میں پہلی بار اس مظلومہ عورت کے حقوق کی آواز بلند کی ہے تو وہ مقدس مذہب اسلام ہے۔ جس نے عورت کو حقوق دے کر اس کو انسانیت کا لباس پہنا کر انسانوں کی صف میں لا کر کھڑا کر دیا۔ سبحان اللہ!

برادران اسلام! اب محبت کے ساتھ خواتین اسلام کا جائزہ لیں کہ

Scanned by CamScanner

حضور ﷺ نے ان کے متعلق کتنی بہترین تعلیم وتربیت سے نوازا ہے اس سے پہلے کہ حدیث رسول ﷺ پیش کروں، عقیدت ومحبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (بہترین اخلاق والا)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِھِمْ
(ترمذی شریف، ج اول صفحہ ۵۹۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین اخلاق والا سب سے کامل مومن ہے اور تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔

## (خاوند کا حق)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اللہ کے سوا حکم دیتا سجدہ کرنے کا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں اس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کا عورتوں پر بنایا۔
(ابوداؤد شریف، جلد دوم صفحہ ۱۴۲)

**خلاصہ:** محترم حضرات! عورتوں پر خاوندوں کا بڑا حق ہے اور ان کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کی تعظیم کریں، کیونکہ اگر سجدے کی غیر خدا کے لئے اجازت ہوتی تو سب سے پہلے عورتوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں، معلوم ہوا کہ عورت پر دنیا میں سب سے زیادہ حق اس کے خاوند کا ہے۔ خاوند کی اطاعت میں عورت کی نجات ہے اور اُس کے اعمال حسنہ کی قبولیت اسی اطاعت پر موقوف ہے۔

یہاں یہ بات مدنظر رہے کہ ہر فرد خواہش مند ہے کہ سب سے میرے حقوق پورے کریں اور ان میں کوئی کمی نہ آئے، لیکن اس بات کی ہم بڑی حد تک پرواہ ہی



نہیں کرتے کہ مجھ پر دوسروں کے جو حقوق عائد ہوتے ہیں میں انہیں ادا کر رہا ہوں یا نہیں۔ کسی معاشرے کی بربادی اور افراتفری کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ بادشاہ چاہتا ہے کہ رعایا ہماری خیر خواہ رہے، افسر چاہتے ہیں کہ ماتحت ہمارے ہر حکم کی تعمیل کریں۔ والدین کی خواہش ہے کہ اولاد ان کے احکامات کو جان ودل سے بجالائے۔ خاوندوں کی تمنا ہے کہ بیویاں ان کے اشاروں کی منتظر رہیں۔ بڑے چاہتے ہیں کہ چھوٹے ان کے حکم پر مشین کی طرح چلنے لگیں۔ الغرض ہر کوئی اسی طرح یک طرفہ ٹریفک چلانے کا متمنی ہے اور دوسری جانب سے آنکھیں بند کرلی جاتی ہیں۔ کیا حکومت یہ سوچتی ہے کہ پبلک کی کس درجہ خیر خواہی اس پر لازم ہے؟ کیا افسروں نے کبھی اپنے فرعونی خول سے نکل کر یہ غور فرمایا ہے کہ ماتحتوں کے ان پر کیا حقوق ہیں؟ والدین نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اولاد کے کیا حقوق عائد کئے ہیں؟ شوہروں کے گوشۂ ذہن میں کبھی یہ خیال گردش کرتا ہے کہ ان کی بیویوں کے بھی کچھ حقوق ہیں؟ بڑوں نے کبھی اس پر غور کیا ہے کہ ملک وملت کے ان نونہالوں اور مستقبل کے معماروں کی مناسب نشوونما اور تعلیم وتربیت کی ہم پر عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ جب یہ خواہش زور پکڑے گی کہ سب ہمارے حقوق ادا کریں تو معاشرے کا سکون واطمینان تباہ ہو جائے گا۔ اور کوئی بھی کسی کا حق ادا نہ کرے گا۔ لیکن جب انداز فکر یہ ہوگا کہ کوئی ہمارے حقوق ادا کرے یا نہ کرے لیکن ہم سب کے حقوق ادا کریں گے تو معاشرے میں سکون واطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں گی اور سب کے حقوق ادا ہوتے رہیں گے۔ کاش ہم بھی دوسروں کے حقوق پہنچائیں اور انہیں ادا کرنے میں کوشاں ہو جائیں تاکہ ہمارے ملک میں بھی محبت کی جان افروز ہوائیں چلیں اور یہ بدنصیب معاشرہ بھی اطمینان کا سانس لے سکے۔ لیکن آج ہماری خواتین کا عجیب حال ہے ہماری ماں بہنیں غور فرمائیں۔

## (اس عورت پر لعنت ہوتی ہے)

Scanned by CamScanner

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اَمْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَاْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ

(ابوداؤد شریف، جلد دوم صفحہ ۱۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ اس کے پاس نہ آئے، مرد ناراضگی میں رات گذارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

**خلاصہ:** حضرات! مرد کا عورت پر حق ہے کہ جب وہ اسے اپنے بستر پر بلائے تو حاضر ہو جائے، اگر کوئی مجبوری ہے تو حاضر ہو کر بیان کر دے اگر بغیر کسی وجہ کے انکار کرے گی تو چونکہ اس نے خاوند کا حق ادا کرنے سے انکار کیا، لہٰذا خاوند کو ناراض کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ کے فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے ہیں، خواہ وہ عبادت میں ہو۔ معلوم ہوا کہ عورت اگر اپنے خاوند کو ناراض رکھے گی تو اس کی عبادتیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

اس سے معلوم ہوا عورت کی بھلائی خاوند کی اطاعت میں ہے، اگر اطاعت سے انکار کرے گی تو غضب الٰہی کی مستحق قرار پائے گی اور وہ اس وقت تک اللہ کے ہاں ملعون و مردود رہے گی جب تک وہ اپنے خاوند کو راضی نہیں کرے گی۔ اس میں ان عورتوں کے لئے تنبیہ ہے جو اپنی بد مزاجی اور ضدی پن کی وجہ سے خاوند کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتیں اور اپنی ہٹ دھرمی، ضد اور غرور پر اڑی رہتی ہیں۔

عزیزان گرامی! عورتوں کو چاہیے کہ اپنے شوہروں کے مزاج کو سمجھیں، اور شوہروں کی فرمانبرداری کرتی رہیں اور شوہروں کے حقوق کو ادا کریں تو انشاء اللہ عزوجل شوہر ضرور راضی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

## (اسلام میں چار شادیاں کرنے کا حکم)

عزیزان ملت اسلامیہ! اب خداوند کریم کا مقدس فرمان ملاحظہ فرمائیں۔

فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ پ ۴ ع ۱۳ آیت ۳



تم نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو، دو، تین، تین، چار، چار۔

(کنزالایمان، سورۃ النساء)

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اگر ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔ (کنزالایمان)

محترم حضرات! اس مقدس فرمان خداوندی کے ذریعہ دراصل دنیا میں جاری غیر محدود شادیوں پر پابندی عائد کی گئی ہے اور کثرت ازدواج کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے اس کو صرف چار کی تعداد میں محدود کر دیا۔ اگر کوئی شخص ان چیزوں پر پابندی نہ کر سکے تو اس کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ایک کے علاوہ دوسری شادی کرے۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ

## (نکاح کرو)

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح کرو کیونکہ میں (بروز قیامت) تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا۔ (مسند امام اعظم، جلد اول صفحہ ۲۰۸)

برادران اسلام! نکاح کرنے کی تاکید اس طرح فرمائی کہ

## (نکاح میری سنت ہے)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ نکاح میری سنت ہے پس تم نکاح کرو تاکہ میں تم سے امت کو زیادہ کرنے والا بنوں۔

حضرات! حضرت شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت سی بیویاں رکھنا دنیاداری نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بہت زیادہ زاہد تھے چار بیویاں اور سترہ لونڈیاں رکھتے تھے۔

(عوارف المعارف، صفحہ ۳۱۶)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

Scanned by CamScanner

نہ جس کے گھر میں ہو عورت وہ گھر اچھا نہیں لگتا
نہ ہو جب ہم سفر کوئی سفر اچھا نہیں لگتا

حضرات گرامی! اب آیئے آپ کو ایک بہت ہی پیچیدہ مسئلہ کی طرف لے چلوں۔ اگر آپ حضرات اپنے ذہن کو میری گفتگو کی طرف مبذول کریں تو انشاء اللہ عزوجل بہت کچھ سوچنا سمجھنا پڑے گا اور اسلام کی حرارت آپ کے دل و دماغ میں جوش مارنے لگے گی۔

میری تحریر کے نقش ذرا غور سے دیکھ
اس میں ایک عہد کی تاریخ نظر آئے گی

## (مردوں سے زیادہ عورتیں کیوں؟)

حضرات محترم! اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ باعتبار پیدائش عورت اور مرد کی تعداد تقریباً یکساں ہوتی ہے، مگر شرح اموات کے جائزے سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کے درمیان موت کی شرح زیادہ ہے۔ یہ فرق بچپن سے لے کر آخر عمر تک جاری رہتا ہے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا ۱۹۸۴ء کے مطابق اکثر حالات میں سماج کے اندر عورتوں کی تعداد کا زیادہ ہونا اور مردوں کا کم ہونا مختلف اسباب سے ہوتا ہے۔ مثلاً جنگ ہوتی ہے تو اس میں زیادہ فوجی رد ہوتے ہیں اور مارے جاتے ہیں۔ پہلی عالمی جنگ ۱۸۔۱۹۱۴ء میں آٹھ ملین سے زیادہ لوگ مارے گئے اور عراق و ایران جنگ میں ۸۸۔۱۹۷۹ء میں ایران ۵۸ ہزار عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ عراق میں ایسی عورتوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ ہے۔ اسی طرح بتاتے ہیں کہ امریکہ میں ہر روز تقریباً ہزار مرد کسی نہ کسی جرم میں پکڑے جاتے ہیں اور قید کر لیے جاتے ہیں۔ اس حال کو دیکھتے ہوئے عوام خود فیصلہ کرے۔

## (عراق پر حملہ)

برادران اسلامیہ! ہم سبھی کو معلوم ہوگا کہ امریکہ نے عراق پر حملہ کر کے مکمل جنگ کر لی۔ اس شیطان صفت درندے سے کوئی پوچھے ان معصوم صفت لڑکیوں



نے امریکہ کی کونسی زمین دبا رکھی تھی جو اس شیطان امریکہ نے کتنی لاکھ عورتوں کو بیوہ کیا۔ ان بے چاریوں کا کیا قصور تھا۔ ان دوشیزاؤں کی عزت کو خاک میں ملایا۔ اور درندگی کی طرح بھوکے بھیڑیوں کی طرح نوخیز لڑکیوں کی بے حرمتی کی۔ حسین دوشیزاؤں کی عزت کو پامال کیا۔ کچی کلیوں کی طرح خوبصورت لڑکیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ چھوٹے چھوٹے بچے موت کے تلے کچلے گئے۔ اسلام کی بے حرمتی کی گئی۔ افسوس ان مظلوموں کی روح سے یہ صدا نکلی۔ سننے والوں نے سنا۔

سانس لینے کو تازہ ہوا ملتی نہیں
درد ملتا ہے لیکن دوا ملتی نہیں

## (مسٹر لیس کا دردناک انجام)

عزیزان گرامی! اگر آپ در حقیقت مذہب اسلام کا درد رکھتے ہیں تو آپ پوری توجہ سے میری گفتگو ملاحظہ فرمائیں۔ اب آپ ہی بتائیں کہ اس بھیانک دور میں خواتین اسلام کو کیا ملا؟ ان عورتوں کو عزت اور ترقی دلانے والے فرعونیوں نے کیا دیا؟ صرف اگر دیا ہے کہ توذلت، فاقہ، قتل، عصمت فروشی، اور کتے جیسی موت۔ اس دردناک تفصیل کے لئے یہاں ایک تحقیقی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ ملاحظہ کریں۔

یورپ میں ۳۵ برس سے زیادہ عمر کی عورتیں امریکہ کی سرزمین پر شدت صدمات سے دوچار ہو کر ہر سال ۷۰۰۰ حرکت قلب بند ہونے یا دماغی رگ پھٹ جانے سے مر جاتی ہیں۔ جرمن، فرانس، چیکوسلواکیہ، رومانیہ، ہنگری یلغاریہ اور امریکہ کی بڑی بڑی شاہراؤں پر فاحشہ عورتیں قطار باندھے کھڑی رہتی ہیں۔ برلن اور پراگ کو ملانے والی بارہ سو کلو میٹر طویل شاہراہ پر دنیا کا ارزاں ترین اور طویل جنسی اڈہ ہے، جہاں جنسی عیاشی کے لئے حسین نوخیز لڑکیاں مل جاتی ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالک) امریکہ میں ہر دوسری عورت پر مجرمانہ حملہ ہوتا ہے۔ یا شہر کے پارکوں میں آئے دن صبح کو لڑکیوں کی برہنہ لاشیں ملتی ہیں۔ برطانیہ میں عورتوں

Scanned by CamScanner

کی خرید و فروخت کے تحت ہر سال تقریباً تین ہزار عورتیں جرمن پہنچتی ہیں۔ امریکہ میں ہر سال آٹھ لاکھ عورتیں زنا بالجبر کا شکار ہوتی ہیں یعنی ہر ۴۵ سیکنڈ کے بعد ایک حسین نوخیز لڑکی بے آبرو کی جاتی ہے۔ اس وقت امریکہ میں ۶۵ سال سے اوپر ستر فیصد خواتین تنہا رہ رہی ہیں۔

(بحوالہ قومی آواز، ۱۴ نومبر ۱۹۹۸ء)

## (عورت کی بے حرمتی)

اے خواتین اسلام کا درد رکھنے والو! پیچھے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جو عورتوں کو حقوق دینے کی باتیں کر رہے تھے، عورتوں کو تخت و تاج دینے کی بات کر رہے تھے، ان لوگوں نے صرف عورت کو اسٹیج پر بلا کر عوام کے سامنے برہنہ کیا ہے۔ عورت کو قتل کیا ہے۔ عورت کو بدکرداری پر لگایا ہے۔ عورت کی بے حرمتی کی ہے۔ عورت کو جانور تصور کیا ہے۔ عورت کو ننگا نچایا ہے۔ عورت کی عزت کو سر عام پامال کیا ہے۔ عورت کی سر عام عزت کو داغدار بنایا ہے۔ لیکن کسی نے اس پر پابندی نہیں لگائی۔ اور آج ہمارے مسلمان جو اپنے آپ کو رسول کا دیوانہ کہتے ہیں اور خواتین اپنی لڑکیوں کو اور لڑکوں کو سر عام بے پردہ اسٹیج پر نچاتے ہیں اور شرم محسوس نہیں کرتے بلکہ یہ انگریزی فیشن کے دیوانے فخر کرتے ہیں کہ ہماری لڑکی نے بہترین ڈانس کیا ہے کہ کوئی مثال نہیں ملتی۔ افسوس!

یہ کیسی ہوائے کے ترقی چلی ہے
دیئے تو دیئے، دل جل رہے ہیں

اور میں تو کہوں گا کہ!

گلستان دل کو گلزاروں نے لوٹا
چمن کو چمن کی بہاروں نے لوٹا
پشیماں ہوں اپنے مقدر پر عرفاں
کہوں کس زبان سے کے یاروں نے لوٹا

(عرفان چشتی)



## (عورت کی عزت)

حضرات گرامی! غور فرمائیں دنیا نے عورت کو جلایا تھا۔ دنیا نے عورت کو جانور کہا تھا۔ دنیا نے عورت کو درندہ کہا تھا۔ دنیا نے عورت کی بے حرمتی کی تھی۔ دنیا نے عورت کی بے عزتی کی تھی۔ دنیا نے عورت کو درندہ کہا تھا۔ دنیا نے عورت کو ناپاک کہا تھا۔ دنیا نے عورت کو پاگل کہا تھا۔ دنیا نے عورت کو زندہ درگور کیا تھا۔ دنیا نے عورت کو ناچنا سکھایا تھا۔ دنیا نے عورت کو ذلیل و رسوا کیا تھا۔ لیکن میرے بزرگو اور دوستو اور یہ مذہب اسلام ہی تھا جس نے اس عورت کو ایک باعزت معاشرے کی معمار خاتون بنادیا۔ اور یہ مذہب اسلام ہی تھا جس نے عورت کی عزت و رفعت کا اعلان فرمادیا۔ مذہب اسلام عورت کو اس کی تخلیق کے اعتبار سے مقام عطا کرتا ہے۔ اور محسن انسانیت جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے عورت کی عزت و عفت و حقوق کا اعلان فرمادیا۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ (کنزالایمان)

## (بیوی کا حق)

حکیم بن معاویہ قشیری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی پر اس کی بیوی کا حق کیا ہے، فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ جب تم پہنو تو اُسے پہناؤ اس کے منہ پر نہ مارو، اس سے برے لفظ نہ کہو اور اسے جدا نہ کرو مگر گھر میں۔ (ابوداؤد شریف، ج دوم صفحہ ۱۴۴)

## (خلاصہ)

حضرات گرامی! عورت کو کھلانا اپنی استطاعت کے مطابق اور پہنانا اور رہائش گاہ میں اپنے ساتھ رکھنا عورت کے حقوق ہیں جو خاوند پر عائد ہوتے ہیں۔ لہٰذا سکون و اطمینان سے ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا خیال رکھیں اور حتی الامکان درگذر اور تاویل

Scanned by CamScanner

سے کام لیں کیوں کہ کسی دل میں دوسرے کی طرف سے ذرا بھی کدورت یا بدگمانی آگئی تو پورے گھر کا انتظام بگڑ جائے گا اور سارے گھر والوں کا اطمینان چھن جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

محترم حضرات! اللہ کے محبوب ﷺ نے عورتوں کے لئے تاکید فرمائی ہے۔

## (تیری جنت اور دوزخ)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرِیْ فَاِنَّمَا هُوَا جَنَّتُکَ اَوْنَارُکَ

(طبقات ابن سعد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورت دیکھ بس تیری جنت اور دوزخ تیرا خاوند ہے (یعنی عورت اپنے خاوند کی خوشی میں جنت میں اور ناراضگی میں جہنم میں جائے گی۔

## (خاوند کا حق بیوی پر)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک جوان عورت نے آکر عرض کیا یارسول اللہ! میں جوان عورت ہوں مجھے نکاح کے پیغام آتے ہیں مگر میں شادی کو مکروہ سمجھتی ہوں آپ مجھے بتائیں کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر خاوند کی چوٹی سے ایڑی تک پیپ بہہ رہی ہو اور وہ اسے چاٹے تو خاوند کا حق ادا نہیں کر پائے گی۔ اس عورت نے پوچھا میں شادی نہ کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم شادی کرو کیونکہ اس میں بھلائی ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۶۱۷)

## (اپنے خاوند کی اطاعت کر)

ایک شخص سفر پر روانہ ہوا اور اس نے اپنی بیوی سے عہد لیا کہ وہ چھت کے اوپر سے نیچے نہ اترے اس عورت کا باپ نیچے رہتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ اس عورت نے حضور ﷺ کی خدمت میں آدمی بھیج کر باپ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے خاوند کی اطاعت کر۔ پھر وہ مر گیا۔ عورت نے پھر اجازت چاہی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے خاوند کی اطاعت کر۔ اس کے باپ کو



دفن کر دیا گیا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خاوند کی اطاعت کی وجہ سے اس کے باپ کو بخش دیا ہے۔ سبحان اللہ!

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۶۱۶)

برادران ملت!

## (خاوند کی خدمت کا صلہ)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت جب اپنے خاوند کا لباس صاف کرتی ہے تو اللہ عزوجل اس کے نامۂ اعمال میں دو ہزار نیکیاں لکھنے کا حکم صادر فرماتا ہے اور اس کے ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جن اشیاء پر سورج طلوع ہوتا ہے سبھی اس خاتون اسلام کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں، نیز اس کے دو ہزار درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ!

(نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۸۱)

## (اس گھر کی فرشتے زیارت کرتے ہیں)

عزیزان گرامی! غور فرمائیں، اللہ رب العزت کے پیارے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں لڑکیاں ہوتی ہیں، اس پر روزانہ آسمان سے بارہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اور اس گھر کی فرشتے زیارت کرتے ہیں نیز ان کے والدین کے حق میں ہر ایک شب و روز کے بدلے سال کی عبادت لکھی جاتی ہے۔ سبحان اللہ!

(نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۸۳)

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں، سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

(حدائق بخشش)

## (رب العالمین کی رضا کے لئے)

Scanned by CamScanner

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مرغے کی آواز تکبیر کہنے کے برابر ہے۔ اور اللہ رب العالمین کی رضا و خوشنودی کے لئے تکبیر کہنا زمین و آسمان کے وزن سے بھی زیادہ ہے۔ جو عورت اپنے شوہر کے لئے اپنے ہاتھ سے تیار شدہ سوت سے لباس تیار کر کے پہناتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر دھاگے کے بدلے لاکھ لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے۔

(نزہۃ المجالس، جلد دوم صفحہ ۸۱)

## (عورت اسلام کی نظر میں)

برادران اسلام! میری گفتگو پر توجہ فرمائیں!

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ کے پیش نظر انسان قدرت کاملہ کی احسن تحریر ہے۔ عورت اسلام کی نظر میں عظیم شاہکار ہے! عورت مجسم پردہ بن کر آئی تھی لیکن عورت بے پردگی کے گندے ماحول میں گم ہو کر رہ گئی۔ ایک زمانہ تھا کہ سماج میں عورت کا کوئی مقام نہیں تھا، اس کا کوئی ہمدرد نہیں تھا، خاتون مردوں کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ گئی تھی۔ مرد جس طرح چاہتا تھا استعمال کرتا تھا۔ مردوں کے ظلم و ستم سے اف کرنا بھی باعث ننگ و عار تھا۔ اسلام نے عورت کو ظالم مردوں کے ظلم و ستم کی قید و بند سے آزاد کرایا اور اسلام نے اس عورت کو اصلی وضع قطع میں رہنے کی تلقین کی۔ اس مظلوم عورت کو مذہب اسلام نے کھویا ہوا وقار واپس دلایا اور عورت کی عزت کو مذہب اسلام نے پامال ہونے سے بچالیا۔ لیکن خواتین اسلام نے آزادی کا غلط مطلب سمجھا اور اپنے اصل روپ کو چھوڑ کر غیروں کا روپ اختیار کیا جو ہر لحاظ سے ظلم ہی ظلم ہے۔ حقیقتاً عورت کی آواز بھی عورت ہے۔ اب بتایئے عورت بے پردگی سے کلبوں اور بازاروں میں گھومے، یہ بے عزتی نہیں تو اور کیا ہے۔

اے نادان عورت! تیرا مقام یہ نہیں ہے۔ اے عورت تیرا مقام اسلام کی نظر میں عظیم ہے۔ تو اپنی عظمت کو کیوں کھوتی ہے؟ اے عورت تو اپنے وقار کو کیوں برباد کرتی ہے؟ عورت خدا کی بڑی نعمت ہے۔ نیک عورت تو شہد کی طرح شیریں ہے اور تلخ زندگی میں رس گھول دیتی ہے۔ عورت ایک نازک کلی کو کہتے ہیں جو چٹکنے



کے بعد ہی موسم بہار سے ہم آغوش ہوتی ہے۔ عورت کا تقدس اللہ تعالیٰ نے پردے میں رکھا ہے بس اس لئے عورت کا سب سے زیادہ عمدہ زیور پردہ ہے۔

عورت نکہت و نور میں نہایا ہوا ایک وجود ہے۔ عورت عصمت اور عفت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ عورت وشعاری کی منہ بولتی تصویر ہے۔ عورت اگر بیٹی ہے تو خدا کی رحمت ہے۔ عورت اگر بیوی ہے تو اپنے خاوند کا لباس ہے۔ عورت اگر بیٹی ہے تو پردہ ضروری ہے۔ عورت اگر بیوی ہے تو پردہ ضروری ہے۔ عورت اگر ماں ہے تو پردہ ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ عورت پردہ میں رہتی ہے تو رحمٰن خوش ہوتا ہے اور بے پردہ رہتی ہے تو شیطان خوش ہوتا ہے۔ اب یہ عورت کے اوپر منحصر ہے کہ وہ شیطان کو خوش رکھے یا رحمٰن کو۔

حضرات گرامی! غور فرمائیں کہ عورت کی آزادی اس میں نہیں ہے کہ سڑکوں اور کلبوں و چوراہوں پر برہنہ عریاں ہو کر اپنے جسم کو نمایاں کرتی پھرے۔ عورت کی آزادی اس میں نہیں ہے کہ لوگوں کے سامنے برہنہ اسٹیج پر ناچے۔ جو لوگ عورت کے ناچنے کو اور آوارہ پھرنے کو آزادی بتاتے ہیں وہ دراصل عورت کے ہمدرد و غم خوار نہیں بلکہ لٹیرے اور دشمن ہیں۔ وہ ظالم ہیں جو عورت کے جسم سے لباس اتار کر سر عام اس کو پامال کرنا چاہتے ہیں اور اس برے افعال کو عورت کی آزادی بتاتے ہیں۔ کسی حق گو نے کیا خوب کہا ہے:

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پر تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور ہمیں

حدیث پاک میں آیا ہے کہ!

## (وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی)

حضرت ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: بعض عورتیں کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوتی ہیں۔ خود راستے سے بھٹکتی ہوتی ہیں، اور دوسروں کو بے فتنے میں ڈالتی ہیں۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی بلکہ اس کی

Scanned by CamScanner

خوشبو تک نہ پائیں گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

(موطا امام مالک مترجم، جلد دوم صفحہ ۷۶۴)

## (خلاصہ)

حضرات! عورت کا ننگی شمار ہونا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کپڑے باریک ہوں اور بدن نظر آئے۔ یا کپڑے ایسے تنگ ہوں کہ جسم کی ہیئت کا پتہ لگتا ہو یا جسم کے مخفی حصے نمایاں ہوں جن سے حسن و جمال چھن کر آتا ہو۔ بس اسلامی غیرت کا یہ محافظ نہیں بلکہ عریاں شمار ہوتا ہے اور فریقین کی عقل پر ایسے پردے پڑ جاتے ہیں کہ غیرت کا جنازہ نکل جاتا ہے وہ بہت کچھ کھو دیتے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

## (اسلام کا پیغام)

محترم حضرات! مذہب اسلام کا پیغام یہ ہے کہ عورت کی زندگی پوری قومیت کی زندگی ہے۔ عورت کی زندگی عزت و عظمت کی زندگی ہے۔ اگر عورت بگڑ جائے گی تو قومیت بگڑ جائے گی۔ عورت کی زندگی بچوں کا پہلا مدرسہ ہے۔ عورت کی زندگی بچوں کی زندگی ہے۔ جیسی عورت ہوگی ویسی اولاد ہوگی۔ عورت نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور تاریخوں کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔ تو اس عورت کی کوکھ سے مجاہد پیدا ہونے لگے، ائمہ جنم لینے لگے، قطب و ابدال جنم لینے لگے۔ جب ماں خدا کا خوف رکھنے والی ہوتی ہے تو بیٹا ولی کامل پیدا ہوتا ہے۔ اور جب ماں خدا کی یاد کرنے والی ہوتی ہے تو بیٹا عابد پیدا ہوتا ہے۔ جب ماں نمازی ہوتی ہے تو بیٹا نمازی پیدا ہوتا ہے۔ جب ماں تاریخوں کا مطالعہ کرنے والی ہوتی ہے تو بیٹا محمد بن قاسم ہوتا ہے۔ جب ماں غازیہ ہوتی ہے تو بیٹا سپہ سالار مسعود غازی ہوتا ہے۔ جب ماں مجاہدہ ہوتی ہے تو بیٹا سلطان نورالدین زنگی، طارق بن زیاد اور سلطان صلاح الدین ہوتا ہے۔ جب ماں دنیا کی ہمدرد ہوتی ہے تو بیٹا موسیٰ بن نصیر ہوتا ہے۔ جب ماں فاطمۃ الزہراء ہوتی ہے تو بیٹا کربلا کی تپتی ہوئی زمین پر تلوار کی نوک



پر قرآن سنانے والا شہید اعظم ہوتا ہے۔ اور جب ماں خدا و ند قدوس اور اس کے محبوب ﷺ کی وفادار ہوتی ہے تو اولاد بھی جنت کی حقدار ہوتی ہے۔ حضرات محترم! اور جب ماں دین سے دور جا چکی ہے تو یہ ہی ماں دین کے دشمنوں کو جنم دے رہی ہے۔ جب ماں فیشن پرستی کی دلدادہ ہوتی ہے تو اولاد بھی فلم کی شوقین ہوتی ہے جب ماں دین اسلام کی غدار ہوتی ہے تو بیٹا بھی دین اسلام کا غدار ہوتا ہے۔ میں اپنی اسلام کی عزت دار خواتین سے کہنا چاہتا ہوں کہ جس بانی اسلام نے آپ کو عزت و عظمت کی زندگی عطا فرمائی ہے۔ اس بانی اسلام کے نقش قدم پر چلو گی تو تمہارا حق بھی ادا کیا جائے گا۔ تمہاری عزت بھی کی جائے گی اور تمہارے حقوق بھی دلائے جائیں گے۔ کیوں کہ اسلام ہمارے ہر مرض کا علاج ہے۔ اے اسلام کی شہزادیو! یہ اسلام کا پیغام ہے کہ!

اے عورت خوشبو لٹانا سیکھ لے
پھول کی طرح مسکرانا سیکھ لے
ہر جبین شجر پہ ہے یہ مرقوم
سایہ بن کر دھوپ کھانا سیکھ لے
(چشتی)

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

اور عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر اچھے سلوک کے ساتھ۔ (کنزالایمان)

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ج اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ (القرآن کریم)

برادران ملت اسلامیہ! پہلے درود پاک کا تحفہ پیش کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ

## (ننگی عورتیں)

Scanned by CamScanner

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کہ حضور ﷺ نے ان عورتوں کو جہنمی قرار دیا جو کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ (الترغیب والترہیب، صفحہ ۳۹۱)

## (ستر رکعت سے بہتر)

حضرات گرامی! اب آیئے آخری بات عرض کردوں ملاحظہ کریں۔

سیدنا حضرت یحیٰی بن زکریا علیہما السلام نے محض سنت کی اتباع کے لئے نکاح کر لیا تھا۔ انہوں نے بیوی سے قربت نہیں کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر اتریں گے تو وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہو گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شادی شدہ شخص کی ایک رکعت نماز غیر شادی شدہ شخص کی ستر رکعت سے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہا کرتے تھے کہ میری عمر میں اگر دس دن بھی باقی رہ جائیں تو بھی مجھے یہ پسند ہے کہ میں نکاح کروں اور اللہ عزوجل سے غیر شادی شدہ حالت میں نہ ملوں۔ (عوارف المعارف، صفحہ ۳۱۶)

میں اپنی ماں بہنوں سے یہ عرض کروں گا کہ ان لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کریں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم آزادی دلانے والے ہیں۔ تو در حقیقت ان لوگوں نے ہماری خواتین اسلام کو اسٹیج پر بلا کر اور ننگا ناچ نچا کر عورت کی عزت کا مذاق بنایا ہے۔ اب تو اسلامی غیرت تو اس حد تک ہم سے دور ہو چکی ہے مسلمان عورتیں فقط مسلمانوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ کافروں اور غیر مسلموں کے ساتھ ناجائز تعلقات پیدا کر رہی ہیں۔ ان سے میل ملاپ رکھتی ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ناچتی ہیں، شراب پیتی ہیں، گل چھرّے اڑاتی ہیں اور مسلمان یہ سب کچھ دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی اسلامی حرارت میں ذرا بھر بھی جوش یا اشتعال پیدا نہیں ہوتا۔ کیا اس سے آگے بھی بے حیائی اور اخلاقی گراوٹ کا کوئی درجہ اور بھی باقی رہ جاتا ہے۔

اسلام کی عظمت کو نہ سمجھ باطل
اسلام ہی رفعت ہے اسلام ہی محبت ہے

حضور ﷺ نے فرمایا: میں بتاؤں تم کو آدمی کا بہترین خزانہ کیا ہوتا ہے؟ نیک بیوی۔ خاوند جب اس کی طرف دیکھے تو دیکھتے ہی اس کو خوش کر دے۔ جب کسی



بات کا حکم دے تو فوراً بجالائے اور جب وہ کہیں باہر جائے تو گھر بچوں اور اپنی عزت بلکہ ہر چیز کی حفاظت کرے۔ (تحفۂ خواتین، صفحہ ۴۸۳)

چلتے چلتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں:

جوانوں کو میری آہ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
میرا نور بصیرت عام کر دے
(ڈاکٹر علامہ اقبال)

اللہ تعالیٰ ہم سب مومنین کو ہیئت رسول ﷺ پر عمل کرنے اور ہماری خواتین اسلام کو اسلام کی عزت و عظمت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو ایمان پر قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین!

جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب
گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر
اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
(حدائق بخشش)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# نواں باب

# فضائل سکوت زبان

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ! اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Scanned by CamScanner

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ط اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ

پ ۲۱ ع ۱۱ آیت ۱۹ (سورہ لقمان)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ الْکَرِیْم

حضرات! عادت کے مطابق نعت پاک کے چند اشعار ملاحظہ کریں!

سرور کہوں کہ مالک ومولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے
تیرے توصیف وصف تباہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پر کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(امام احمد رضا)

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! قرآن کریم کے فدا کارو! اولیاء امت کے خدمتگارو! شہنشاہ کونین تاجدار مدینہ حضور ﷺ کے امتیو! ہم اور آپ اپنی غلامی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے ایک بار درود پاک کا نذرانہ پیش کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

برادران اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے۔

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ

پ ۲۱ ع ۱۰ آیت ۱۹ (سورہ لقمان)

اور اپنی آواز کو پست کر، بیشک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔

(کنزالایمان، سورہ لقمان)

حضرات گرامی! اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ دھیمی آواز میں بات کرے اور چیخنا، چلانا، زبان کو دراز کرنا، اچھی بات نہیں ہے۔ یہ ایمان والوں کا



طریقہ نہیں، شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ ناپسندیدہ ہے، گدھے کی آواز سے گفتگو کرنا مکروہ اور وحشت انگیز ہے۔ (بحوالہ تفسیر خزائن العرفان)

حضرات محترم! کسی شاعر اسلام نے کیا خوب کہا ہے:

مجھے بری آواز سے تو محفوظ فرما
صدقۂ سرور دو جہاں یا الٰہی
جو شاہ مدینہ کی نعتیں سنائے
عطا کردے ایسی زباں یا الٰہی

حضرات گرامی! حدیث پاک ملاحظہ کریں!

## (اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں)

عَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَضْمَنُ لِیْ مَابَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَابَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ

(بخاری مترجم، ج سوم صفحہ ۵۰۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھے اس کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اُس کی جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

## (اچھی بات کہے یا خاموش رہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم صفحہ ۵۰۳)

ارشاد ربانی ہے، مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ پ ۲۶۔ ع ۱۵۔ آیت ۱۸

کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

(کنزالایمان)

## (فضول گوئی)

Scanned by CamScanner

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں جو غیبت اور فضول گوئی زیادہ کرے گا وہ دین اسلام پر نہیں مرے گا۔ (غیبت کا تباہ کاریاں، صفحہ ۴۷)

غیبتوں سے بچوں چغلیوں سے بچوں
ہو نگاہِ کرم تاجدار حرم
بدکلامی نہ ہو فضول گوئی نہ ہو
بولوں میں کم سے کم تاجدار حرم

حضرات گرامی! ایک مرد صالح کا بیان ہے کہ فضول گوئی نیکیوں کو اس طرح چوس لیتی ہے جس طرح خشک زمین پانی کو چوس لیتی ہے۔

(عیون الحکایات مترجم، حصہ اول صفحہ ۲۴۶)

میں بیکار باتوں سے بچ کر ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یا الٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دم بچایا الٰہی

(عطار)

## (ایک شخص کی خاموشی)

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ایک شخص بیٹھا کرتا تھا جو ہمیشہ خاموش رہ کر گفتگو سنتا تھا اور خود کبھی نہ بولتا تھا، ایک بار حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ میاں! تم ہمیشہ چپ رہتے ہو کبھی تم بھی بولا کرو۔ اس شخص نے کہا حضور ایک مسئلہ بتایئے کہ روزہ دار افطار کس وقت کرے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب سورج ڈوب جائے تو وہ شخص بولا کہ اگر سورج آدھی رات تک بھی نہ ڈوبے تو پھر کیا کرے۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہارا چپ رہنا ہی بہتر ہے۔

(حیاۃ الحیوان)

## (اے زبان اچھی بات کہہ)



حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صفا پر چڑھ کر فرماتے تھے اے زبان اچھی بات کہہ غنیمت پائے گی اور بری بات سے سکوت کر سلامت رہے گی اس سے پہلے کہ تو شرمندہ ہو۔

(احیاء العلوم، جلد سوم صفحہ ۱۸۶)

## (آگ کی دو زبانیں ہوں گی)

عَنْ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ وَجْھَانِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانٌ مِّنَ النَّارِ

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی دنیا میں دو غلی باتیں ہوں گی قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (ابو داؤد)

## (وہ نجات پا گیا)

حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔ (تنبیہ الغافلین، صفحہ ۸۱)

حدیث پاک میں ہے کہ۔

مَنْ صَمَتَ نَجَا جو چپ رہا ہے وہ نجات پا گیا۔ سبحان اللہ!

(تنبیہ الغافلین، صفحہ ۸۱)

حضرات گرامی! مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے بری اور فضول باتوں سے زبان کو روکے رکھا اسے دنیا اور آخرت کی بہت سی آفتوں، مصیبتوں اور نقصانات سے نجات مل گئی، کیوں کہ عام طور پر انسان جن آفتوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں سے اکثر کا ذریعہ زبان ہی ہوتی ہے۔ (مرقاۃ)

## (اس کا منہ کتے کا ہوگا)

چنانچہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص پر جنت حرام ہوگی جو اپنی زبان سے فحش (گندی) اور کفریات کلمے نکالے گا۔ دوزخ میں کچھ لوگ ایسے بھی

Scanned by CamScanner

ہوں گے جن کے منہ سے نجاست (یعنی گندگی) نکلے گی اور اس کی بدبو سے تمام دوزخی فریاد کریں گے اور کہیں گے کہ یہ لوگ کون ہیں؟ ان کو بتایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بری بات کہنا پسند کرتے تھے اور بری کہتے تھے۔

شیخ ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی گندی بات کہے گا قیامت میں اس کا منہ کتے کا ہوگا۔ (کیمیائے سعادت)

حضرات گرامی! زیادہ بولنے اور بک بک کرنے والوں اور گندی گندی گفتگو کرنے والوں سے نیک لوگ پریشان ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی اس پر لعنت کرتے ہیں۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے
غیبتیں چغلیاں ہے کرواتی
جب زباں بے لگام ہوتی ہے

## (جب انسان صبح کرتا ہے)

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیوں کہ ہم تجھ سے متعلق ہیں، اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

(ترمذی شریف مترجم، جلد دوم صفحہ ۱۲۹)

## (زبان لڑائی کی کنجی ہے)

بعض سلف فرماتے ہیں: زبان لڑائی کی کنجی ہے اس میں جھوٹ، غیبت، چغلی اور بہتان ہے اور اسی میں جھوٹی گواہی، پاک دامن پر تہمت اور اللہ تعالیٰ پر افترا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ابن آدم کی زیادہ خطائیں اس کی زبان سے ہوں گی اور قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ گناہ والا وہ ہوگا جو سب سے زیادہ لایعنی میں منہمک ہوگا اور لوگوں کو تکلیف دے گا۔



(قوت القلوب، جلد اول صفحہ ۲۳۶)

دے غیبت سے تہمت سے نفرت خدایا
کہ بے شک ہے ان میں ہلاکت خدایا
میری ذات سے دل دکھے نہ کسی کا
ملے مجھ سے سب کو مسرت خدایا

## (چغل خور جنت میں نہ جائے گا)

عَنْ حُذَیْفَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: آپ فرماتے تھے جنت میں نہ جائے گا چغل خور۔

(صحیح مسلم مترجم، ج اول صفحہ ۱۹۷)

## (چالیس برس تک نہ بولے)

حضرات گرامی! میری آخری گفتگو توجہ سے ملاحظہ کریں۔ منقول ہے کہ حضرت سیدنا حسن بصری ؓ چالیس برس تک نہیں بولے اور نہ ہنسے۔ جب ان کو بیٹھے ہوئے دیکھا جاتا تو یوں معلوم ہوتا گویا ایک قیدی ہیں۔ اور جب گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آخرت کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور بیان فرما رہے ہیں اور جب خاموش رہتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ گویا ان کی آنکھوں میں قیامت کی آگ بھڑک رہی ہے۔ جب ان سے اس قدر غمگین و چپ رہنے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اللہ عزوجل نے میرے بعض ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر مجھ پر غضب فرمایا اور یہ فرما دیا کہ جاؤ میں تمہیں نہیں بخشتا تو میرا کیا بنے گا۔

(احیاء العلوم، جلد چہارم صفحہ ۳۵۳)

حضرات محترم! اب آپ ہی غور فرمائیں کہ اتنے بڑے زاہد و عابد اور اللہ عزوجل کے ولی کامل آخرت کے ڈر سے اتنا روئے۔ اور آج ہم ہیں کہ لاکھوں گناہ کر لیتے ہیں مگر خوف خدا سے دو آنسوں آنکھوں سے نہیں گر سکتے۔ اے اللہ!

ہر خطا تو در گذر کر بے کس و مجبور کی

Scanned by CamScanner

یا الٰہی مغفرت کر بے کس و مجبور کی
نامۂ بدکار میں حسن عمل کوئی نہیں
لاج رکھنا روز محشر بے کس و مجبور کی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بطفیل محبوب اکرم ﷺ تمام مومنین کو بدزبانی اور بدکلامی سے محفوظ فرمائے۔ آمین یا اللہ عزوجل!

ذکر و درود ہر گھڑی ورد زباں رہے
میری فضول گوئی کی عادت نکال دے
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## دسواں باب

# فضائل وضو اور مسواک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط پ ۶۔ ع۔ ۵ آیت ۵

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاَمِيْنُ الْكَرِيْم

حضرات محترم! عادت کے مطابق آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام کے چند اشعار ملاحظہ فرمالیں۔

مومن ہے وہ جوان کی عزت پہ مرے دل سے



تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے
واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے
دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک
اتریں گے کہاں مجرم اے عفو ترے دل سے
کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا رو کے
للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے
(سیدی اعلیٰحضرت)

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! غوث و خواجہ و رضا کے دیوانو! قرآن کریم کے فداکارو! شہدائے ملت کے خدمتگارو! گفتگو سے قبل مناسب سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے ہم اور آپ محفل کی زینت بڑھانے کے لئے ایک بار اس گنبد خضریٰ میں آرام فرمانے والے آقا و مولا، احمد مختار، امت کے غم خوار نبیوں کے سردار، آفتاب نبوت، مہتاب رسالت، شہنشاہ عدالت کی بارگاہ اقدس میں ہر سانس کے ساتھ لاکھوں درود و سلام کے تحفے اس روضۂ مبارک اور بارگاہ اقدس پر نثار ہوں۔ جو مزمل چادر والا و اللیل زلفوں والا، مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی والی آنکھوں والا، جس کے سینۂ باسکینہ کو فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی کا خزینہ بنادیا۔ اور کینہ و نفرت سے پاک و صاف کردیا۔ اس پاک و صاف سینۂ باسکینہ والے آقائے دوجہاں صبح کائنات کے شمس الضحیٰ، شام کائنات کے بدر الدجیٰ، جناب محمد عربی روحی فدا ﷺ کے دربار گوہربار میں نذرانۂ عقیدت و محبت کے ساتھ درود پاک کا نذرانہ پیش کیجئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ

محترم بزرگو اور دوستو! اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو، اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (کنزالایمان، سورۃ المائدہ)

Scanned by CamScanner

اور اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اور اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔
(سورۂ توبہ، پ ۱۱، ع ۲)

محترم حضرات آیئے اب وضو کے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

## (ہر عضو کو تین تین بار دھونا)

اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا يُسْنِدُ ذٰالِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(نسائی شریف مترجم، ج ۱ اول صفحہ ۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وضو فرمایا اور ہر عضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا حضور ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

## (وضو نصف ایمان ہے)

حضرت ابو مالک اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔
(تفسیر ابن کثیر، جلد دوم صفحہ ۵۵)

## (وضو پر وضو کرنا)

حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو پہ وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
(تفسیر ابن کثیر، جلد دوم صفحہ ۴۴)

## (نماز کی کنجی طہارت ہے)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے۔
(ابوداؤد مترجم، جلد اول صفحہ ۸۰)

## (اُس کا وضو نہیں)



عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ
(مشکوٰۃ مترجم، جلد اول صفحہ ۹۶)

حضرت سعید بن زید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا وضو نہیں جس نے اس سے پہلے اللہ کا نام نہ لیا ہو۔

## (اُس کا وضو کامل نہیں)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا وضو کامل نہیں جس نے بسم اللہ نہ پڑھی۔
(ترمذی شریف مترجم، جلد اول صفحہ ۹۰)

## (اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا)

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا
(ترمذی مترجم، ج ۱ اول صفحہ ۹۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا۔

## (خواجہ فضل دین عیاض)

حضرات محترم! ایک مرتبہ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ نے وضو کرتے وقت ہاتھ صرف دو مرتبہ دھوئے جب نماز ادا کر چکے تو اسی دن رات میں حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ حضور ﷺ نے خواجہ فضیل بن عیاض کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھے تعجب ہے تمہارے وضو میں کمی رہ جائے؟ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض اسی وقت اٹھے اور تازہ وضو فرما کر کے نماز ادا کی اور کفار کے لئے سال بھر تک پانچ سو رکعت بطور وظیفہ نماز ادا کرتے رہے۔
(اردو ترجمہ دلیل العارفین، صفحہ ۳)

## (اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑے ہو کے پوری دلچسپی اور توجہ سے دو رکعتیں نماز پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

(تفسیر ابن کثیر، جلد دوم صفحہ ۵۵)

## (ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب)

سیدنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر و مرشد حضرت عثمان ہارون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے باہر دنیا میں تشریف لائے اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت کا اتفاق ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ اٹھ کر غسل کرو۔ تو بہت خوش ہوئے اور کہا اے بھائی جبرائیل اس غسل کا کچھ اجر ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا آپ کے بدن کے ہر بال کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا، اور پانی کا ہر قطرہ جو آپ کے بدن سے بہا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ نے ایک ایک فرشتہ پیدا کیا ہے، جو روز قیامت تک عبادت کرتا رہے گا اور اس عبادت کا ثواب آپ کو ملتا رہے گا۔ پوچھا اے بھائی جبرائیل یہ ثواب میرے ہی لئے ہے یا میرے فرزندوں کے لئے بھی ہے؟ جواب ملا جو تمہارا فرزند مومن ہوگا اور حلال غسل کرے گا اس کے بالوں کی تعداد کے موافق اتنے ہی سالوں کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی اور جو قطرے اس کے بدن سے گریں گے ہر قطرہ کے عوض ایک ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا جو قیامت تک تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے گا اور اس کا ثواب اس مومن بندہ کو ملے گا۔

(اردو ترجمہ دلیل العارفین، صفحہ ۶)

## (ہر بال کے بدلے ایک سال کے گناہ)

جو حرام غسل کرتا ہے تو اس کے ہر بال کے بدلے ایک ایک سال کے گناہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور ہر قطرے سے غسل کے وقت جو اس کے بدن سے گرتا ہے ایک شیطان پیدا ہوتا ہے قیامت تک جو بدی اس شیطان سے ہوتی ہے وہ اس کے ذمہ لکھی جاتی ہے۔ (ہست بہست دلیل العارفین، صفحہ ۷)

## (لطیفہ۔ میرا وضو ٹوٹ گیا ہے)

محترم حضرات! ایک مرغ تھا۔ وہ روزانہ کھاپی کر ایک درخت کی اونچی شاخ



پر بیٹھ کر بانگ دیا کرتا تھا۔ ایک بھیڑیئے نے مرغ کو دیکھا تو منہ میں پانی آگیا مگر بھیڑیا درخت پر چڑھ نہیں سکتا تھا۔ سوچا کہ کسی اور طریقہ سے یہ شکار ہاتھ نہیں آسکتا لہٰذا اس بھولے مرغ کو دین کے نام پر بلا کر شکار کرنا چاہیے۔ چنانچہ بھیڑیا درخت کے نیچے کھڑا ہو گیا اور بولا: مرغا میاں! ماشاء اللہ تم نے اذان بہت اچھی دی، اچھا اب اترو، ہم تم ایک ساتھ نماز پڑھ لیں۔ مرغ بھیڑیئے کی نیت کو سمجھ گیا کہ یہ نماز کے نام پر مجھے چٹ کرنا چاہتا ہے۔ مرغ درخت پر سے دیکھ رہا تھا کہ ایک شیر چشمے پر پانی پی رہا ہے اور وہ یقیناً پانی پی کر اسی درخت کے نیچے آرام کرنے کے لئے آئے گا مرغ نے بھیڑیئے کو جواب دیا کہ بہت اچھا ذرا ٹھہریئے اذان ہو چکی ہے اور امام صاحب وضو کر رہے ہیں۔ امام صاحب کو آجانے دیجئے پھر جماعت سے نماز ہوگی۔ بھیڑیا کھڑا رہا اتنے میں شیر آن پہنچا۔ اب بھیڑیئے نے جو شیر کی صورت دیکھی بھاگ نکلا مرغ بولا، ارے ارے ملا جی کہاں چلے، آیئے نماز پڑھ لیجئے، امام صاحب آگئے ہیں، بھیڑیا بھاگتے ہوئے بولا کہ بھائی میرا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ وضو کرنے جا رہا ہوں۔

(لطائف اعظمی، صفحہ ۱۱)

## (کبھی بے وضو نہ رہے)

حضرات گرامی! ایک دن حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجد میں داخل ہونے کے لئے وضو کیا۔ تو غیب سے آواز آئی کہ تم نے تو ظاہری طہارت کو آراستہ کر لیا لیکن باطن کی طہارت کب آراستہ کرو گے؟ یہ سنتے ہی مسجد سے باہر چلے گئے اور اپنا تمام ساز و سامان، مال و زر، تمام کا تمام خیرات کر دیا حتی کہ ایک کپڑے کے جوڑے پر اکتفا کیا جس میں نماز ادا کرتے تھے۔ اسی حالت میں جب حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا اے ابو بکر (شبلی علیہ الرحمہ کی کنیت) جو طہارت تم نے کی ہے وہ بہت فائدہ مند ہے، خدائے تعالیٰ تجھے ہمیشہ باطہارت رکھے۔ چنانچہ شبلی علیہ الرحمہ اس کے بعد آخر وقت تک کبھی بے وضو نہ رہے، اور حضرت شبلی علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ میں نے کبھی وضو کا کوئی

Scanned by CamScanner

ادب (یعنی سنت) ترک نہیں کیا۔

(شرح کشف المحجوب، صفحہ ۷۲۹)

## (ایک نماز کے لئے ساٹھ مرتبہ طہارت کی)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بیماری کی حالت میں ایک نماز کے لئے ساٹھ مرتبہ طہارت کی اس خیال سے کہ جب دنیا سے جاؤں تو طہارت کے ساتھ جاؤں۔ (شرح کشف المحجوب، صفحہ ۷۲۸)

## (کسی کو نہیں معلوم)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالنے سے پہلے دھولے کیوں کہ تم میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گذاری ہے۔

(بداية المجتهد ونهاية المقتصد، صفحہ ۵۴)

برادران اسلامیہ، اب تک تو وضو کے فضائل ملاحظہ فرمائے اور اب مسواک کے فضائل سماعت فرمائیں اور چند احادیث پاک ملاحظہ کریں۔ حضرات! سب سے پہلے درود پاک کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ

## (اپنے منہ مبارک کو مسواک سے صاف کرتے)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت حذیفہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی رات کو اٹھتے تو منہ کو مسواک سے صاف فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری شریف مترجم، جلد اول صفحہ ۱۸۳)

## (مسواک کرنے کا حکم)



عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

(ابوداؤد مترجم، ج ۱ اول صفحہ ۷۶)

حضرت ابوہریرہ ؓ نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے مسلمانوں پر تنگی نہ جانتا تو انہیں نماز عشاء دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

## (وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات یا دن میں نیند سے بیدار نہ ہوتے مگر وضو سے پہلے مسواک فرمالیا کرتے تھے۔

(ابوداؤد شریف مترجم، جلد اول صفحہ ۷۹)

## (غسل کے بعد وضو نہ کرنا)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہ فرماتے۔

(نسائی شریف مترجم، ج ۱ اول صفحہ ۱۲۹)

## (مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رضا الٰہی حاصل ہونے کا سبب ہے۔ (نسائی شریف مترجم، ج ۱ اول صفحہ ۲)

حضرات محترم! معلوم ہوا کہ حدیث پاک سے کہ مسواک کرنے والے کا منہ پاک وصاف ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے۔

## (مسواک کی فضیلت)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنا بغیر مسواک کے پچھتر نمازوں سے افضل ہے۔ سبحان اللہ!

Scanned by CamScanner

(احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۳۰۲)

حضرات محترم! قیامت کے روز وضو کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ وضو کے نشان کی وجہ سے روشن ہوں گے۔ جتنا دور پانی پہنچے گا اتنا ہی عضو قیامت میں روشن ہوگا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کا وضو کا پانی پہنچے گا۔

(احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۳۰۴)

روشن جبیں وضو سے ہے روشن ہیں ہاتھ پاؤں
روشن نمازیوں کی پیشانی وضو سے ہے

## (اس نے ظلم کیا)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مرتبہ سے زیادہ اعضائے وضو جس نے دھوئے اس نے ظلم کیا۔ (احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۳۰۶)

## (وضو پر وضو کرنا نور علیٰ نور ہے)

حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور کوئی بات دنیوی دل میں نہ لائے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ اور فرمایا: وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے۔

(احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۳۰۷)

حضرات گرامی! غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے وضو و مسواک میں کتنی حکمتیں فرمائیں ہیں۔ آج ہم وضو کرنے سے گھبراتے ہیں۔ افسوس! ہم نے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دیا، قرآن کے فرمان پر عمل کرنا چھوڑ دیا، حدیث رسول ﷺ کی عزت و اہمیت ہمارے قلوب سے نکل گئی۔ کاش ہم قرآن و حدیث اور دینی کتابوں کا مطالعہ کرتے۔ صحابہ کرام کی مقدس زندگیوں سے عبرت حاصل کرتے۔ کاش ہم پاکی ناپاکی کا خیال کرتے۔

## (باوضو سونے والا)



حدیث پاک میں ہے کہ باوضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ (کنز العمال، جلد ۹ صفحہ ۱۲۳)

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے
بھائی نہیں بھروسہ ہے کوئی زندگی کا

## (وضو کا بچا ہوا پانی پینے میں شفا ہے)

حضرات محترم! وضو کا بچا ہوا پانی پینے میں شفا ہے۔ کسی برتن یا لوٹے سے وضو کیا ہو تو اس کا بچا ہوا پانی قبلے رو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔

(احکام نماز، صفحہ ۸۷)

حضرات! آیئے اب آخری بات عرض کردوں ملاحظہ کریں محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (علاج سے انکار کر دیا)

محترم حضرات! ایک بزرگ کے چہرے پر زخم تھا اور اس کو پانی نقصان دیتا تھا لیکن ہر نماز کے وقت وہ تازہ وضو کیا کرتے تھے، جس کی وجہ سے بارہ برس تک وہ زخم ٹھیک نہیں ہو سکا۔ اور ایک بزرگ کی آنکھوں میں پانی اتر آیا، لوگ ان کے پاس حکیم صاحب کو لائے۔ ان کے علاج کے لئے طبیب حاذق کو بہت کچھ عطا کر دیا۔ طبیب نے علاج کے لئے ہی بھر لی اور کہا کہ علاج ہو جائے گا لیکن اس کے لئے وضو کو ترک کرنا پڑے گا اور پیٹ کے بل لیٹنا پڑے گا۔ ان بزرگ نے علاج سے انکار کر دیا لیکن وضو چھوڑنے تیار نہ ہوئے اور بینائی کا جاتا رہنا گوارا کر لیا اور دنیا والوں کو بتا دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا دیوانہ جان تو دے سکتا ہے لیکن اسلام کے اصولوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ آنکھوں کی بینائی ختم کر سکتا ہے لیکن وضو کے ارکان ختم نہیں کر سکتا۔ اور اس شعر کے مطابق پیغام دیا کہ اے لوگو شفا مانگو تو اس سے جو سارے

Scanned by CamScanner

جہانوں کا طبیب ہے۔ (کتاب اللمع اردو ترجمہ، صفحہ ۲۴۷)

آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کی کردو دوا تم پر کروروں درود

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں درود

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مالک و مولا اپنے محبوب کے صدقہ و طفیل تمام مومنین کو اور اس خاکسار سگ چشتی کو بھی سنت رسول کے مطابق مسواک اور وضو کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت اور جذبہ عطا فرمائے۔ آمین!

وَمَا عَلَيْنَا اِلاَّ الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## گیارواں باب

# فضائل عظمتِ نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الصَّلٰوةَ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بِهَا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَبَشَّرَ بِاَنَّهَا نُوْرٌ وَنَجَاةٌ لِلْمُصَلِّیْنَ یَوْمَ الدِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ الْكَرِیْمُ



بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! قرآن و حدیث کے فرمان پر اپنے سر کو خم کرنے والو! اولیاء کرام سے محبت کرنے والو! غوث و خواجہ و رضا کے دیوانو! ہم اور آپ اس محفل کے رونق بڑھانے کے لئے ایک مرتبہ ہرے ہرے گنبد میں آرام فرمانے والے آقا، دائی حلیمہ کے پیارے، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لخت جگر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نور نظر، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ مقدس میں اپنی غلامی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے درود پاک کا نذرانہ پیش کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ

برادران اسلام! آج کی اس نورانی عرفانی بزم میں نماز کے متعلق کچھ گفتگو کرنے کی کوشش کروں گا۔ مجھے آپ کی پر خلوص نوازش کے تحت یقین کامل ہے کہ آپ تمام حضرات میری گفتگو نہایت اطمینان و سکون سے سماعت فرمائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ اس پر عمل کریں گے۔ انشاء اللہ عزوجل۔

حضرات گرامی! خطبہ کے بعد میں نے قرآن مقدس کی مشہور و معروف آیت کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ بیان کرنے سے قبل نماز کے متعلق کچھ اشعار ملاحظہ کریں۔

رکن ہے اسلام کا بنیاد ملت ہے نماز
جان ایماں روح دین قلب شریعت ہے نماز

عاشقان مصطفیٰ کے واسطے معراج ہے
ہو یقین تو منبع انوار و رحمت ہے نماز

قلب مضطر کے لئے پیغام راحت ہے نماز
کام جو عقبیٰ میں آئے ایسی دولت ہے نماز

حشر کے دن سب سے پہلے اس کو پوچھا جائے گا
بخشش وجود و کرم کی وہ علامت ہے نماز

معرفت ہو باطریقت اس کے درجے ہیں تمام

Scanned by CamScanner

شوق ہو دل میں تو سر تا پا فضیلت ہے نماز

حضرات محترم! خداوند قدوس اپنے مقدس قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ بے شک نماز تمام برائیوں اور بے حیائیوں سے منع کرتی ہے۔ (کنزالایمان، پ ۲۱۔ ع ۱۶۔ سورہ عنکبوت)

حضرات محترم! نماز کے بارے میں دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا پ ۵، ع ۱۲

بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے، سورۃ النساء (کنزالایمان)

حضرات گرامی! نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان پر (چاہے وہ مرد ہو یا عورت) روزانہ پانچ وقت کی فرض ہے۔ جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑے اگرچہ ایک ہی ہو وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے اتنا مارا جائے کہ خون بہنے لگے اور قید کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔

محترم حضرات! قرآن و حدیث میں جابجا نماز کو اس کے صحیح وقت پر ادا کرنے کی تاکید آئی ہے اور اس کے چھوڑنے اور وقت پر ادا نہ کرنے والوں کے لئے وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

آپ حضرات کے سامنے کچھ احادیث ذکر کی جاتی ہیں ملاحظہ کریں۔

## (باجماعت نماز پڑھنا)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز تنہا نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔

(موطا امام مالک مترجم، جلد اول صفحہ ۱۳۷)

## (میری آنکھوں کی ٹھنڈک)



عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُعِلَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

(نسائی شریف، مترجم)

## (فضیلت والی نماز وہ ہے)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔

(مشکوۃ شریف مترجم، جلد اول صفحہ ۱۷۱)

## (جنت میں سونے کا محل)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اُس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

(مشکوۃ شریف مترجم، جلد اول صفحہ ۲۷۹)

## (گناہوں کی مغفرت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعتیں نماز کی پابندی کرے گا اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(مشکوۃ شریف مترجم، جلد اول صفحہ ۲۸۰)

## (اُس نے پوری رات عبادت کی)

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف رات عبادت میں گزاری۔ اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔ سبحان اللہ عزوجل! (جامع الاحادیث، جلد اول صفحہ ۴۶۱)

Scanned by CamScanner

حضرات محترم! معلوم ہوا کہ نماز تمام عبادتوں سے افضل اور شان والی ہے۔
میرے اسلامی بھائیو! نماز چھوڑنے پر سخت وعیدیں آئیں ہیں۔

## (وہ فرعون کے ساتھ ہوگا)

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مکمل طہارت کے ساتھ نمازوں کے اوقات میں ہمیشہ پانچ وقتوں کی نمازیں ادا کیں تو قیامت کے دن اس کی نمازیں اس کے لئے نور اور حجت ہوں گی۔ اور جس نے نمازوں کو چھوڑ دیا وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان، اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔
(مکاشفۃ القلوب)

## (بے نمازی کی سزا)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے تارکین نماز کے منہ کالے کئے جائیں گے۔ اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے لمعلم کہا جاتا ہے اس میں سانپ رہتے ہیں، نیز ہر سانپ اونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر طویل ہوگا۔ وہ بے نمازی کو ڈسے گا اور اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل جائے گا۔ اللہ اللہ!
(مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۴۹۳)

بزرگو اور دوستو! قیامت کے روز کسی چیز کا بہانہ کام نہ آئے گا نہ بڑھاپے کا، نہ پریشانی کا۔ سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔
کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت گر جوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی

## (ان کے گھر جلادوں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم



اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بلا شبہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کے لئے اذان کا حکم دوں، اور کسی کو نماز پڑھانے کے لئے مقرر کردوں، پھر ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز کے لئے نہیں آتے جاکر ان کے سمیت گھر جلادوں۔ (جامع الاحادیث، جلد اول صفحہ ۵۴۸)

حضرات محترم! خداوند قدوس کی بارگاہ میں رو رو کر توبہ کیجئے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کر لیجئے ورنہ حشر کے روز اپنے رب کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ اگر ہم نے نماز کی پابندی کر کے اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کو راضی کر لیا تو ہمارے گھر بھی آباد ہو جائیں گے اور ہم بھی جام کوثر سے سیراب ہو کر جنت کے حقدار بن جائیں گے۔

آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت یوں ارشاد فرماتے ہیں:

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نہیں خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

## (حنفیوں کے لئے مغفرت کی بشارت)

سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے پیر و مرشد قطب الاقطاب خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک نہیں سوئے اور آپ کا پہلو مبارک زمین پر نہیں لگا۔ جب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آخری بار حج کیا تو کعبے کے دروازے پر آئے اور کہا دروازہ کھولو آج رات اپنے رب کی عبادت کر لیں کون جانتا ہے کہ دوسری بار مجھے حج کی قدرت حاصل ہو یا نہ ہو۔ دروازہ کھل گیا اور آپ اندر تشریف لے گئے۔ خانہ کعبہ کے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر آدھا قرآن شریف پڑھ کر رکوع اور سجدہ پورا کر کے کہا اے خداوند! میں نے تیری اطاعت نہیں کی جیسا

Scanned by CamScanner

کہ اطاعت کا حق تھا۔ غیب سے آواز آئی اے ابو حنیفہ! تو نے پہچانہ جیسا پہچاننے کا حق تھا۔ تو نے اطاعت کی جیسا اطاعت کرنے کا حق تھا۔ اے ابو حنیفہ ہم نے تم کو بھی بخشا اور جو تمہارے مسلک کی تقلید کرے گا اور جو قیامت تلک تمہارے مسلک پر رہے گا اس کو بھی بخشا۔ سبحان اللہ!

حضرات! ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا دامن کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا اور ہمیں بخشوا کر جنت کا حقدار بنادیا۔ (انیس الارواح مترجم، صفحہ ۲۹)

مروں شہاز یر سبز گنبد ہو مدفن آقا بقیع مرقد
کرم ہو بہر رسول اکرم امام اعظم ابو حنیفہ

## (نمازی اور شیر)

برادران ملت اسلامیہ! غور فرمائیں کہ ایک عابد وزاہد عالم دین نے خلیفہ دمشق مروان کے گانے بجانے کے آلات موسیقی توڑ ڈالے تو خلیفۂ مروان نے برہم ہو کر حکم دیا کہ شیر کے سامنے ڈال دو تاکہ وہ شیر انہیں چیر پھاڑ کر کھا جائے۔ چنانچہ یہ عالم دین فیضان رسول کا علم رکھنے والے عالم ربانی جب شیر کے سامنے لائے گئے تو انہوں نے نماز پڑھنا شروع کر دیا شیر ان کو دیکھ کر دم ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ان کے پاؤں چاٹنے لگا اور یہ برابر نماز پڑھتے رہے۔ اسی حالت میں پوری رات بسر ہو گئی۔ خلیفۂ مروان نے صبح کو حال دریافت کیا کہ دیکھو شیر عالم دین کو کھا گیا یا نہیں۔ لوگوں نے دیکھا کہ عالم دین نماز پڑھ رہے ہیں اور شیر ان کے پاؤں چاٹ رہا ہے۔ لوگوں نے عالم ربانی کو شیر کے پنجرے سے نکال کر دربار میں حاضر کیا۔

خلیفۂ مروان نے پوچھا کہ شیر کا تجھے کوئی خوف نہیں تھا جو اطمینان وسکون سے تم نماز پڑھ رہے تھے عالم ربانی نے جواب دیا میں تو رات بھر اس فکر میں رہا کہ شیر نے میرا پاؤں چاٹ لیا ہے اور شیر کا جھوٹا نجس ہے تو میری نماز ہوئی یا نہیں مجھے اس فکر سے فرصت ہی نہیں ملی کہ کیا میں شیر کا خوف رکھتا؟ مروان عالم ربانی کے اس جواب سے حیران رہ گیا اور حق کی ہیبت سے لرزہ براندام ہو کر اس نے عالم دین



کو رہا کر دیا۔

(روحانی حکایات)

کسی شاعر نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

آفت ہزاروں ٹلتی ہیں صدقے نماز کے
احسان ہم پہ کتنا ہے یہ کار ساز کا

حضرات گرامی! یہ تھے نماز عشق پڑھنے والے حضرات۔ لیکن افسوس ہے ہم کبھی نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو اگر مچھر نے یا کھٹمل یا چیونٹی نے کاٹ لیا تو اس چھوٹے جانور کے کاٹنے سے نماز پڑھنا بھول جاتے ہیں طرح طرح کے خیالات دل میں ابھرنے لگتے ہیں۔ اور سامنے اگر شیر یا اور کوئی جانور آجائے تو ہمارے دہشت کے حالت خراب ہو جائے۔ کاش ہمارے اسلامی بھائی عشق رسول میں ڈوب کر نماز پڑھتے۔ اگر اتنا سوچ لیتے کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے یا ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں تو قسم خدا کی ہماری عبادتوں میں، ہماری نمازوں میں، اور ہماری ریاضتوں میں کبھی خلل نہیں پڑتا بلکہ نیا انقلاب پیدا ہوتا اور ہماری نماز رب کی رضا اور حضور ﷺ کے راضی ہونے کا ذریعہ بن جاتی۔

دیدار رب جو چاہو تو پڑھتے رہو نماز
دیدار رب بنام عبادت نماز ہے
یوم حساب اور محشر کے روبرو
سامان خلد موصل جنت نماز ہے
ثابت ہے یہ کلام الٰہی سے لا کلام
رب کی رضا ہے باعث برکت نماز ہے

## (سترحج کا ثواب)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر حج کا ثواب عطا کرے گا۔ سبحان اللہ! (تذکرۃ الواعظین)

## (نصرانی ایمان لے آیا)

حضرات محترم ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ کریں!

حضرت عامر بن قیس رضی اللہ عنہ ایک روز سانپوں کے جنگل میں چلے گئے

Scanned by CamScanner

اور نماز پڑھنا شروع کر دیا۔ جب سورج ڈوبنے لگا تو ایک عابد نصرانی ان کے پاس آیا اور کہا حضرت! آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں مسافر ہوں۔ نصرانی بولا رات کو میرے مکان پر رہنا کیوں کہ یہ جنگل سانپوں کا ہے تم کو ان سے تکلیف پہنچے گی۔ اور میرا مکان لوہے کا ہے جو بہت مضبوط ہے۔ حضرت نے فرمایا میں خلاف مذہب کا سہارا نہ لوں گا۔ وہ بولا حضور کی مرضی۔ اور وہاں مجبوراً چلا گیا اور اپنا مکان بند کر کے سو گیا۔ جب آدھی رات ہوئی تو بیدار ہوا اور مکان کی چھت پر سے حضرت عامر بن قیس رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگا کہ حضرت نماز میں مصروف ہیں اور ایک شیر ان کا پہرا دے رہا ہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیر دم ہلانے لگا۔ حضرت نے شیر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تجھ کو کچھ کہنا ہو تو کہہ ورنہ رخصت ہو جا۔ خلل واقع مت کر۔ شیر دم ہلاتا ہوا سلام کر کے وہاں سے چلا گیا۔ نصرانی عابد یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا اور حضرت کے پاس آکر بولا حضرت آپ کا مذہب کیا ہے؟ حضرت نے جواب ارشاد فرمایا کہ الحمد اللہ میں ایک گنہگار مسلمان ہوں۔ میرا مذہب دین اسلام ہے۔ نصرانی بول پڑا سبحان اللہ جب گنہگار اس مذہب کے ایسے ہیں تو اچھے کیسے ہوں گے۔ عابد نصرانی فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور نماز میں مشغول ہو گیا۔ سبحان اللہ!

(حکایات الصالحین)

برادران اسلام! یہ نماز تمام کامیابیوں کی ضمانت ہے۔ نماز رضائے الٰہی کا سبب ہے۔ نماز نگاہ مصطفیٰ کی ٹھنڈک ہے۔ نماز فرشتوں کا پسندیدہ عمل ہے۔ نماز انبیاء علیہ السلام کی سنت ہے۔ نماز دل کا سکون ہے۔ نماز جسم کی خوبصورتی ہے۔ نماز قبر کا نور ہے۔ نماز دل کا سرور ہے۔ نماز دعاء کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ نماز اخوت و محبت کا درس ہے۔ نماز بے حیائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز برائیوں کو روکتی ہے۔ نماز راحت جان ہے۔ نماز مومن کی پہچان ہے۔ نماز آتش جہنم کے لئے آڑ ہے۔ نماز مومن کا نور ہے۔ نماز اسلام کا رکن ہے۔ نماز جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے۔ نماز گناہوں سے بچاتی ہے۔ نماز غریبی کو دور کرتی ہے۔ نماز مشکلوں اور پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز اسلام کا زیور ہے۔ نماز جہنم سے آزاد کرانے کی ڈھال ہے۔ نماز دل کی کدورت کو مٹاتی ہے۔

نماز اقرار عبدیت کا اسرار زینہ ہے



نماز اللہ سے ملانے کا ایک بہتر قرینہ ہے

نماز آب زلال رحمت رب دو عالم ہے
یہی تسکین غم اور زخم دل کا مرہم ہے

## (نماز کی برکت سے گناہ معاف)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو بندہ نماز کے لئے خداوند قدوس کی طرف متوجہ ہو کر اور سراپا چشم و گوش بن کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ نماز سے فراغت کے بعد گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے وقت تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے صرف ہاتھ پاؤں دھونے ہی سے اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو اس وقت وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔

(عوارف المعارف، صفحہ ۴۷۳)

## (شیطان روتے ہوئے بھاگتا ہے)

حضور ﷺ نے فرمایا: جب بندۂ مومن سجدہ کرتا ہے تو شیطان علیحدہ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ ہائے افسوس! اسے سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا یوں اسے جنت نصیب ہوئی۔ اور مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں نے نافرمانی کی اور میرے لئے جہنم بنائی گئی۔

(احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۳۳۷)

## (بے نمازی کی نحوست)

حضرات گرامی! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک گاؤں میں جانا ہوا جہاں بکثرت درخت تھے۔ نہریں جاری تھیں۔ لوگ بڑے خوش حال تھے۔ اور مہمان نوازی میں بے مثال تھے۔ آپ کا بڑا خیر مقدم کیا۔ خوب خدمت کی۔ آپ علیہ السلام ان کی اس قدر فرمانبرداری اور کشادگی پر بڑے متعجب ہوئے۔ پھر آپ کا 3 سال بعد اسی جگہ پر جانا ہوا تو دیکھا درخت خشک اور نہریں بند پڑی ہیں۔ گاؤں اجڑ گیا ہے ویران ہو چکا تھا۔ آپ حیران تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ اے روح اللہ! یہاں سے ایک بے نمازی کا گزر ہوا جس نے ان

Scanned by CamScanner

چشموں سے اپنا چہرہ دھولیا تھا اور پیڑ کو ہاتھ لگایا تھا اس کی نحوست سے یہ اثر ہوا کہ درخت سوکھ گئے۔ نہریں خشک ہو گئیں اور گاؤں ویران و تباہ ہو گیا، اے عیسیٰ علیہ السلام! جب نماز کا چھوڑنا دین کی ویرانی کا باعث ہے تو وہ دنیا کی تباہی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

(نزہۃ المجالس، جلد اول)

میرے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے ڈر سے توبہ کیجئے اور نماز پڑھنا شروع کیجئے ورنہ حشر کے روز پچھتانہ پڑے گا۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
ورنہ دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

## (عامر بن قیس کی نماز)

حضرت علقمہ بن اسود فرماتے ہیں کہ جو لطف نماز میں حضرت عامر بن قیس کو حاصل تھا ایسا کسی کو نہ تھا۔ ایک مرتبہ شیطان مردود بصورت کالے سانپ کے مسجد میں آیا اور سب نمازیوں نے جب دیکھا کہ کالا سانپ مسجد میں گھس آیا تو گھبرا کر سب بھاگ گئے لیکن حضرت عامر بن قیس نماز میں ویسے ہی مشغول رہے اور جنبش بھی نہ کی پھر وہ شیطان خبیث نے عاجز ہو کر جھک مار ان کے کرتے میں گھس کر گریبان سے سر نکال کر ڈرانا چاہا تب بھی حضرت عامر بن قیس کو کچھ خیال نہ ہوا کہ کیا ہے آپ بدستور ویسے ہی باسکون نماز میں مشغول رہے۔ آخر شیطان ملعون لاچار ہو کر چلا گیا۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ اس کالے سانپ سے نہیں ڈرے۔ فرمایا میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ وہ شیطان مردود تھا۔ (حکایات الصالحین)

## (لطیفہ)

حضرات! سنا ہے کہ پانچ آدمی نماز کی تبلیغ کے لئے چلے۔ اتفاقاً نماز کا وقت ہو گیا پانچوں دریا کے کنارے نماز پڑھنے لگے ایک امام بن گیا اور چار مقتدی ہو گئے۔ عین نماز کی حالت میں دریا کے اندر مچھلی کودی۔ بس اب کہاں برداشت کی طاقت فوراً ایک مقتدی بول اٹھا کہ کیا کودا؟ دوسرا بولا جی مچھلی ہو گی۔ تیسرے صاحب جو ذرا بقراط تھے تڑپ کر بولے چپ رہو بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ چوتھے



صاحب کو غصہ آگیا وہ بھی بولا کہ تم کیوں بولے تمہاری نماز بھی ٹوٹ گئی۔ امام صاحب چاروں کی باتیں سن کر تڑپ کر بولے کہ الحمد اللہ میں نہیں بولا اس لئے میری نماز نہیں ٹوٹی۔

(لطائف اعظمی)

میرے عزیز مسلمانو غور فرمائیں کہ یہ وہ مسلمان تھے جو کہتے تھے کہ نماز میں مینڈھا یا گدھے کا خیال آجائے تو نماز ہو جائے گی۔ (معاذ اللہ) اور جس کا نام محمد یا علی ہے نماز میں خیال آگیا تو نماز نہ ہو گی۔ (معاذ اللہ) تو ان ظالموں کی زبان بند کرنے کے لئے ان وہابیوں کے فتوئی کو رد کرنے کے لئے ان سرکشوں دیوبندیوں کے غرور و گھمنڈ کو ختم کرنے کے لئے 19 سالہ نوجوان، علم و عرفان کا پیکر عشق رسول میں ڈوب کر فتوئی صادر فرمانے والا باطل کو سرنگوں کرنے والا، نماز میں پیارے مصطفیٰ ﷺ کے خیال کو واجب قرار دینے والا، اپنے مقدس قلم کی نوک سے باطل کے قلم کی دھجیاں بکھرنے والا، سرزمین بریلی شریف کی ٹوٹی چٹائی پر حق کی آواز اٹھانے والا، بریلی شریف کی مقدس زمین پر جنم لینے والا، سیدی مجددی امام احمد رضا یوں عشق رسول میں ڈوب کر فتوئی صادر فرماتے ہیں کہ اے لوگو اپنے کان کھول کر سن لو کہ جس کی نماز عشق رسول سے خالی ہو گی، جس کی نماز میں میرے مصطفیٰ ﷺ کا خیال نہیں آیا اس کی نماز نہیں ہو گی۔ جس کی نماز میں عشق رسول نہیں پایا جاتا اس کی نماز اس کے منہ پر ماردی جائے گی، اس کی نماز مردود ہو گی، اس کی نماز بے نور ہو گی، اس کی نماز باقصور ہو گی، اس کی نماز شیطان کی پسند ہو گی رحمٰن کی ناپسند ہو گی۔

یہ حق کی آواز اٹھانے والا وہ تھا جسے آج دنیا سیدی مجددی عشق محبت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے نام سے جانتی ہے۔ اور دنیا والے یوں پکار اٹھے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

(اعلیٰ حضرت)

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا ہے کہ ایسے نمازیوں سے بچائے جو نماز پڑھ کر بھی جہنم کی آگ کے نذر ہو جائیں۔ ایسے نمازیوں سے پرہیز کیجئے اور

Scanned by CamScanner

ان وہابیوں کا بائیکاٹ کیجئے۔ اور نجدی وہابی حضرات غور سے سن لیں۔

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
علم شیطاں کا ہوا علم نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری
ان کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقت نماز
ماری جائے گی تیرے منہ پر عبادت تیری
ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعوئی بے اصل ہے جھوٹی محبت تیری

حضرات محترم! محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (اُس نے دین کو گرادیا)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو گرادیا۔

(اردو ترجمہ لباب الاحیاء، صفحہ ۵۹)

محترم حضرات! آیئے بزرگوں کی نمازوں پر غور کریں کہ ان بزرگان دین نے اللہ تعالیٰ کو کس انداز سے راضی کیا۔ حضرات! ضلع مراد آباد میں ایک گاؤں ہے جس کا نام کھمریا شریف ہے۔ اس میں اللہ کے ایک ولی قطب زماں، شمس العارفین، حضرت خواجہ مخدوم سید چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں انہیں بزرگ کے خلیفہ اعظم۔

## (نماز معکوس)

حضرت شیخ عالم پیر طریقت۔ رہبر شریعت، سیدی قبلہ امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشدی سرکار سید چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانچوں



وقت با جماعت اور تہجد و چاشت و اشراق کے ساتھ ساتھ نماز معکوس بھی ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجاہدہ اور غلبۂ شوق کی وجہ سے اپنے پاؤں میں لوہے کی بھاری بیڑیاں پہن کر اور ہاتھوں مبارک میں لوہے کے مضبوط بھاری قسم کے کڑے ڈال کر ایک زنجیر یا مضبوط رسی کے ذریعہ کنوئیں میں الٹے لٹک کر نماز معکوس ادا کرتے تھے اور سالہا سال آپ کا پہلوئے مبارک زمین سے نہ لگا پوری پوری شب اسی طرح عبادت و ریاضت میں گزر جاتی تھی۔ یہ کنواں آج بھی خانقاہ چشتیہ وامامیہ میں موجود ہے۔ یہ لوہے کی بیڑیاں اور ہاتھوں مبارک کی کڑیاں اور زنجیر وغیرہ بھی خانقاہ میں سجادہ نشین پیر طریقت پیکر علم و عرفان، قندیل معرفت، نواسۂ رسول، حضرت علامہ و مولانا حافظ و قاری الحاج سید سلامت علی چشتی مدظلہ العالی کے پاس بطور تبرک محفوظ ہیں اور مشتاق دید کو ان کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ سبحان اللہ!

(اوصاف مرشد، صفحہ ۳۸)

محترم حضرات! یہی تو اللہ کے وہ ولی ہیں جنہوں نے ہمیں قرآن سمجھایا۔ عبادت کا طریقہ بتایا۔ شرابی پر نظر ڈالی تو نمازی بنادیا۔ بے حیا کی طرف نظر ولایت سے دیکھا تو باحیاء بنادیا۔ بدکاروں پر نظر ڈالی تو نیکوکار بنادیا۔ اور چوروں کو دیکھا تو ولی بنادیا۔ قطب وابدال بنادیا۔ شراب کو دیکھا تو دیسی گھی بنادیا۔

حضرات یہ تھیں ان بزرگوں کی عبادتیں و ریاضتیں جس کی وجہ سے یہ اللہ کے محبوب و مقبول بندے بن گئے اور شاہان زمانہ جن کی چوکھٹ پر اپنا سر رکھنے کو فخر سمجھتے ہیں۔ آیئے انہیں بزرگ کا ایک اور واقعہ سماعت فرمالیں۔

## (عبادت کا انوکھا جذبہ)

حضرات! سرزمین چشت نگر موضع کھمریا شریف ضلع مراد آباد یوپی سے حضرت قبلہ امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مذکور ہے کہ حضرت شیخ عالم، آفتاب ولایت، سرچشمہ ہدایت، چشتیوں کے عظیم پیشوا، سرکار سیدنا چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی عبادت گاہ کی چھت میں ایک مضبوط ڈوری میں مچھلی کا

Scanned by CamScanner

کانٹا جس سے مچھلی کا شکار کیا جاتا ہے، باندر کھا تھا۔ رات کو آپ سب کے سونے کے بعد اپنے سر میں اس کانٹے کو پھونک کر کھڑے ہو جاتے تا کہ نیند غالب نہ ہو اور ساری ساری رات اسی طرح عبادت الٰہی میں گذار دیتے تھے یہ تھا حضرت سیدنا مخدوم چشتی میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبادت کا انوکھا جذبہ۔ سبحان اللہ!

(اوصاف مرشد، صفحہ ۳۹)

اور سیدنا چشتی میاں نے نماز کا ہمیشہ یہ پیغام دیا!

معروف رہو ہمیشہ عبادت میں رب کی تم
مومن وہ سچا ہے جو ہے عادی نماز کا
رکن ہے اسلام کا بنیاد ملت ہے نماز
جان ایمان روح دیں قلب شریعت ہے نماز
معرفت ہو یا طریقت اس کے درجے ہیں تمام
شوق ہو دل میں تو سر تا پا فضیلت ہے نماز

## (امام اعظم ابو حنیفہ کی نماز)

حضرات! منقول ہے کہ امام اعظم کے پڑوس میں ایک صاحب کا مکان تھا امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ کا جب انتقال ہو گیا تو اسی پڑوسی کے ایک چھوٹے بچے نے اپنے باپ سے پوچھا کہ ابا جان سامنے ابو حنیفہ کی چھت پر ایک ستون نظر آیا کرتا تھا اسے کیا ہو گیا کس نے گرا دیا کہ وہ نظر نہیں آتا۔ بچے کی یہ معصوم بات سن کر اس کے باپ نے کہا: لخت جگر! یہاں کوئی ستون وغیرہ نہیں تھا بلکہ وہ تو شریعت کے ستون، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ہی تھے جو ساری رات چھت پر اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اب وہ ستون گر گیا ہے کہ امام صاحب کی وفات ہو گئی۔ اللہ عزوجل ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

(امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات، صفحہ ۴۸)

حضرات گرامی! ان حضرات کی بارگاہ میں اس سگ چشتی کی التجا ہے کہ جن جن حضرات کی نمازیں قضا ہو گئیں ہیں وہ حضرات اس نماز سے فائدہ حاصل کریں۔



## (قضا نمازوں کا کفارہ)

حضرت علی ﷺ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جس شخص کی نمازیں قضا ہو گئیں ہوں اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی ہیں، پس پیر کی رات پچاس رکعت نماز ادا کرے، اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور ایک دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے، تو خدائے تعالیٰ اس کی گذشتہ نمازوں کا کفارہ کرتا ہے، خواہ اس نے ۱۰۰ سال بھی نمازیں ادا نہ کیں ہوں۔

(اردو ترجمہ انیس الارواح، صفحہ ۲۸)

## (چالیس سال عشاء کی نماز کے وضو سے فجر کی نماز)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عشا کی نماز کے وضو سے صبح (فجر) کی نماز ادا کی۔ سبحان اللہ!

(اردو ترجمہ فوائد الفواد حصہ، چہارم صفحہ ۱۸۲)

## (حضرت زین العابدین کی وجہ تسمیہ)

آپ کے زین العابدین کے اسم گرامی سے معروف ہونے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ایک شب نماز تہجد میں مشغول تھے کہ شیطان ایک سانپ کی شکل میں نمودار ہوا تا کہ اس ڈراؤنی شکل سے آپ کو عبادت سے باز رکھ کر عیش و نشاط میں مشغول کر دے۔ آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی یہاں تک کہ سانپ نے آپ کے پاؤں میں کاٹ لیا لیکن آپ پھر بھی اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ سانپ نے آپ کے انگوٹھے کو اس سختی سے کاٹا کہ آپ کو درد ہوا آپ نے پھر بھی سانپ کی طرف توجہ نہ کی۔ آپ پر اللہ تعالیٰ نے انکشاف فرمادیا کہ وہ شیطان ہے۔ آپ نے اسے بُری طرح زدوکوب کیا اور فرمایا اے ذلیل و خوار و کمینے یہاں سے چلا جا۔ جب سانپ وہاں سے چلا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے تا کہ درد میں افاقہ ہو جائے۔ پھر آپ کو ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والا نظر نہ آیا۔ کہنے والے نے کہا: آپ زین العابدین ہیں۔ آپ زین العابدین ہیں۔ آپ زین العابدین ہیں۔

(فضائل اہل بیت و سوانح امام بارہ، صفحہ ۱۰۰)

Scanned by CamScanner

# (حسین اعظم کا آخری سجدہ)

محترم حضرات! آپ اس سید الشہداء مظلوم کربلا امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں جس سے میدان کربلا کی تپتی ہوئی زمین پر اس وقت بھی نماز قضا نہ ہونے دی جس وقت ایک طرف اٹھارہ سال کے نوجوان بیٹے کی بے گور وکفن لاش نظر آرہی تھی۔ حضرت قاسم کی جوانی لٹ چکی تھی۔ عون ومحمد کربلا کی گرم گرم ریت پر لشکر اعداء کے سامنے جام شہادت نوش فرما چکے تھے۔ چھ ماہ کا بیٹا ننھا علی اصغر نرم نازک حلق پر تیر کھا کر لشکر یزید کے ظلم وستم کا نشانہ بن چکا تھا۔ حضرت عباس علمدار کے بازو کٹ چکے تھے۔ ہر ایک حسین اعظم کے شیدائی اپنی جانیں موت کے حوالے کر چکے تھے۔ اللہ اللہ!

حضرات محترم! امام المقام امام حسین جب میدان کربلا میں یزیدی فوج کے سامنے پہنچے تو لشکر یزید سے خطاب فرمایا: اے منافقو! اے میرے نانا جان کا کلمہ پڑھنے والو! سن لو کہ تم بھی کلمہ پڑھنے والے ہو میں بھی کلمہ پڑھنے والا ہوں۔ تمہارے ساتھ شیطان ہے میرے ساتھ رحمٰن ہے۔

اے میرے نانا کا کلمہ پڑھنے والو سنو! تم قرآن کریم کی تفسیر بدلنے آئے ہو اور میں قرآن کی تفسیر بننے آیا ہوں۔ اے لشکر اعداء اگر تم میں تمہارے شیطان میں طاقت ہو تو جو میری تلوار کو روک سکے، تو سامنے آؤ۔ جب علی کے لخت جگر، حضرت فاطمہ کے نور نظر، میرے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے نواسے نے تلوار چلانا شروع کیا تو شیطان تھرا گیا۔ یزیدیت کانپ کر رہ گئی۔

حضرات، حضرت امام حسین تین دن کے بھوکے پیاسے لیکن برابر جوش حیدری کے ساتھ تلوار چلا رہے ہیں۔ تلوار رکنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ یزیدیت بول اٹھی کہ اے حسین! آپ کی تلوار کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ لیکن قربان جایئے حضرات امام حسین پر لڑتے لڑتے جسم اطہر زخم سے چور چور ہو جاتا ہے۔ فوراً اذان کی آواز آپ کے کان مبارک میں آتی ہے آپ کی تلوار رک جاتی ہے۔ دنیا بھر کی یزیدیت تڑپ جاتی ہے اور پکار اٹھتی ہے اے



حسین! آپ کی تلوار کو تین دن کی بھوک نہ روک سکی۔ اے حسین آپ کی تلوار کو پیاس نہ روک سکی۔ اے حسین آپ کی تلوار کو سکینہ کی آہ زاری نہ روک سکی۔ اے حسین آپ کی تلوار کو علی اصغر کی معصومیت نہ روک سکی۔ اے حسین آپ کی تلوار کو علی اکبر کی جوانی کا غم نہ روک سکا۔ اے حسین آپ کی تلوار کو لشکر یزید کی فوج نہ روک سکی۔ اے حسین آپ کی تلوار کو اہل بیت کا غم نہ روک سکا۔ اے حسین آپ کی تلوار کو کوئی دنیا کی طاقت نہ روک سکی۔ لیکن اے حسین خداوند قدوس کے نام پر فوراً آپ نے اپنی تلوار روک دی۔ تو حضرت امام حسینؓ نے کیا بہترین جواب دیا کہ اے لوگو! خدا کی قسم اگر حسین اذان شریف کی آواز کانوں سے نہ سنتا تو دنیا کی زمین کو یزیدیت کے ناپاک وجود سے پاک کر دیتا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یزیدیت کو دنیا سے مٹا دیتا۔ سبحان اللہ! لیکن جب خدا کا فرمان اور وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کا اعلان میرے کانوں میں آگیا تو قسم خداوند قدوس کی اگر مجھ جیسے ہزاروں حسین ہوتے تب بھی خدا کے نام پر قربان ہو جاتے۔ جب میرے باپ علی نے ایک نماز قضا نہیں کی تو بیٹے میں طاقت کہاں کہ نماز قضا کر سکے۔

میرے عزیز ساتھیو! جب امام حسین کا جسم اطہر تیر و تلواروں اور نیزوں اور بھالوں کے زخم کی شدت سے چور چور ہو چکا تھا۔ سیدہ زینب اپنے بھائی کو خون میں نہایا ہوا دیکھ رہی تھیں۔ حضرت زین العابدین کی بیماری ناقابل برداشت ہو چکی تھی بی بی سکینہ کی آہ زاری اور دلدوز چیخ وپکار عرش الٰہی کو لرزا براندام کر رہی تھیں۔ سارے کا سارا کنبہ شہید ہو چکا تھا۔ اللہ اللہ! آپ زخمی ہو کر اپنی سواری سے کربلا کی ریگزار گرم گرم ریت پر گرتے ہیں۔ شمر لعین، خنجر بکف ہو کر آپ کے سینۂ منورہ مطاہرہ پر بیٹھ جاتا ہے تو آپ فرماتے ہیں۔ اے شمر لعین! اب تیرا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا شہید کرنے کا۔ تو قربان جاؤں اپنے آقا امام حسین پر۔ میرے آقا و مولا مشکل کشا امام حسین نے فرمایا: تو پھر میرے سینے سے اتر جا مجھے اپنے خالق ومالک رب کے لئے دو رکعت نماز پڑھ لینے دے اور پھر آپ نے آخری سجدہ بھی ادا فرمالیا اور قوم مسلم کو اور میرے مصطفیٰ ﷺ کے امتیوں کو نماز کی اہمیت کا درس دے دیا۔

Scanned by CamScanner

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نماز عشق ادا ہوتی ہیں تلواروں کی سائے میں

سیدی امام حسین جس وقت اس دنیا سے رخصت ہوئے اور سر مبارک آپ کے جسم مبارک سے جدا ہوا تب بھی لوگوں کو حق کا درس دیا سننے والوں نے سنا کہ

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
اسلام کی آگ میرے دل میں لگی ہے بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ گردن وفا شعاروں کی
بر سر میدان کٹی ہے مگر جھکی تو نہیں

حضرات محترم! حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بتادیا کہ اے لوگو! اگر مجھ سے محبت رکھتے ہو تو نماز سے بھی محبت رکھو۔ اگر مجھے محبوب رکھنا ہو تو نماز کو بھی محبوب رکھو اور اپنے وقت پر نمازیں ادا کرو۔

زندگی سنبھل گئی غم کے دور ٹل گئے
جب دلوں میں عشق مصطفیٰ کے دیپ جل گئے
کامیابیوں نے ان کے بڑھ کے چومے ہیں قدم
جو غلام بن کے ان کی راہ میں نکل گئے

پیارے اسلامی بھائیو! حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز جنت کی کنجی ہے ایک اور حدیث پاک میں فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ لیکن یاد رکھئے وہ نماز جنت کی کنجی ہوگی جو عشق رسول میں ڈوب کر پڑھی جائے گی۔ وہ نماز جنت کی کنجی ہوگی جو نماز عشق مصطفیٰ ﷺ سے لبریز ہوگی۔ وہ نماز جنت کی کنجی ہوگی جو نماز ادائے مصطفیٰ ﷺ میں پڑھی جائے گی کیوں کہ بغیر عشق مصطفیٰ کے نماز مکمل نہیں ہو سکتی۔ جو نماز عشق مصطفیٰ سے خالی ہو وہ نماز اس کے منہ پر ماردی جائے گی۔ جو نماز سرکار دو عالم صلی ﷺ کی یاد سے خالی وہ نماز جنت کی کنجی نہیں بلکہ جہنم کی کنجی ہوگی۔

مذہب و ملت کا درد رکھنے والو! اگر ہم نے خدا کی طرف لو لگائی اس کے اطاعت شعار بندے بن گئے اور اپنے دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا چراغ روشن



کر کے نماز ادا کر لیں گے تو انشاء اللہ ہماری دین و دنیا میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔

نماز آئینہ دل پر جلا کرتی ہے دنیا میں
مقام زندگی سے آشنا کرتی ہے دنیا میں
نماز اندوہ و عصیاں کی سیاہی دل سے دھوتی ہے
اسی لئے عاقبت اندیش کی تسکین ہوتی ہے

اے پروردگار عالم اپنے محبوب ﷺ کے طفیل تمام مومنین کو باجماعت نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

اس شعر کے ساتھ اپنی گفتگو ختم کر رہا ہوں!

ظاہر ہے یہ حدیث رسالت مآب ہے
بیشک لحد میں دافع ظلمت نماز ہے
مرقد کی تیرگی کو مٹانے کے واسطے
مصباح قبر مونس خلوت نماز ہے
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## بارھواں باب

# کرامات اولیاء اللہ

اَلْحَمْدُ لِوَلِيِّهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى نَبِيِّهِ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَوْلِيَآءِ الْهُدٰى
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Scanned by CamScanner

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ صلے (پ ۱۱ ع ۱۲ آیت ۶۲)
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ الْکَرِیْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محترم حضرات! عادت کے مطابق چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا
کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
مزرع چشت وبخارا وعراق واجمیر
کون سے کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
دل اعدا کو رضا تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

(اعلیٰ حضرت)

بادۂ توحید کے متوالو! غوث وخواجہ ورضا کے دیوانو! سب سے پہلے اس گنبد خضریٰ میں آرام فرمانے والے آقا ومولا، سرکار مدینہ، سلطان باقرینہ قرار قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ پرانوار میں درود شریف کا گلدستہ پر زینت کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر نبوت ختم فرمادی مگر ولایت ختم نہیں فرمائی اب کوئی نبی نہیں آئے گا مگر ولی بنتے رہے ہیں اور بنتے رہیں گے۔ اولیاء اللہ کے متعلق چند چیزیں قابل تحقیق ہیں توجہ فرمائیں۔

حضرات! اللہ کے ولی وہ مخصوص بندے ہوتے ہیں جو بقدر طاقت بشری، خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات کے عارف ہوتے ہیں، اور احکام شرع کے پابند ہوتے ہیں اور لذات وشہوات سے پاک ہوتے ہیں۔



## (ولی کی پہچان)

برادران ملت اسلامیہ! ذرا دیکھیں ولی کی پہچان کیا ہے؟ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی پہچان آسان ہے لیکن ولی کی پہچان بہت دشوار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان اس لئے آسان ہے کہ وہ اپنی ذات وصفات اور ہر ذرہ پر جمال سے پہچانا جاتا ہے۔
(تفسیر نعیمی، جلد دوم صفحہ ۳۹۶)

مگر اولیاء ہم ہی میں سے رہیں۔ ہماری طرح کھائیں۔ ہماری طرح سوئیں۔ ہماری طرح جاگیں۔ ہماری طرح چلیں۔ ہماری طرح پھریں۔ مگر ان کے دل قندیل نورانی ہوں، ظاہر میں شریعت سے موصوف ہوں اور باطن فقر کے انوار سے روشن ہوں۔ اب بتاؤ انہیں کیسے پہچانیں۔ اللہ کے ولی ان دلہنوں کی طرح ہیں جن کو ان کے محبوب کے سوا کوئی نہیں پہچان سکتا ہے۔ (تفسیر نعیمی، جلد دوم صفحہ ۳۹۶)

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے۔
(تفسیر نعیمی، جلد دوم صفحہ ۳۹۶)

## (اولیاء اللہ کون ہیں)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا اولیاء اللہ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔ (تفسیر در منثور، جلد سوم صفحہ ۹۳۸)

## (اولیاء اللہ وہ ہیں)

حضرت امام جریر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ اولیاء اللہ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی یاد آجائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع اور موقوف دونوں طرح کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اولیاء اللہ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو ان کے دیدار کے سبب اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری ہو جائے۔
(تفسیر در منثور، جلد سوم صفحہ ۹۳۸)

حضرات! حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ ولی کو ولی اور

Scanned by CamScanner

ایمان والا ہی پہچان سکتا ہے۔ (تفسیر نعیمی، جلد دوم صفحہ ۳۹۶)

محترم حضرات! یہی وجہ تھی کہ ابو جہل و ابولہب اور دیگر کافروں نے مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کو دیکھا ضرور تھا مگر پہچان نہ کر سکے۔ اور مجھ سگ چشتی کا عقیدہ ہے کہ ان کافروں نے مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر ابو جہل عشق والی آنکھوں سے دیکھتا تو ایمان والا ہو جاتا، ابولہب محبت والی آنکھوں سے دیکھتا تو مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے قدموں میں اپنی جان کو قربان کر دیتا۔ اور دیگر کفار و منافقین، عقل و ایمان والی آنکھوں سے دیکھتے تو جنت کے حقدار بن جاتے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبت والی آنکھوں سے دیکھا میرے مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے چہرۂ انور پر نظر پڑی تو قربان ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے نظر آ رہے ہیں یا رسول اللہ آپ کے حسن و جمال پر بشریت کا پردہ پڑا رہا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہ جان سکا کہ آپ کیا ہیں۔ شمس و قمر میں آپ کا جلوہ ہے آسمان سے لے کر زمین کے ذروں تک آپ ہی کا حسن و جمال ہے یا رسول اللہ!

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانے کیا ہو

تو حضرات محترم! میں یہ کہہ رہا تھا کہ ولی کو ولی ہی پہچان سکتا ہے، ایمان والا ہی شناخت کر سکتا ہے۔ آج کے یہ منافقین نجدی، دیوبندی کیا جانیں کہ ولی کیا ہے؟ انہیں تو صرف شرک کی بیماری کی پڑی ہے۔ اللہ ان کے فتنوں و فساد سے بچائے۔ آمین!

آقائے نعمت سیدی اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں!

الا ماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

(اعلیٰ حضرت)

اور دیوبندی حضرات ولیوں سے چاہے جتنی دشمنی کریں اولیاء اللہ کا ذکر مٹانا چاہیں گے تب بھی ذکر نہ مٹا سکیں گے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے



نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

(اعلیٰ حضرت)

## (ولایت کی قسمیں)

حضرات گرامی! ایک ہوتی ہے ولایت کسبی، جو تقویٰ عبادت مجاہدات اور مراقبات سے حاصل ہو۔ دوسری ولایت فطری اور لدنی مادر زاد ولی جیسے حضرت مریم مادر زاد ولیہ تھیں۔ آپ سے کرامات بچپن سے ظاہر ہوتی تھیں۔ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یا غوث الثقلین، جنہوں نے رمضان کے دن ماں کا دودھ نہ پیا اور روزہ رکھا۔

پیدا ہوتے ہی ماہ رمضان کے روزے رکھے
دودھ دن میں نہ پیا یا غوث اعظم دستگیر
آپ ہیں پیروں کے پیر یا غوث اعظم دستگیر
آپ ہیں شاہ اتقیاء یا غوث اعظم دستگیر

تیسری ولایت عطائی ہے جو کسی ولی یا نبی کی نظر کرم سے آناً فاناً مل جائے۔ جیسے سید کبیر الدین دریائی دولہا جن کا مزار شریف گجرات کے علاقہ پنجاب میں ہے۔ ان کی ڈوبی ہوئی کشتی حضور غوث پاک نے بارہ برس بعد ان کی والدہ کی فریاد پر ایک انگلی کے اشارے پر مع برأت نکالی اور ایک نگاہ سے حضرت سید کبیر الدین کو ولی بنا دیا۔ اور ان کی عمر پونے چھ سو برس ہوئی۔

(تفسیر نعیمی، جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶، گلزار قادریہ، صفحہ ۲۵۸)

غوث اعظم کی نگاہ فیض سے
نکلے بارہ سال کے ڈوبے ہوئے

اور کیا خوب کہا ہے!

جس طرح مردے جلائے اس طرح مرشد میرے
مردہ دل کو بھی جلا دیا یا غوث اعظم دستگیر
ایک اشارے سے انگلی کے پار بیڑا ہو گیا
اور ولی دم میں بنایا یا غوث اعظم دستگیر

برادران اسلام! ہو سکتا ہے کسی بد عقیدہ کے ذہن میں یہ خیال آ جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے مدد مانگنی نہیں چاہیے کیوں کہ جب اللہ مدد کرنے پر قادر ہے تو

Scanned by CamScanner

پھر کسی اور سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں ان توحید کے ٹھیکیداروں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بارہ سال تک بوڑھی ماں اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹے کے لئے دعائیں مانگتی رہی اور روزانہ کا معمول تھا کہ صبح ہی صبح دریا پر آکر بیٹھتی اور رو رو کر یہاں تک کے روتے روتے اپنی آنکھیں بھی کھو بیٹھی اس ماں کو تو پاگل جانا چاہیے تھا تمہارے عقیدوں کے مطابق۔ نادان شرک کا وظیفہ کرنے والو سنو! اور غور سے سنو! اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کو اپنا ولی بنایا ہے اور اپنی بارگاہ میں مقبول بنایا ہے اور انہیں اپنا دوست بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں اتنا مقبول بنالیا کہ اگر میں جس کو موت دے دوں میرے ولی اس کو زندگی دیدیں۔ یہ جو زبان سے کہدیں وہ ظہور میں آجائے کیوں کہ اولیاء کرام کا کہنا اللہ کا کہنا ہے۔ حدیث قدسی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کا پیر ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے مجھے راضی کر لیا اور میں ان سے راضی ہو گیا۔ سبحان اللہ!

(زیارت قبور و مزارات، صفحہ ۵۳)

## (شیطان کا خطرناک وار)

حضرات! یہ جو کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی سے مدد مت مانگو، یہ شیطان کا بہت بڑا خطرناک ترین وار ہے اس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ جب اللہ نے کسی غیر سے مدد مانگنے کو منع نہیں فرمایا تو پھر کسی ٹھیکیدار کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہدے کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے سے مدد مت مانگو، دیکھئے قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے بلکہ ہر طرح سے قادر مطلق ہونے کے باوجود بذات خود اپنے بندوں سے فرمارہا ہے۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ ترجمہ: اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ (کنزالایمان)

## (کرامت کسے کہتے ہیں)

حضرات! ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل نبی کریم ﷺ کے قول کے قانون پر ٹھیک اترے۔ (شریعت اور صوفی، صفحہ ۳۰)



## (تصوف کی جڑ یہ ہے)

حضرت سیدی ابوالقاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو لازم پکڑے رہے۔

(شریعت اور صوفی، صفحہ ۴۰)

## (شریعت، طریقت، حقیقت و معرفت کیا ہیں)

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: شریعت طریقت، حقیقت اور معرفت آپس میں کوئی علیحدہ چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی سفر کی مختلف منازل کے نام ہیں اور شریعت کے بغیر طریقت بے کار ہے اور طریقت کے بغیر شریعت بے سود ہے کیونکہ جب تک راستے پر چلا نہ جائے راستہ طے نہیں ہوتا اور منزل مقصود تک رسائی نہیں ہوتی۔ دوسرے الفاظ میں شریعت ایک ضابطۂ حیات کا نام ہے۔ ضابطۂ حیات پر عمل کرنے کا نام طریقت ہے اور اس عمل سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ حقیقت اور معرفت ہے یا یوں کہو کہ شریعت ایک نسخہ ہے نسخہ کے مطابق ادویات منتخب کرنا اور علاج کرنا طریقت ہے اور اس عمل سے یا علاج سے جو توانائی اور صحت حاصل ہوتی ہے وہ حقیقت اور معرفت ہے۔

(شرح کشف المحجوب، صفحہ ۴۴۳)

## (اللہ کے نیک بندے)

حضرات گرامی! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا رحم دل امتیوں سے اپنی حاجتیں مانگو روزی دیئے جاؤ گے اور فلاح پاؤ گے۔ اور میرے رحم دل امتیوں سے فضل طلب کرو اور ان سے بھلائی چاہو ان کے دامن میں آرام سے رہو گے ان کی پناہ میں چین کرو گے اس لئے کہ ان میں میری رحمت ہے۔

(زیارت قبور و مزارات، صفحہ ۱۰۲)

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ تو مددگار ہے ہی مگر باذن اللہ ساتھ ہی انبیاء کرام و اولیاء کرام بھی مددگار ہیں۔ حضرات جب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو کر دنیا کو بھلا دیتا ہے اور صرف اللہ کا ہی ہو جاتا ہے تو پھر ساری کائنات اس کی ہو جاتی ہے اور خالق کائنات اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ چونکہ ساری کائنات اس

Scanned by CamScanner

کی محبت میں کھو جاتی ہے۔ یہ بات میں نہیں کہتا بلکہ آیئے ذرا مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کا فرمان خوشگوار ملاحظہ کریں۔

## (اللہ والوں سے محبت)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ قَالَ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَیُبْغِضُهُ جِبْرَائِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر۔ پھر جبرائیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس سے۔ اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو۔ اس سے۔ پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں بعد اس کے کہ زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہے پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی کرو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اس کہ زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں۔

(مسلم شریف مترجم، جلد ۶ صفحہ ۲۴۷)

## (جنت کے بادشاہ کون لوگ ہیں)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد



فرمایا: کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں کہ جنت کے بادشاہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ کمزور و ناتواں جنہیں لوگ کچھ نہ سمجھتے ہوں۔ پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے ہوں۔ لیکن اگر اللہ کے بھروسے پر وہ کسی شے کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اسے پوری فرمادے گا۔

(ابن ماجہ شریف مترجم، جلد دوم صفحہ ۵۳۶)

محترم حضرات! ان حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے تو پھر ساری کائنات اللہ کے ولی کی محبت میں گم ہو جاتی ہے۔ دنیا کی نظریں اس ولی پر لگ جاتی ہیں اور دور دراز سے سفر طے کر کے اس اللہ کے ولی کے پاس آتے ہیں اور اپنی دلی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔

حضرات گرامی! آیئے سرکار بغداد حضور سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں لے چلوں۔

## (کسی لڑکی کی ولادت نہیں ہوئی)

حضرات! جس رات حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی اس رات جیلان میں کسی لڑکی کی ولادت نہیں ہوئی ایک روایت کے مطابق اس رات گیارہ سو گیارہ بزرگان دین اس دنیا میں تشریف لائے۔

حضرت شیخ برہان الدین سے منقول ہے کہ جب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت آپ کی صحبت کی خاطر بے شمار اولیاء اللہ پیدا کیے گئے۔ آپ کی ولادت مبارک رمضان المبارک کی پہلی شب یعنی چاند رات کو ہوئی اس لئے آپ نے پورے رمضان دن میں دودھ نہیں پیا صرف افطار کے وقت ہی دودھ پیتے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، جلد اول صفحہ ۱۱۹)

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

## (غوث اعظم کی ولادت)

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ الرضوان کے بقول حضرت

Scanned by CamScanner

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ولادت براہ راست نور محمد ﷺ سے ہوئی تھی اس لئے جو خوبیاں حضور ﷺ میں تھیں انہیں میں سے بہت ساری خوبیاں آپ میں تھیں۔ مثلاً سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جسم اطہر پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔ پسینہ مبارک ہمیشہ معطر رہا۔ اور جب آپ بیت الخلاء کو جاتے تو زمین آپ کے بول براز کو نگل جاتی تھی۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، جلد اول صفحہ ۱۵۴)

ح ضرات محترم: جب بندہ اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کا محبوب بن جاتا ہے تو ساری کائنات اللہ کے ولی کی محبت میں گم ہو جاتی ہے اور دور دراز سے سفر طے کر کے اس اللہ کے ولی کے پاس آتے ہیں۔ بڑے بڑے بادشاہ زمانہ ان اللہ والوں کی بارگاہ میں جانے کے لئے بے تاب رہتے ہیں اور اپنی زندگی کا سرمایۂ حیات سمجھتے ہیں۔

## (اورنگ زیب خواجہ کی بارگاہ میں)

برادران ملت اسلامیہ! آیئے میں آپ کو اب ہندوستان کے بے تاج بادشاہ کی بارگاہ میں لے چلوں جو حضرت خواجۂ خواجگان چشت اہل بہشت اور چشتیوں کے سردار، پیشواؤں کے پیشوا، امام طریقت و شریعت، تاج المقربین، سید العابدین، امام العارفین، جان عاشقین، نائب رحمۃ اللعالمین، عطائے رسول، خواجہ معین الدین چشتی حسن حسینی سنجری، اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ وہ خواجہ جنہوں نے لاکھوں ہندوؤں کو دولت اسلام سے سرفراز فرمایا اور مالا مال کر دیا۔ وہ سلطان الہند جنہوں نے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے بحر و بر خشک و تر کے شیخ و قطب کا لقب پایا جن کی بارگاہ میں آج لاکھوں کروڑوں انسان ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ اور جس در پہ فرشتے بھی حاضری دیتے ہوں سبحان اللہ! ایک دفعہ اس مبارک آستانہ خواجہ پہ شہنشاہ اورنگ زیب عالم گیر بھی حاضر ہوئے۔ جیسے ہی بلند دروازے پر آئے عقیدت و محبت سے پہلی سیڑھی کو بوسہ دیا تب اندر آئے۔ حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی ایک فقیر پر نظر پڑی جو کہ اندھا تھا اور صدا لگا رہا تھا یا خواجہ آنکھیں دیدو۔ آپ بھی فقیر کے پاس آئے اور دریافت کیا فقیر بابا کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ فقیر بابا نے جواب دیا برسوں گذر گئے مگر مراد



پوری نہیں ہوئی۔ بادشاہ اورنگ زیب علیہ الرحمۃ نے فرمایا میں ابھی مزار پاک پر حاضری دیکر تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہو گئیں تو ٹھیک ورنہ قتل کرادوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرہ لگا کر بادشاہ اورنگ زیب حاضری کے لئے چلے گئے جیسے ہی بادشاہ کی بات سنی فقیر گریہ زاری کرنے لگا اور رو رو کر دعا کرنے لگا۔ یا خواجہ غریب نواز! اے غریبوں کو نوازنے والے پہلے تو صرف آنکھوں کا معاملہ تھا اب جان کے جانے کا معاملہ ہے یا خواجہ غریب نواز! اگر آپ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ قتل کر دیا جاؤں گا۔ جب بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر حاضری دے کر لوٹے تو فقیر بابا کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ فقیر بابا کی زبان پر یہ جاری ہو گیا اور جھوم جھوم کر کہنے لگا۔

سنائے اپنی بربادی کے افسانے کہاں جاتے
تیرا در چھوڑ کر خواجہ یہ دیوانے کہاں جاتے
ہمیشہ بھیک ہم نے تو تیرے در سے مانگی ہے
ہم اپنا دامن امید پھیلانے کہاں جاتے

حضرات گرامی! بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا: فقیر بابا تم اب تک بے دلی سے اور بے توجہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے مانگا۔ دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تمہاری مراد پوری ہو گئی۔ سبحان اللہ! یہ ہیں غریبوں کو نوازنے والے حضور خواجہ غریب نواز معین الدین حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، اولیاء اللہ کے چاہنے والو! ایک بات اور غور سے سنو شاید کسی بد عقیدہ کے ذہن میں یہ سوال ابھرے کہ مانگو تو صرف اللہ سے مانگو اور اللہ ہی دیتا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خواجہ صاحب سے کوئی آنکھیں مانگیں اور وہ عطا کر دیں؟ تو میں کہوں گا اے سنی عقیدہ مسلمان بھائیو اعتراض کرنے والوں کو بے دھڑک جواب دیدینا کہ نادان حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے مخلوق میں سے جو کوئی دیتا ہے وہ اللہ ہی سے لے کر دیتا ہے۔ اللہ کے عطا کئے بغیر کوئی اک ذرہ بھی نہیں دے سکتا اللہ کی عطا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

اگر کسی نے خواجہ صاحب سے آنکھیں لے لیں اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے عطائے خداوندی سے عطا فرمادیں تو آخر کیوں یہ کیسی بدعت ہے جو سمجھ

Scanned by CamScanner

میں نہیں آتی ؟ یہ مسئلہ تو آج کل فن طب وڈاکٹری نے ہی حل کر دیا یہ کوئی جانتا ہے کہ آج ڈاکٹر آپریشن کے ذریعہ مردہ کی آنکھیں لگا کر اندھوں کو انکھیارا (بینا) کر دیتے ہیں بس اسی طرح حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک اندھے کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ روحانی طاقت سے بنائی عطا کر دی وہ بھی بغیر خرچ کے تو کیا تعجب ہے ؟ خدا کی قسم سگ چشتی کا عقیدہ ہے کہ ولی اللہ زندگی میں یعنی حیات میں بھی ہماری مدد کرتے ہیں اور اپنے مزاروں میں بھی اپنے چاہنے والوں کی مدد کرتے ہیں اور سفر میں، میدان میں، گویا ہر جگہ اپنے عاشقوں و دیوانوں کی مدد فرماتے ہیں جیسے حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مدد فرمائی۔ اور اللہ والے مرتے نہیں بلکہ زندہ ہیں، بسمل صاحب نے کیا خوب کہا ہے:

دل میں یاد نبی بسائی ہے
عمر بھر کی بس یہ کمائی ہے
ولی اللہ کبھی مرتے نہیں
اتنا کہئے کہ نیند آئی ہے

(بسمل)

## (قیامت تلک سلسلۂ چشتیہ کی بخشش)

حضرات گرامی! سلطان الہند قطب دوراں سیدنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ ملاحظہ کریں۔ ایک دن حضرت شیخ الاسلام، دلیل العارفین چشتیوں کے عظیم پیشوا، سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ حرم کعبہ میں خدا کی یاد میں مستغرق تھے کہ غیب سے ایک آواز آئی۔ آپ اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے۔ آواز آئی معین الدین! ہم تم سے خوش ہیں اور تجھے بخش دیا جو کچھ مانگنا ہو مانگ تمہیں عطا کیا جائے گا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ یہ سن کر بڑے خوش ہوئے شکر گزار بندوں کی طرح اپنا سر بارگاہ خداوندی میں جھکا دیا اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یوں عرض کیا اے رب کائنات! مجھے معلوم ہے کہ لوگ میرے مرید بنیں گے اور



مریدوں کے بھی مرید ہوں گے یہ سلسلہ قیامت تک کے میرے مریدوں کے مریدوں کے مریدوں کے مریدوں کو بخش دے۔ سبحان اللہ عزوجل! پیر ہو تو ایسا جو اپنے مریدوں کے مریدوں کو کبھی اور کسی حال میں بھی فراموش نہ کرے اور دنیا سے اس وقت تک پردہ نہ فرمائے جب تک اپنے سلسلے کو خدائے ذوالجلال سے بخشوا نہ لے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ اے معین الدین! تمہیں مبارک ہو۔ اے حسن تم خوش ہو جاؤ کہ ہم نے تمہاری دعاء کو قبول فرمالیا ہے۔ اے معین الدین چشتی! تو ہماری ملکیت میں ہے۔ اے معین الدین! جو تیرا مرید ہوگا! اور مریدوں کا بھی مرید ہوگا اور جو قیامت تلک سلسلۂ چشتی میں داخل ہوگا اور ہوتا رہے گا ہم نے اس کی بخشش فرمادی سبحان اللہ عزوجل !

سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر سجدے میں رکھ کر شکر ادا کیا اور مریدوں کو بخشوا کر مدینہ شریف تشریف لے گئے۔

(معین الہند، صفحہ ۵۱)

حضرات محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (روٹی مصلے سے نکل آئی)

حضرات آیئے قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دیتے چلیں۔ یہ حضور سیدنا خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلفیۂ اول اور ہندوستان کے عظیم القدر صوفیوں میں سے تھے، اور بڑے مقبول بزرگ تھے، ترک دنیا اور فقر وفاقہ میں عظیم تھے، اور یاد الٰہی میں بڑے مستغرق اور محو تھے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے پڑوس میں ایک بنیار ہتا تھا شروع میں آپ اس سے قرض حسنہ لے لیا کرتے تھے اور اس سے فرمادیا کرتے تھے کہ جب تمہارا قرض تیس درہم تک ہو جائے تو اس

Scanned by CamScanner

سے زیادہ مت دینا، جب آپ کو فتوحات حاصل ہوتیں تو آپ قرض ادا فرمادیتے۔ ایک دن آپ نے پختہ ارادہ کرلیا کہ کبھی قرض نہ لوں گا۔ اب اس کے بعد اللہ کے فضل وکرم سے ایک روٹی گرم روزانہ آپ کے مصلی کے نیچے سے نکل آتی تھی جس پر تمام گھر والے گزارا کرلیتے تھے۔ اسی لئے آپ کاکی کے لقب سے مشہور ہوئے کیونکہ کاک افغانی زبان میں روٹی کو کہتے ہیں۔ (اخبار الاخیار، صفحہ ۶۰)

## (روٹی حلوہ اور پان کا غیب سے آنا)

حضرات گرامی! حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ سلطان شمس الدین التمش شاہانہ شان وشوکت کے ساتھ حضرت قطب الدین کاکی اور قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ دونوں بزرگ وضو سے فارغ ہو کر تحیۃ الوضو ادا کر رہے تھے۔ جب سلطان شمس الدین نے قدم بوسی حاصل کرلی اور ادب سے بیٹھ گیا۔ بادشاہ بولا، بندہ بہت بھوکا ہے۔ قاضی حمید الدین نے خادم سے فرمایا کہ کھانا اگر موجود ہو تو لے آؤ۔ سلطان نے کہا بندہ کو غیب سے کھانا دیجئے۔ سلطان کی بات سن کر قاضی حمید الدین مسکرائے اور حضرت قطب الدین سے فرمایا کہ سلطان کو غیب سے کھانا دیجئے۔ حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی آستین میں ہاتھ ڈالا اور دو سفید گرم گرم روغنی روٹیاں نکال کر سلطان شمس الدین التمش کے ہاتھ پر رکھ دیں۔ قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس جگہ سے جس جگہ وضو کیا تھا کچھ کیچڑ اٹھالی تو وہ حلوہ بن گئی اور وہ بادشاہ کو دیدی۔ اس کے بعد قاضی حمید الدین نے شیخ سعد الدین تنبولی علیہ الرحمۃ سے فرمایا کہ پان بھی ہونا چاہیے۔ شیخ سعد الدین تنبولی علیہ الرحمۃ نے آستین میں ہاتھ ڈالا اور پان چھالیہ کتھا اور چونا سلطان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ سلطان نے جب یہ منظر دیکھا تو حیرت کی انتہا نہ رہی اور سلطان نے ان تینوں بزرگوں کی کرامات دیکھیں تو سلطان نے کہا میں آپ ہی کی بارگاہ کا کتا ہوں اگر تمام میرے لشکر والے یہ روٹی حلوہ اور پان کھالیں تو بڑا اچھا ہوگا۔ سلطان سے یہ بات سنی تو حضرت خواجہ قطب الدین نے کہا کہ آپ جاکے اپنے لشکر والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف کرلیں۔ بادشاہ کے کہنے پر جب سارے لشکر والوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف



کرلیے تو خواجہ قطب الدین نے اپنی دونوں آستینوں کو جھاڑا تو ہر شخص کے ہاتھ پر دو دو روٹیاں پہنچ گئیں اور اس کیچڑ سے حلوہ پیدا ہو گیا۔ حضرت سعد الدین نے اپنے ہاتھ جھاڑے تو ہر اک کے ہاتھ میں پان پہنچ گیا۔ سبحان اللہ! یہ ہے اللہ کے ولیوں کی شان وعظمت اور کرامات جن کی بارگاہ میں وقت کا سلطان بھی فقیر بنا کھڑا ہے اور اپنے آپ کو ان کی بارگاہ کا کتا کہتا ہے۔

حضرات محترم! یہ واقعات نجدیوں اور دیوبندیو کے لئے مثل بم کے ہیں کیوں کہ ان واقعات سے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمل کے طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کردیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے طرح طرح کے تصرفات کی قوت وطاقت بخشی ہے یہاں تک کہ میں اپنی آستین کو جھاڑ کر لوگوں کے ہاتھوں میں غیب سے روٹی پہنچانے کی طاقت رکھتا ہوں۔ اور قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ متوفی ۶۲۵ھ کا یہ عقیدہ تھا کہ مجھے کیچڑ کو حلوہ بنانے کی قوت ہے، اور شیخ سعد الدین تنبولی کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ میں چھالیہ کے ساتھ ساتھ کتھا چونا لگا ہوا پان غیب سے لانے کی طاقت رکھتا ہوں۔ کیا خوب کہا ہے۔

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہوگا

## (اینٹیں سونے کی ہو گئیں)

حضرات محترم! آیئے شیخ العالم حضرت فرید الدین گنج بابا شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دیتے چلیں۔ حضرات! یہ اللہ والے اگر چاہیں تو مٹی کو سونے میں تبدیل کرسکتے ہیں کیونکہ ان ولیوں کا فرمانا اللہ ہی کا فرمانا ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں ایک حسن قوال رہتا تھا۔ یہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بہت ہی بڑا معتقد تھا۔ اس حسن قوال کو اپنی لڑکی کی شادی کرنے کے لئے رقم کی ضرورت پڑی۔ یہ قوال ایک دفعہ شیخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں پہنچا: اور عرض کیا بابا میری لڑکی کی شادی ہے کچھ عنایت فرمائیں۔ یہ سن کر بابا فرید الدین نے فرمایا کہ میں تجھے کیا دوں، میرے پاس کیا ہے؟ حسن قوال نے عرض کیا کہ اگر آپ کے

Scanned by CamScanner

پاس کچھ نہیں ہے تو یہ کہہ دیجئے کہ یہ سامنے جو اینٹ پڑی ہے اسے اٹھالو بابا کے پاس مٹی کی تین اینٹیں پڑی ہوئی تھیں۔

حسن قوال کی بات سن کر حضرت کچھ خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا اٹھالے! حسن قوال نے وہاں کی پڑی ہوئی ایک اینٹ کو اٹھالیا تو وہ سونے کی ہو گئی۔ حضرات! اس کے بعد حسن قوال نے عرض کی کہ دوسری بھی اٹھالوں؟ بابا نے فرمایا یہی کافی ہے حسن قوال مچل گیا اور دوسری اینٹ کا مطالبہ کرنے لگا۔ اس کا اصرار دیکھا تو حضرت نے فرمایا جا اس کو بھی اٹھالے مگر پھر کچھ نہ کہنا۔ اس نے کہا بہتر ہے اور دوسری اینٹ بھی اٹھائی تو وہ بھی سونے کی ہو گئی۔ حسن قوال نے کہا: حضور تیسری بھی اٹھالوں؟ حضرات محترم! غور سے ملاحظہ کریں، اور میری گفتگو پر غور کیجئے۔ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں خود محتاج ہوں یہ میرے بس کی بات نہیں ہے یا مجھے اختیارات کی قوت ہی اللہ نے نہیں دی۔ یہ نہیں کہا بلکہ بابا فرید الدین نے فرمایا حسن ابھی تو تو نے اقرار کیا تھا کہ پھر کچھ نہ کہوں گا اور پھر بھی سوال کرتا ہے۔ عرض کی حضور میرا دامن تو تنگ ہو سکتا ہے مگر آپ کی عطائیں کم نہیں ہو سکتیں۔ بابا ذرا سا ہاں کہہ دینے میں آپ کا کیا حرج ہے؟ اس پر آپ نے ہنس کر فرمایا اچھا ایک اور اٹھالو! لہٰذا تیسری اینٹ بھی اٹھالی تو وہ بھی سونے کی ہو گئی، اور حسن قوال تینوں اینٹیں سونے کی خوشی خوشی گھر لے گیا اور بڑی دھوم دھام سے اپنی لڑکی کی شادی کی اور گویا یہ قوال جھوم کر کہہ رہا تھا۔

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

شاعر اسلام نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کشف و کرامات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ:

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمد کا

حضرات گرامی! آیئے اب یوپی کی سرزمین کھمریا شریف محلہ چشت نگر ضلع مراد آباد کی ایک عظیم ہستی شیخ قطب عالم سیدنا مخدوم چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



کی بارگاہ میں حاضری دیتے چلیں۔

## (شیر بھاگ گیا)

منقول ہے کہ ایک روز شیخ قطب عالم سیدنا مخدوم چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز عصر کے واسطے وضو فرما رہے تھے۔ ابھی آدھا وضو ہی کیا تھا کہ آپ نے وہ لوٹا جس سے وضو کر رہے تھے نہایت زور سے شمال کی طرف کو پھینکا اس طرح جس طرح کہ آپ نے کسی کو مارا ہو۔ تھوڑے وقفہ کے بعد حضرت نے دوبارہ وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھائی نماز عصر کے بعد تمام مقتدیوں نے عرض کیا: حضور آپ نے وضو فرماتے ہوئے لوٹا کیوں پھینکا تھا؟ آپ نے ارشاد فرمایا میری بستی کھمریا شریف کے لوگ بن میں (یعنی جنگل) میں لکڑیاں کاٹ رہے تھے کہ شیر نے ان پر حملہ کر دیا وہاں لوگوں نے مجھے پکارا میں نے وضو کا لوٹا مار کر شیر کو بھگا دیا اور وہ اس کے حملہ سے محفوظ رہے۔ سبحان اللہ!

راوی کا قول ہے کہ ہم نے وہ دن، و تاریخ، اور وقت لکھ لیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد جنگل سے وہ لوگ آگئے تو انہوں نے پہلے ہی واقعہ بیان کیا اور کہا کہ آج حضرت شیخ قطب عالم سیدنا مخدوم چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کرم شامل حال نہیں ہوتا تو شیر ہم سب کو کھا جاتا۔ وہ ہم پر حملہ کر چکا تھا لیکن جیسے ہی ہم نے آقا چشتی مدد کن کہا تو شیر فوراً دہاڑ مار کر بھاگ گیا اور ایسا معلوم ہوا جیسے حضرت نے شیر کو مارا ہے۔ جب ان سے دن و تاریخ معلوم کیا تو خدا کی قسم وہی تاریخ اور وہی وقت تھا۔ سبحان اللہ!

(اوصاف مرشد، صفحہ ۷۰)

اور جھوم جھوم کر کہنے لگے!

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

(اعلیٰ حضرت)

## (حضرت چشتی میاں کی کرامات)

حضرات! اور آگے بڑھیں جناب فضل حسین صاحب مراد آباد سے منقول

Scanned by CamScanner

ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے کھمر یا شریف اپنے پیر و مرشد حضرت مخدوم سیدنا چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت بابرکت میں آنے کا ارادہ کیا تو محلہ کے سات لوگ اور میرے ساتھ چلنے کو تیار ہوگئے۔ چنانچہ میں اپنے ان سات ساتھیوں کے ہمراہ چلا۔ راستے میں میرے ساتھیوں نے کہا کہ ہم جب سمجھیں گے تمہارے پیر و مرشد کو جب وہ ہمارے ارادۂ قلب کو جان لیں گے اور ہماری طبیعت کے مطابق کھانا کھلا دیں گے۔ میں نے کہا تم کیا کیا کھانا چاہتے ہو؟ تو ہر ایک شخص اپنی اپنی پسند کے مطابق کھانا بیان کرنے لگا۔ کسی نے کہا مجھے مچھلی چاہیے۔ کسی نے کہا مجھے مرغ چاہیے۔ کسی نے کہا مجھے فلاں سبزی کا شوق ہے۔ چنانچہ میرے تمام ساتھیوں نے مختلف قسم کے کھانے بیان کر دیئے۔ لہٰذا ہم سب لوگ خانقاہ چشتیہ عالیہ موضع کھمر یا شریف ضلع مراد آباد پہنچے تو حضرت سیدنا مخدوم چشتی میاں مسند مبارک پر جلوہ افروز تھے۔ ہمیں دیکھ کر آپ خوش ہوگئے۔ ہم نے مصافحہ کیا اور قدم بوسی کر کے باادب بیٹھ گئے۔ حضرت کے جانشین خاص جناب قبلہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اس روز قبلہ شیخ مخدوم چشتی میاں نے ایک ہانڈی میں چنے کی دال پکوائی تھی اور مہمان حضرات کے آنے سے قبل ہی فرمارہے تھے کہ آج مراد آباد سے ہمارے مخصوص مہمان آرہے ہیں۔ جناب فضل حسین صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ امام صاحب کو حکم فرمایا کہ دستر خوان لگاؤ اور کھانا کھلاؤ۔ امام صاحب نے حکم کی تکمیل کی پھر آپ نے فرمایا امام صاحب تم بیٹھ جاؤ ہمارے آج مہمان کھانے کی فرمائش کے مطابق خود نکال کر کھائیں گے اور جو چاہے گا وہی کھائے گا۔ چنانچہ حضرت کے حکم کے مطابق میں نے اور میرے مہمانوں نے کھانا خود نکالنا شروع کیا تو اسی وقت، قسم خدا کی اسی ہانڈی سے جس میں چنے کی دال پکائی گئی تھی ہر ایک کی طبیعت کے مطابق مختلف قسم کے کھانے نکلنے لگے۔ جس نے مچھلی مانگی تھی اس کے لئے مچھلی نکلی۔ جس نے مرغ کے گوشت کی خواہش کی تھی اس کو مرغ کا گوشت ملا۔ لہٰذا مختلف قسم کے کھانے نکلنے لگے اور میں نے کوئی خواہش نہیں کی تھی میرے لئے وہی چنے کی دال ہی نکلی اور سب نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ میرے ساتھیوں نے جب یہ کشف و کرامت دیکھی تو سب کے سب حضرت



کے مرید بن گئے اور پکار اٹھے۔

(اوصاف مرشد، صفحہ ۴۲)

طلب شوق کو دامن سے سوا ملتا ہے
اولیاء سے کوئی مانگے تو خدا ملتا ہے
ولی کے قرب سے قرب حضور ملتا ہے
ولی کے در سے دلوں کو سرور ملتا ہے

حضرات گرامی! اولیاء اللہ جب بھی چاہتے ہیں اپنی روحانی طاقت یا اپنی مستجاب دعاؤں کی بدولت ایک چیز کی حقیقت کو بدل کر دوسری چیز بنا دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی کرامتوں کے تذکروں میں اس کی ہزاروں مثالیں ملیں گی جیسے شیخ قطب الاقطاب مخدوم سیدنا چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا عقیدہ سے ثابت کر دیا کہ اللہ نے شیر کو بھگانے اور ایک ہانڈی سے مختلف قسم کے کھانے بنانے کی طاقت اور تصرف مجھ کو عطا فرمائی ہے۔ سبحان اللہ!

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

کلام اولیاء اللہ قضا کا تیر ہوتا ہے
نکل جاتا ہے جب منہ سے تو فوراً پار ہوتا ہے

## (مزارات اولیاء اللہ کی حاضری)

محترم حضرات! اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کرنا خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کی دلیل ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ رب العزت نے اپنی اور اپنے محبوب بندوں کی محبت پیدا فرمائی۔ بزرگانِ دین کا دین و ایمان اور اسلام و قرآن کے فرمان کو نسل بعد نسل ہم تک پہونچانے کے احسان کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ مسلمان ان اللہ کے محبوبوں کی یادگار میں حاضری دیں اور خود محبوب بن جائیں۔ اور اولیاء اللہ کی وفات کی تاریخ میں ان کا عرس کرنا ان کے خاص فیوض و برکات سے مستفیض ہونا ان کی بارگاہ میں مقبول ہونے بہترین ذریعہ ہے۔ مگر فی زمانہ بزرگانِ دین کے اعراس میں جو عام طور سے لوگوں نے منکراتِ شرعیہ کا ارتکاب شروع کر دیا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ نہ کہ ان منکرات شرعیہ کے سبب خود

Scanned by CamScanner

ان اعراس اور زیارت قبور کو غلط اور ناجائز قرار دیا جائے۔ جو لوگ دین کے ٹھیکیدار یہ کہتے ہیں اور طرح طرح سے ولیوں کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بزرگانِ دین کا عرس حدود شریعہ کی پابندی کے ساتھ نہیں ہوتا اور اس میں سماع قوالی ہوتی ہیں تو اسلئے اسے ناجائز و ممنوع قرار دیا جائے۔ میں کہوں گا کہ سماع کا راز جاننا ہے تو میرے بھائی اس کتاب کا مطالعہ کرلے پتہ چل جائے گا قوالی کیا ہے۔ کتاب کا نام (مطلوب الطالبین) مؤلف مولانا محمد یونس چشتی سلامتی۔

حضرات! ان دین کے ٹھیکیداروں سے صرف میرا ایک سوال ہے کہ آج کل جو نکاح کے موقع پر منکراتِ شریعہ کا التزام تمام مسلمانوں میں بڑے فخر کے ساتھ کیا جاتا ہے اس نے تو غیر قوموں کو بھی اس میدان میں پیچھے چھوڑ دیا تو کیا اس وجہ سے یہ حکم دیا جاسکتا ہے کہ غلط رسم ورواج کے التزام کی وجہ سے نکاح کو ممنوع قرار دیا جائے؟ حضرات ہرگز نہیں!

حضرات گرامی! اور کچھ لوگ مسلمان بھائیوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ مزارات اولیاء اللہ پر جانے سے کیا فائدہ وہ تو مر کر مٹی میں مل گئے (نعوذ باللہ من ذالک) تو اس کا جواب بے دھڑک دیجئے کہ اے ظالمو! اس واقعہ سے درس عبرت حاصل کرو۔

## (قبر والوں سے گفتگو)

حضرات ملاحظہ کریں! امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک نوجوان صالح مرد کی قبر پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے فرمایا کہ اے فلاں ابن فلاں اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے کہ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ یعنی جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ سبحان اللہ!

اے نوجوان بتا تیرا قبر میں کیا حال ہے؟ اس نوجوان نے قبر کے اندر سے آپ کا نام لے کر پکارا اور بلند آواز سے کہا: اے امیر المؤمنین میرے رب نے یہ دونوں جنتیں مجھے عطا فرمادیں۔ سبحان اللہ! (حجۃ اللہ علی العالمین، جلد ۲ صفحہ ۸۶۰)

حضرات! دین کے ٹھیکیداروں سے کہہ دیا جائے کہ اے دشمن اولیاء اللہ۔



اے اللہ کے محبوبوں کی شان میں گستاخیاں کرنے والو! اللہ کے ولیوں کو مردہ سمجھنے والو! حضرت فاروق اعظم نے ہمارے عقیدے کی ترجمانی فرمادی کہ ولی اللہ کبھی نہیں مرتے بلکہ ہمیشہ کے لئے زندگی حاصل کرلیتے ہیں۔ سلسلہ چشتی کا عقیدہ ہے کہ آج بھی اللہ کے ولی اپنے چاہنے والوں کی ہر جگہ ہر موڑ پر مدد کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

## (اس پر جہنم کی آگ حرام)

حضرات محترم! محبت کے ساتھ چلتے چلتے ایک واقعہ اور ملاحظہ کرلیا جائے۔

حضرات! ایک موقع پر حضور شیخ الاسلام قطب الاقطاب چشتیوں کے عظیم پیشوا سیدنا مخدوم چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بندۂ مومن میری خانقاہ چشتیہ کے صدر دروازے سے باادب گزر جائے تو خدائے تعالیٰ اس پر جہنم حرام فرمادے گا۔ (اوصاف مرشد، صفحہ ۹۱)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جو جذب کے عالم میں نکلے لب مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

اور یہ بھی کہ!

کلام اولیاء اللہ قضا کا تیر ہوتا ہے
نکل جاتا ہے جب زباں سے فوراً پار ہوتا ہے

حضرات محترم! غور فرمائیں کہ مفسرین کرام نے فرمایا: فِی الدِّیْنِ بِالْکَرَامَةِ وَفِی الْاٰخِرَةِ بِالْجَنَّةِ یعنی اولیاء کرام کے لئے دنیا میں بشارت ہے کہ خداوند کریم ان کو دنیا میں صاحب کرامت بنائے گا اور آخرت میں انہیں اپنے رضوان و غفران کا شرف عطا فرما کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ دیکھئے کچھ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اللہ کا ولی ہماری کیا مدد کرسکتا ہے؟ تو میں ان لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی دہلی کی سرزمین پر جلوہ افروز ہیں سرزمین دہلی سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا جاتا ہے کہ اے خواجہ غریب نواز!

Scanned by CamScanner

غریبوں کو نوازنے والے! اپنے مرید قطب الدین کی مدد فرمایئے، عزت پر داغ لگنے والا ہے۔ قسم خدا کی حضرت خواجہ غریب نواز اپنے مزار مقدس سرزمین اجمیر شریف سے نکل کر دہلی کی سرزمین پر اپنے مرید خلیفۂ خاص قطب الدین کی عزت بچانے فوراً تشریف لے جاتے ہیں۔ تو میں کہوں گا یہ غریب نواز کی کرامت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ شہاب الدین غوری کو اجمیر شریف کی فتح کی خوشخبری سنائی یہ خواجہ کی کرامت نہیں تو اور کیا ہے؟ اپنے مرید کا عذاب قبر دور فرمایا یہ خواجہ غریب نواز کی کرامت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ ۹۵ لاکھ ہندوؤں کو اسلام کی آغوش میں لے لیا یہ خواجہ غریب نواز کی کرامت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ اور سنو! حضرت کبیر الدین دریائی دلہا کو چار سو سال کی زندگی عطا کرنا یہ غوث اعظم کی کرامت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ چوروں کو قطب وابدال بنا دینا غوث اعظم کی کرامت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ اور میں تو کہوں گا کہ دریائے دجلہ پر مصلی بچھا کر سلسلۂ قادریہ کی خدا سے بخشش کرائی یہ غوث اعظم کی کرامت کی دلیل ہے۔ خواجہ غریب نواز نے حرم کعبہ میں اپنے سلسلۂ چشتیہ کی بخشش خدائے تعالیٰ سے کرائی یہ خواجہ غریب نواز کی کرامت کی دلیل ہے۔

اور اے ہندوستان میں رہنے والو! یاد رکھنا کبھی کسی ولی کی کرامت کی توہین نہیں کرنا۔ کسی ولی کی کرامت کا انکار مت کرنا۔ کسی ولی کے دل کو مت دکھانا۔ کبھی کسی ولی کو برا مت کہنا۔ کسی بھی ولی کو اللہ کے مقبول بندے کو مت ستانا۔ کبھی بھی اللہ کے ولی کو جنگ کا اعلان مت کرنا۔ ورنہ یاد رکھنا مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیاً فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ جو شخص میرے ولیوں کے ساتھ دشمنی کرتا ہے میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرات محترم! حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے ولیوں کی عظمت و مراتب کو ظاہر کرتے ہوئے اور سنیوں کے عقیدوں کی ترجمانی کرتے ہوئے اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ کا نقشہ کیا خوب کھینچا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا



جب سے تو نے قدم غوث لیا ہے سر پر
ہر ولی سر پہ قدم لیتا ہے شاہا تیرا
محی الدین غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہیں
اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

(علامہ حسن رضا)

بہر حال یہ اولیاء، اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کا نشان ہیں۔ ان سے محبت و عقیدت رکھنا اور ان کے مزارات پر حاضری دینا ایمان کی علامت ہے۔ مولا تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اولیاء اللہ کی محبت و عقیدت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## تیرہواں باب

# خوفِ خدا عزوجل

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (پ ۴ ع ۲)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاَمِيْنُ الْكَرِيْم

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! اولیاء امت کے دیوانو! سنت رسول پر عمل کرنے والو! قرآن کریم کے فداکارو! امت کے غم خوار، نبیوں کے کردار، رسولوں کے تاجدار، رب کے جانثار، دونوں عالم کے مالک ومختار،

Scanned by CamScanner

غریبوں کو نوازنے والے، گرتے ہوؤں کو اٹھانے والے، روتے ہوؤں کو ہنسانے والے، یتیموں پر شفقت کا ہاتھ مبارک رکھنے والے، بیواؤں کو اپنی رحمت کا سہارا دینے والے، کمزوروں کو طاقت بخشنے والے، ابو بکر کو صدیق کا لقب دینے والے، عمر فاروق کو عدل کی کرسی پر بٹھانے والے، عثمان غنی کو حیاء کی دولت سے نوازنے والے، علی کو شیر خدا کا لقب دینے والے، اور آگے چلیں حضرت علی کو ولایت کی کرسی پر بٹھانے والے، غوث اعظم کو غوثیت پر فائز کرنے والے، خواجہ غریب نواز کو ہندوستان کی حکومت سونپنے والے، امام احمد رضا کو عشق رسول کا جام پلانے والے، مخدوم چشتی میاں کو قطب الاقطاب کا لقب دینے والے، گناہگار امت کی شفاعت کرنے والے، آفتاب نبوت، مہتاب رسالت، شہنشاہ راہ ہدایت، شام کائنات کے بدر الدجیٰ، صبح کائنات کے شمس الضحیٰ، محمد عربی روحی فدا ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عقیدت و محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کر لیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

خوف خدا جب نبی سینے میں گر محفوظ ہے
جانتا ہوں آتش دوزخ جلا سکتی نہیں
کفر کی طاقت اگر چاہے مٹانا دہر سے
خود تو مٹ سکتی ہے ہم کو وہ مٹا سکتی نہیں

حضرات گرامی! یاد رکھئے کہ مطلقاً خوف سے مراد وہ قلبی کیفیت ہے جو کسی ناپسندیدہ امر کے پیش آنے کی توقع کے سبب پیدا ہو۔ مثلاً سبزی یا پھل کاٹتے ہوئے چھری سے ہاتھ کٹنے یا زخمی ہو جانے کا ڈر جب کہ خوف خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی، اس کی ناراضگی، اس کی گرفت، اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کو سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے یا خوف سے آنکھوں سے آنسوں جاری ہو جائیں۔ حضرات اللہ رب العزت خود قرآن مقدس میں کئی مقامات پر اس وقت کو اختیار کرنے کا حکم صادر فرماتا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا پارہ۔ ۲۲

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔



(ترجمہ کنزالایمان، سورۃ الاحزاب)

حضرات دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ پ ۵ ع ۱۲

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ پارہ ۴

حضرات محترم! اب آیئے اپنے پیارے آقا نبی کریم ﷺ کی زبان حق ترجمان سے نکلنے والے مقدس کلمات کو بھی ملاحظہ کریں اور اپنے دل کو رسول اکرم ﷺ کی محبت کا مدینہ بنائیں۔

## (وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا۔

(ترمذی مترجم، جلد دوم صفحہ ۹۴)

## (خدا کے خوف سے بے ہوش ہونا)

حضرات! سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید کی کوئی آیت سنتے تھے تو خدا کے خوف سے بے ہوش ہو جاتے تھے ایک دن ایک تنکا ہاتھ میں لے کر کہا کاش! میں تنکا ہوتا کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتا۔ کاش! مجھے میری ماں نہ جنتی۔ اور آپ خدا کے خوف سے اتنا روتے کہ آپ کے چہرے پر آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے دو کالے نشان پڑ گئے تھے۔ (مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۳۴۶)

حضرات گرامی! حضرت فاروق اعظم کے خوف خدا کا کسی شاعر نے کچھ اس طرح نقشہ کھینچا ہے۔

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ سلب ایمان کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

Scanned by CamScanner

حضرات گرامی! آج ہم دنیا کی لذات و خواہشات میں پھنس کر خداوند قدوس کے خوف و ڈر سے بہت دور جا چکے ہیں۔ ہمارے دل ویران ہو چکے ہیں۔ خدا کی بارگاہ میں ہمارا رونا ختم ہو چکا ہے۔

حضرات! آیئے آپ کو بتاتا چلوں کہ آج ہم بھی روتے ہیں اور آپ بھی روتے ہیں لیکن رونے کا مقصد الگ الگ ہے۔ کوئی دولت کے گم ہو جانے کے غم میں روتا ہے۔ کوئی بیٹے کی جدائی میں روتا ہے۔ کوئی بیوی کی تیز مزاجی کی وجہ سے رو رہا ہے۔ کوئی بیماری کی وجہ سے رو رہا ہے۔ کوئی گھریلو جھگڑے کی بنیاد پر رو رہا ہے۔ کوئی غریبی کی وجہ سے رو رہا ہے۔ چنانچہ آپ جدھر نگاہیں اٹھا کر دیکھئے ہر کوئی کسی نہ کسی پریشانی کی بنیاد پر رو رہا ہے۔ لیکن آیئے! حضرت جبرائیل علیہ السلام کی گریہ وزاری دیکھتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کیوں اپنے رب کی بارگاہ میں رو رہے ہیں۔ ملاحظہ کریں۔

## (حضرت جبرائیل علیہ السلام کا رونا)

روایت ہے کہ جب عزازیل شیطان مردود ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رونا شروع کیا اور اتنا روئے کہ ان کو وحی الٰہی ہوئی کہ اے جبرائیل! تم اتنا کیوں روتے ہو؟ حضرت جبرائیل نے عرض کیا: یا الٰہی! ہم تیرے ڈر سے بے خوف نہیں ہیں ہمارا رونا تیرے خوف کی وجہ سے ہے۔ حکم الٰہی ہوا کہ تم ایسے ہی رہو میرے سوا بے خوف نہ رہو۔ اور دوسری روایت کے اندر ہے کہ جب سے دوزخ کو خدا نے پیدا کیا تو فرشتوں کے دل اپنی جگہ سے اُڑ گئے ایک بار حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ میں نے میکائیل علیہ السلام کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا جب سے دوزخ پیدا ہوئی وہ کبھی نہیں ہنسے۔ اللہ اللہ!

(احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

## (تیس ہزار لوگ انتقال کر گئے)

حضرات گرامی! آج ہم وعظ و نصیحت کرتے ہیں لیکن عوام پر کچھ اثر نہیں ہوتا



آخر کیوں؟ ہم تقاریر کرتے ہیں عوام ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ آخر کیوں؟ ہم لمبے چوڑے وعظ و خطابت کرتے ہیں لوگوں کو سمجھاتے ہیں لیکن لوگ سمجھتے نہیں۔ آخر کیوں؟ ہم شراب پینے کو منع کرتے ہیں چوری کرنے کو منع کرتے ہیں لیکن لوگ چوری اور سینہ زوری سے باز نہیں آتے۔ آخر کیوں؟ ہم لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ ماں باپ کو مت ستاؤ۔ لیکن لوگ اپنے ماں باپ کو ستانے میں نہیں رکتے۔ آخر کیوں؟ ہم تقاریروں میں کہتے ہیں کہ ظلم سے کسی کا مال مت لو۔ لیکن لوگ ظلم کرتے ہوئے، گولیاں چلاتے ہوئے، غریبوں کو دھکے دیتے ہوئے، یتیموں کا مال کھاتے ہوئے اور بھائی بھائی کا مال وحق ہڑپ کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے۔ خدا کے خوف سے نہیں ڈرتے۔ آخر کیوں؟

حضرات گرامی! آخر بات کیا ہے جو ہماری زبانوں میں اثر نہیں؟ بات حقیقت میں یہ ہے کہ جو باتیں عوام میں پائی جارہی ہیں وہ باتیں آج ہم میں پائی جانے لگیں ہیں۔ آپ کہیں گے مولانا حقیقت کو واضح کر کے دکھاؤ تو میں کہوں گا آج ہم اپنے آپ کو مولانا کہلاتے ہیں، لوگوں سے کہتے ہیں کہ جھوٹ مت بولو، لیکن جھوٹ ہم خود بولتے ہیں۔ ہم نماز پڑھنے کو کہتے ہیں، لیکن ہم خود نہیں پڑھتے۔ رات کو اسٹیج پر دھوم دھام تقریر میں کہتے ہیں، کہ لوگو نماز پڑھو! لیکن خطیب صاحب خود فجر کی نماز میں کھرانٹے لے رہے ہیں اور آرام سے نیند نکال رہے ہیں۔ بولو! ہمارے کہنے کا اثر ہوگا؟ فیصلہ آپ خود کریں۔

ہم عوام سے خدا کے خوف سے ڈرنے کے لئے کہہ رہے ہیں کہ اے لوگو خدا کے خوف سے ڈرو اور ہم ٹھٹھا مذاق، فلمی گانوں میں مست ہوئے ہوتے ہیں۔ بولو کیا ہمارے کہنے کا اثر ہوگا یا نہیں۔

حضرات! آج سچ بات تو یہ ہے کہ ہم آج تک دنیا کی محبت میں دنیا کی لذت وخواہش اور اچھے اچھے کھانوں اور ضیافتوں میں گم ہو کر آخرت کے ڈر سے بہت دور جا چکے ہیں۔ اور ہم کو یہ کہنا پڑا۔

دل میرا دنیا پہ شیدا ہو گیا

Scanned by CamScanner

اے میرے اللہ یہ کیا ہو گیا
کچھ تو میرے بچے کی صورت کیجئے
اب تو جو ہونا تھا مولا ہو گیا

حضرات محترم! ایک دن حضرت داؤد علیہ السلام لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے اور خوف خدا دلانے کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کے بیان سننے کے لئے اس وقت چالیس ہزار لوگ موجود تھے جن پر آپ کے پر اثر بیان کی وجہ سے ایسی رقت طاری ہوئی کہ لوگ خوف خدا کی تاب نہ لا سکے اور تیس ہزار لوگ انتقال کر گئے۔ (احیاء العلوم، جلد ۴ صفحہ ۳۴۵)

## (وہ جنت میں جائے گا)

حضرات گرامی! ام المؤمنین سیدنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ لوگوں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص آپ کی امت میں سے بغیر حساب کے جنت میں جائے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! وہ شخص بغیر حساب کے جنت میں جائے گا جو اپنے گناہ کو یاد کر کے روئے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قطرہ آنسو کا اس قطرہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو خوف الٰہی سے نکلا ہو اور خون کا قطرہ جو خدا کی راہ میں بہایا گیا ہو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَخْلُوْقِہٖ!
(کیمیائے سعادت)

حضرات گرامی! اب آیئے سرزمین اتر پردیش پر ضلع مراد آباد میں ایک قصبہ ہے کھر یا شریف۔ یہاں ایک اللہ کے مقبول ولی کا مزار اقدس ہے۔ جن کا نام عالم میں قطب زماں، آفتاب چشت، مہتاب ولایت، شیخ الاسلام، حضرت الشاہ سید مخدوم چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ جو عظیم چشتیوں کے پیشوا ہیں، آپ کے خوف خدا اور وعظ و نصیحت کا یہ عالم تھا کہ آپ خود محبت سے ملاحظہ کریں۔

## (حضرت شیخ الاسلام سیدنا چشتی میاں کا خوف خدا)

حضرت شیخ الاسلام حضور سیدنا مخدوم چشتی میاں علیہ الرحمۃ جب تقریر کیا کرتے تھے تو آپ کا وعظ مجلس کے مزاج کے موافق ہوتا تھا۔ حاضرین مجلس میں



ہر شخص اشکبار اور خوف خدا سے ساکت ہو جاتا تھا۔ وعظ فرماتے وقت آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا تھا اور وقتاً فوقتاً آپ کی آنکھیں مبارک بھی پر نم اشکبار ہو جایا کرتی تھیں۔

دوران تقریر ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ گویا تقریر صرف میرے ہی لئے ہے۔ ہزار ہا بار مخلوق خدا نے آپ کی تقریر سے راہ ہدایت پائی۔ آپ کی نصیحت سے بہت سے لوگ تائب ہو کر اٹھتے تھے۔ بسا اوقات دیر وعظ و نصیحت فرماتے قسم خدا کی اتنی دیر مجلس میں خوف خدا غالب رہتا تھا۔ سبحان اللہ! (اوصاف مرشد)

حضرات گرامی! محبت کے ساتھ نبی اور آل نبی کی بارگاہوں میں درود پاک کا تحفہ پیش کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

## (چشتی میاں کا رونا)

محترم ملت اسلامیہ! سیدنا شیخ عالم حضور سیدی مخدوم چشتی میاں علیہ الرحمۃ پر خدا کے خوف کا ایسا غلبہ تھا کہ آندھی یا بادل کی گرج اور آسمان کی سیاہی پر آپ کا چہرہ مبارک فق ہو جاتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور میدان محشر کی گرمی سے خدا کی پناہ مانگتے تھے۔ اور عذاب قبر اور عذاب دوزخ کا ذکر فرما کر آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں۔ آپ کے اس مؤثرانہ انداز سے پاس بیٹھے ہوئے لوگ بھی اتنا روتے کہ ہچکیاں بند ہو جاتی تھیں۔ اور یوں عرض کرتے۔

تیرے خوف سے اور تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی
میرے دل سے دنیا کی الفت مٹا دے
محبت میں ملیں اپنی گمایا الٰہی

اے دنیا والو! یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ خدا سے ڈرنے کا حق ادا کر لو ورنہ پچھتاؤ گے۔ پوری دنیا تم سے ہے اور پوری دنیا تم سے ڈرا کرے گی۔ اے ایمان والو! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ خدا سے ڈرتے رہنا، کیونکہ تم دنیا سے نہیں

Scanned by CamScanner

ہو بلکہ دنیا تم سے ہے۔ تم دنیا کی بہار سے نہیں ہو بلکہ دنیا کی بہار تم سے ہے۔

حضرات! سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ہر چیز اس سے ڈرتی ہے۔ اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شے سے ڈراتا ہے۔ اور خوف زدہ کرتا ہے۔ (شعب الایمان، جلد اول)

حضرات گرامی! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔ (ترجمہ کنزالایمان، پارہ ۴)

حضرات! مسلمان کا ایمان یہ ہے کہ مومن کا کردار بھی مومن ہونا چاہیے۔ مومن کی گفتار کو بھی مومن ہونا چاہیے۔ مومن کی رفتار کو بھی مومن ہونا چاہیے۔ مومن کا شعار بھی مومن ہونا چاہیے۔ مومن کا ذہن بھی مومن ہونا چاہیے۔ مومن کا دل بھی مومن ہونا چاہیے۔ مومن کا فعل بھی مومن ہونا چاہیے۔ مومن کا قول بھی مومن ہونا چاہیے۔ مومن قول کا پکا اور زبان کا سچا ہوتا ہے۔ مومن رسول کا غدار نہیں بلکہ وفادار ہوتا ہے۔ مومن عزت دار ہوتا ہے۔ مومن جہنم کا حقدار نہیں بلکہ جنت کا حقدار ہوتا ہے۔ اور مومن خدا سے ڈرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

## (ایک ایک ہزار دینار صدقہ کرنے کے برابر)

محترم حضرات! حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ایک آنسو کا قطرہ بہنا میرے نزدیک ایک ایک ہزار دینار صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (شعب الایمان)

یارب تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شہنشاہ مدینہ کا بنادے

حضرات گرامی! پل صراط کو سامنے رکھتے ہوئے میں تو سرکار دو عالم ﷺ سے عرض کروں گا: یارسول اللہ ﷺ!



اہل صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امت نبوی فرش پر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم تمام مومنین کو قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں اپنا خوف اور اپنے مدنی محبوب ﷺ کا عشق عطا فرمائے۔ اور ہم تمام مومنین کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

ہر خطا تو در گذر کر بے کس و مجبور کی
یا الٰہی مغفرت کر بے کس و مجبور کی
نامۂ بدکار میں حسن عمل کوئی نہیں
لاج رکھنا روز محشر بے کس و مجبور کی

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

☆☆☆

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

## چودھواں باب

# سلام کی فضیلت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا

(پ ۵ آیت ۸۵)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاَمِيْنُ الْكَرِيْمُ

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! غوث وخواجہ کے دیوانو!

Scanned by CamScanner

قرآن کریم کے فدا کارو! سرکار ابد قرار، ہم غریبوں کے مددگار، نائب پروردگار، آفتاب نبوت، مہتاب رسالت جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے دربار گوہر بار میں درود پاک کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ بہت ہی عمدہ سنت ہے۔ لیکن بد قسمتی سے آج کل انگریزی نے ہمیں ایسا جام پلادیا کہ خدا کی پناہ ہم اپنے اسلام ہی کی شان بھول گئے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ

بتاؤں تجھ کو مسلماں کی زندگی کیا ہے
یہ ہے نہایت اندیشہ وکمال جنوں

(اقبال)

حضرات گرامی! کلام مجید واضح لفظوں کے ساتھ گوہر فشاں ہے۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا (پ۵ ع۸)

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہہ دو یا وہی کہہ دو۔ (کنزالایمان)

حضرات! دیکھا آپ نے سلام کرنے کا حکم ہمیں خود ہمارا پروردگار فرمارہا ہے اور جواب کے لئے بھی لیکن اگر کوئی سلام کا جواب نہ دے تو اس نے خداوند قدوس کا فرمان ٹالنے کی کوشش کی ہے اور وہ قرآن مقدس کا نافرمان ہوا۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو۔

(ترجمہ کنزالایمان، پارہ ۱۸ رکوع ۱۰)

حضرات محترم! آپ کے سامنے چند احادیث پاک پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، مجھے امید ہے کہ آپ حضرات فرمان رسول ﷺ پر عمل کر کے زندگی کو سنوارنے اور اسلامی ماحول اور سنت رسول ﷺ کے مطابق زندگی



گذارنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

## (جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَابُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ تَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا! اے بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے باعث برکت ہوگا۔

(ترمذی مترجم، جلد دوم صفحہ ۲۵۰)

## (پہلے سلام پھر گفتگو)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلام گفتگو سے پہلے ہے۔

(ترمذی مترجم، جلد دوم صفحہ ۲۵۰)

حضرات محترم! اللہ کے رسول ﷺ ہم گناہگاروں کی رہنمائی فرماتے ہوئے مقدس ارشاد فرماتے ہیں۔ ملاحظہ کریں۔

## (بدمذہبوں کو سلام نہ کرو)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ (ابن ماجہ)

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری ملاقات ان (بدمذہبوں) سے ہو تو انہیں سلام نہ کیا کرو۔

## (جنتی محل)

حضرات گرامی! حضرت شیخ ابن ابی حمزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح بخاری میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ ہمیشہ حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ کو پہلے سلام کہتے تھے ایک دن انہوں نے توجہ نہ کی اور حضرت صدیق اکبر ؓ نے پہلے علی کو سلام کہدیا،

Scanned by CamScanner

یہ بات نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو یہ بات حضرت علی سے دریافت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آج کی شب جنت میں میں نے ایک نہایت ہی خوبصورت محل دیکھا تو دریافت کیا یہ کس کا محل ہے جواب ملا اس شخص کے لئے جو اپنے مسلمان بھائی کو پہلے سلام کہتا ہے۔ چنانچہ یارسول اللہ! آج میں نے اپنی ذات پر حضرت صدیق اکبرؓ کو اولیت دی ہے۔ سبحان اللہ عدد مخلوق! (نزہۃ المجالس، جلد اول صفحہ ۶۵۳)

## (تین باتیں)

حضور ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: یہ تین باتیں ایسی ہیں جو تمہیں نفع بخش ثابت ہوں گی۔

(۱) جب کسی بھی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو اسے پہلے سلام کرو تمہاری عمر دراز ہو گی۔

(۲) جب گھر سے باہر جائیں یا آئیں تو پہلے سلام کرو، گھر خیر و برکت سے معمور ہو گا۔

(۳) اور چاشت کی نماز پڑھا کرو کیونکہ وہ مقبول بارگاہ حمدیت کی نماز ہے۔

(نزہۃ المجالس، جلد اول صفحہ ۶۵۲)

حضرات گرامی! ہمیں سلام کرنے میں بخل نہیں کرنا چاہیے، یہ تو اور اچھی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے مسلمان بھائی کے لئے رحمت کی دعا مانگ کر ہم رحمت خداوندی سے جنت کے حقدار بن جائیں۔ حضرات یہ تو اللہ کے محبوب ﷺ کا صدقہ و کرم ہے کہ ہمیں رحمت بھرا اسلام عطا فرمایا۔ دیکھئے اس سلام میں رحمت ہی رحمت ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، یعنی سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سبحان اللہ! اب دیکھئے جواب بھی کتنا شاندار دیا جا رہا ہے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ یعنی تم پر بھی سلامتی ہو اللہ کی طرف سے اور رحمتیں اور برکتیں اور مغفرت ہو۔ بار بار سلامتی کی دعا دیتے رہیں۔ لیکن بدقسمتی سے فی زمانہ سلام کرنے کی سنتیں ہم نے چھوڑ دی ہیں کہ اب بار بار سلام کون کرے گا۔ چلئے اب جاگ جایئے ہو سکے تو آج ہی سے بار بار سلام



کرنے کی سنت کو زندہ کر دیجئے اور دونوں ہاتھوں سے ثواب کا خزانہ لوٹ لیجئے۔

## (ہزار نیکیاں ملتی ہیں)

محترم حضرات! حضرت شیخ الاسلام چشتیوں کے عظیم پیشوا سیدنا خواجہ عثمان ہارونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواجہ یوسف حسن چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھتا ہے اور سلام کرتا ہے اسے ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا کہ وہ ماں کے پیٹ سے ابھی نکلا ہو اور ایک سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ایک سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور سو حج اور عمروں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیا جاتا ہے اور رحمت کے سو تھال اس کے سر پر قربان کر دیئے جاتے ہیں۔ (انیس الارواح)

حضرات گرامی! آج ہمارا ماحول انگریزی تہذیب میں تبدیل ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا سلام کرنا بھی انگریزی میں بدل چکا ہے۔ ہمارا کھانا کھانے کا طریقہ بھی انگریزی میں بدل چکا ہے۔ ہمارا چلنا بھی انگریزی میں بدل چکا ہے۔ ہمارا پانی پینا بھی انگریزی میں بدل چکا ہے۔ ہمارا ماں باپ کا ادب کرنا بھی انگریزی میں بدل چکا ہے۔ ہمارا بات کرنا بھی انگریزی میں بدل چکا ہے۔ ہمارے نوجوان اور بچے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کی جگہ گڈ مورننگ اور گڈ آفٹرنون کہتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ حضرات! کتنے افسوس کی بات ہے یہ انگریزی طریقے کے لیے پیاری پیاری سنت رسول ﷺ کو چھوڑ دیتے ہیں اور لاکھوں کروڑوں نیکیوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ حضرات! ہمیں چاہیے کہ قرآن و شریعت کے رواج کو فروغ دیں اور سنت رسول اللہ ﷺ کو اپنائیں اور سنت رسول اللہ ﷺ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانیں اور اس بات پر عمل کریں۔

جو اپنی زندگی میں سنتیں ان کی سجاتے ہیں
خدا و مصطفیٰ اپنا انہیں پیارا بتاتے ہیں

Scanned by CamScanner

حضرات! اس انگریزی فیشن نے نہ جانے کتنے بھولے بھالے اسلامی ماں اور بہنوں کے ذہن و دل خراب کر دیئے، مگر عشق مصطفیٰ ﷺ سے لبریز دل سے یہی صدا آتی ہے ملاحظہ کریں۔

مجھے وہ پیارا لگتا ہے مجھے میٹھا وہ لگتا ہے
عمامہ سر پہ اور چہرے پر جو داڑھی سجاتا ہے

پروردگار عالم سے دعا ہے کہ مولا!

ولولہ سنت محبوب کا دیدے مالک
آہ انگریزی پہ مسلمان مرا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ بطفیل مصطفیٰ ﷺ تمام مومنین کو سنت رسول کے مطابق سلام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کو مدینہ کا دیوانہ بنائے۔ آمین

یارب سوئے مدینہ مستانہ بن کے جاؤں
اس شمع دوجہاں کا پروانہ بن کے جاؤں

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ

## پندرہواں باب

# فلسفۂ موت وحیات

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين
والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله واصحابه اجمعين
اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ پ۴ ع۱۰ آیت ۱۸۵
صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاَمِيْنُ الْكَرِيْمُ

بادۂ توحید کے متوالو! شمع رسالت کے پروانو! غوث وخواجہ کے دیوانو! قرآن واحادیث پر عمل کرنے والو! ایک مرتبہ غم خوار امت، تاجدار، رسالت، صاحب



شریعت، کونین کی زینت، دونوں عالم کے مالک ومختار، محبوب رب غفار، شافع روز شمار، بیقراروں کے قرار، سیدہ آمنہ کے لال روحی فداہ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ نوارنی میں محبت کی تھالی میں سجا کر درود پاک کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بنچے چھوڑ کر خالی زمیں میں بھی سمانا ہے
کہاں ہے زور نمرودی کہاں ہے تخت فرعونی
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیزی یاد رکھ جس دن کے عزرائیل آئیں گے
نہ جائے گا تیرے ہمراہ اکیلا تجھ کو جانا ہے

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ اپنے مقدس قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط ہر نفس موت کا ذائقہ ہے

(کنزالایمان، پارہ ۴ رکوع ۱۰ آیت ۱۸۵)

## (جس نے موت کو پہچان لیا)

حضرات محترم! حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے موت کو پہچان لیا اس پر دنیا کی مشکلات آسان ہو گئیں اور حدیث پاک میں ہے کہ جب کسی بندے پر اللہ تعالیٰ اپنی رضا وخوشنودی کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ فلاں بندے کے پاس جاؤ اور اس روح کو میرے پاس لاؤ تاکہ عمل کرنے کی تکلیف سے آرام دوں میں نے اس کا امتحان لے لیا ہے، جب تک میری مرضی تھی، میں نے اسے ویسا ہی پایا جیسے میں چاہتا تھا۔ چنانچہ حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت پانچ سو فرشتوں کے ساتھ اس جلوس اور شان سے آتے ہیں کہ ہر فرشتے کے پاس گلاب وچمبیلی کے پھولوں کی شاخیں اور زعفران کی جڑیں ہوتی ہیں جو فضا کو خوشبو سے مہکاتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک فرشتہ تازہ بشارت سے نوازتا ہے اور جب شیطان انہیں دیکھتا ہے تو

Scanned by CamScanner

اپنا سر پھوڑتا ہے، چیختا ہے چلاتا ہے۔ اس وقت اس کے لشکری و شاگرد کہتے ہیں ارے ہمارے استاد، پیر مین صاحب تجھے کیا ہو گیا؟ کیا مصیبت آگئی؟ وہ جواب دیتا ہے کہ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ اس بندہ کو کسی کی بارگاہ سے کتنی کرامات و عنائیات سے نوازا جارہا ہے۔ شیطانو! تم کہاں تھے کہ اس کی خبر نہ لے سکے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو انتہائی کوشش کی کہ گرفت میں آجائے مگر وہ ہم سے محفوظ رہا۔
(نزہۃ المجالس، جلد اول)

سبحان اللہ!

یا اللہ میرا ایمان سلامت رکھنا
قبر و حشر میں سایہ رحمت رکھنا

## (تیری قبر میں کوئی نہیں آئے گا)

حضرات محترم! یاد رکھئے قبر میں صرف عمل جائے گا۔ آپ کی بلند کوٹھیاں، مکانات، آپ کی دولت و زمین، اکٹھا کیا ہوا خزانہ، آپ کا بیلنس، آپ کا چھپا ہوا بینک میں روپیہ، آپ کا ہر دل عزیز کاروبار، آپ کے بڑے پلاٹ، آپ کے لہلہاتے خوشنما باغات، یہ سب آپ کے ساتھ قبر میں نہیں جائیں گے۔ آپ کی اولاد، آپ کی بیوی بچے، آپ کے دوست واحباب، سب کے سب ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عطار بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا عمل آکر اس کی بائیں ران کو حرکت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں۔ وہ مردہ پوچھتا ہے میرے بال بچے کہاں ہیں؟ میری نعمتیں میری دولتیں کہاں ہیں؟ تو اس کا عمل کہتا ہے یہ سب تیرے پیچھے رہ گئے اور میرے سوا تیری قبر میں کوئی نہیں آیا۔
(شرح الصدور، صفحہ ۱۱۱)

حضرات! غور فرمائیں کہ مردہ سے عمل خطاب کر رہا ہے کہ تیرا مال و دولت جو کچھ تو نے دنیا میں چھوڑا ان سب نے تجھ سے منہ موڑا، اور وہ اس شعر کے مطابق سوچتا رہ جاتا ہے کہ!

جبکہ پیکِ اجل روح لے جائے گا
جسم بے جان تڑپ کر رہ جائے گا



کوئی تیری قبر میں نہیں آئے گا
تجھ کو دفنا کے ہر ایک پلٹ جائے گا

حضرات! بار بار علمائے دین کہتے ہیں کہ اے لوگو!

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

## (جہنم میں نہ ڈال دیا جاؤں)

حضرات! حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو رحمت عالم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ جب سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے میری آنکھوں سے آنسوں خدا کے خوف کے سبب کبھی خشک نہیں ہوئے کہ مجھ سے کہیں کوئی نافرمانی نہ ہو جائے اور میں جہنم میں نہ ڈال دیا جاؤں۔
(شعب الایمان، جلد اول)

یارسول اللہ! گویا حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی کہہ رہے ہیں کہ!

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور
بخشش کا پروانہ دلا دیجئے حضور

## (قبر میں ڈرانے والی چیزیں)

حضرات! اے رات کے اندھیرے سے ڈر جانے والو! بلی کی میاؤں پر چونک جانے والو! کتے کے بھونکنے پر راستہ بدل دینے والو! مچھر کے کاٹنے پر پریشان ہو جانے والو! سانپ اور بچھو کا صرف نام سن کر تھر تھر کانپ جانے والو! سلگتی ہوئی آگ کو دور سے دیکھ کر گھبرانے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب انسان قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ تمام ساری چیزیں اس کو ڈرانے کے لئے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرتا تھا۔
(شرح الصدور)

Scanned by CamScanner

## (کیا اللہ سے ڈرنے والا گناہ کر سکتا ہے)

محترم حضرات! کیا اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نماز روزہ قضا کر سکتا ہے۔ زکوۃ ادا کرنے میں کوتاہی کر سکتا ہے۔ کیا اللہ سے ڈرنے والا گالی گلوچ، جھوٹ غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، بدنگاہی، بے حیائی، بے پردگی، اور بداخلاقی وغیرہ وغیرہ برائیاں کر سکتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا چوری، ڈاکہ دہشت گردی اور قتل و غارت گری جیسی گھناؤنی وارداتیں کر سکتا ہے؟ طرح طرح کے گناہوں میں ملوث رہنے والے ایک بار پھر کان کھول کر سن لیں کہ جب انسان قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اس کو ڈرانے کے لئے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرا کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرتا تھا۔ (شرح الصدور)

غافل انسان سے بڑھ گیا جانور — موت سے آگہی ہے مگر بے خبر
جھوٹ وعادت گناہوں کی جاؤ سدھر — ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سر بسر
گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر — تم بتاؤ کہاں جاؤں گے بھاگ کر

حضرات! كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس موت کا ذائقہ ہے۔

حضرات گرامی ایک بار محبت کے ساتھ درود پاک کا تحفہ پیش کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّىَ عَلَيْهِ

## (مخدوم سید چشتی میاں کا وصال شریف)

نقل ہے کہ شیخ الاسلام قطب دوراں سیدنا چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پردہ فرمانے کے ایام میں اکثر حضرات مزاج پرسی کو تشریف لاتے تھے اور نہ جانے کون کون اور کہاں کہاں سے آتا جاتا تھا۔ ایک دن صبح کے وقت دو بزرگ تشریف لائے جن کا حسن وجمال میری ناقص زبان سے نہیں ہو سکتا۔ حضرت ان کی تعظیم کے لئے اُٹھ کر بیٹھ گئے لیکن انہوں نے حضرت کو لٹادیا اور فرمایا سید چشتی میاں آپ لیٹے رہیں۔ حضرت کی مزاج پرسی کے بعد جب وہ چلے گئے تو میں نے حضرت سے ان کے متعلق معلوم کیا کہ تو بہت اصرار کے بعد حضرت نے فرمایا کہ وہ حضرت



مخدوم علاؤ الدین صابر پاک کلیری اور خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی دہلوی تھے۔ جو میری خیریت کو تشریف لائے تھے۔ چنانچہ اسی وقت ایک شیدائی وفدائی چیخ مار کر رونے لگا اور کہا کہ حضور! اب ہم کس کو فریاد سنائیں گے؟ تو حضور سیدنا مخدوم چشتی علیہ الرحمہ نے فرمایا میں تمہاری فریاد اسی طرح سنتا رہوں گا تم جہاں بھی مجھے پکارو گے مجھے وہیں پاؤ گے۔ سبحان اللہ!

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ: (اوصاف بر شند جلد اول)

کمالات ولی مٹی میں بھی یوں جگمگاتے ہیں
کہ جیسے نور ظلمت میں کبھی پناہ نہیں ہوتا

حضرات! ان دین کے ٹھیکیداروں سے کہہ دیا جائے ان گستاخیوں سے بتادیا جائے جو لوگ کہتے ہیں ولی اللہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) میں کہتا ہوں اہل خبیثو! دیوبندیو! غیر مقلدو! سن لو کان کھول کر سن لو! مخدوم چشتی علیہ الرحمہ نے یہ فرما کر ہم سنیوں پر احسان فرمادیا اور بتادیا کہ اللہ کے ولی کبھی مرتے نہیں بلکہ اپنے رب کے قرب میں پہنچ جاتے ہیں اور جو اللہ کے ولیوں سے مانگتا ہے وہ اللہ سے دلاتے ہیں۔

حضرات محترم! حضور سیدنا چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظرِ مبارک جملہ مریدین ومحبین پر پڑیں اور گویا کہ آپ نے نظروں نظروں میں سب کو خدا حافظ کہا اور نظر مبارک بند فرمالیں، اور ۱۳۵۴ھ شب ۲۹ ربیع الثانی وقت ۵۵-۱۱ پر جسد اطہر پاک سے روح پرواز ہو گئی اور آپ واصل بحق تسلیم ہوئے۔ وَهُوَ دَاخِلٌ فِى الْخُلْدِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ہے بدر گاہِ خدا غفران عاجز کی دعاء
تم پر ہو رحمت کا سایہ حضرت چشتی میاں

## (جنازہ اطہر)

حضرات! آپ کے مرید صادق وخلیفہ جناب محمد حفیظ میاں صاحب میرٹھی نے آپ کو غسل مبارک دیا اور دوسرے خلفاء ومریدین نے بھی حصہ لیا۔ بعدہٗ جنازہ اطہر کو مع حلقہ وذکر کے ساتھ میدانِ صحرا میں لیجایا گیا۔ قسم خدا کی ایسا لگ رہا

Scanned by CamScanner

تھا کہ لوگوں کا بیان ہے جیسے نورانی فرشتے بھی حضرت کے جنازہ اطہر کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ لوگوں کا اژدھام اس قدر تھا کہ لوگ پنجوں پر چل رہے تھے پورا پیر رکھنے کی گنجائش نہ تھی۔ حضرت کے جنازۂ پاک کو لے کر چلے تو ابر رحمت کا ایک ٹکڑا بادل کی شکل میں جنازۂ پاک پر سایہ فگن ہو گیا اور دھوپ کی شدت ختم ہو گئی اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ہر طرف نور ہی نور برس رہا ہو اور نور کیوں نہ برستا کیونکہ آپ تو خود نوری تھے اور شمع بزم ولایت کے پروانے اپنی جانیں فدا کر رہے تھے ہر فرد محبت چشتی اور عشق خداوندی میں غرق تھا۔

بے شمار لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ بعد نماز جنازۂ اطہر حضرت کی تجویز شدہ جگہ پر قبر تیار کی گئی اور جنازۂ مبارک کو خانقاہ مبارکہ میں لا کر تمام عاشقین و محبین نے غم جدائی پر صبر کرتے ہوئے سہ پہر کے وقت ولی کو نبی سے ملانے کے لئے قبر انور کی آغوش میں دے دیا اور قبر انور پر رحمت خداوندی برسنے لگی۔

حضرات! اور آج بھی قسم خدا کی ہزاروں انسان و فرشتے روزانہ سیدنا مخدوم چشتی میاں و قبلہ امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مزار پر حاضری دینے آتے ہیں اور الحمد اللہ ہر انسان کو جام چشتی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ دیکھئے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ مجھ خاکسار ناچیز جس کے اندر نہ ادب نہ سلیقہ لیکن حضرت مخدوم سیدنا چشتی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کرم ہو گیا اور حضرت نے اپنے در پر ایک مرتبہ بلایا۔ زہے نصیب۔ حضور مرشد حقانی عکس لاثانی پیر طریقت رہبر شریعت سیدی مرشدی، حافظ و قاری الحاج الشاہ سلامت علی چشتی امامی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ، سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ کے دیدار سے مشرف ہوا تو الحمد اللہ عزوجل دل باغ باغ ہو گیا اور آپ کے اخلاق حسنہ نے میرے دل کو اپنی گرفت میں لے لیا، اور یہ کہنا پڑا۔

نقاب رخ سے یہ کیسا ہٹا دیا تو نے
جہاں میں شور قیامت مچا دیا تو نے
شراب عشق یہ کیسا پلا دیا تو نے
نظر ملاتے ہی بے خود بنا دیا تو نے



اور جب حضور مخدوم چشتی علیہ الرحمۃ کے مزار شریف پر فاتحہ خوانی کے لئے گیا تو سیدنا مخدوم چشتی علیہ الرحمہ کا وہ قول یاد آ گیا تھا جو آپ نے وصال شریف کے وقت ایک عاشق صادق سے کہا تھا کہ جہاں مجھے پکارو گے میں تمہاری فریاد سنوں گا اور وہاں مجھے موجود پاؤ گے۔ تو سگ چشتی (مؤلف کتاب نے فوراً حضرت کی بارگاہ میں عرض کیا!

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور
بخشش کا پروانہ دلا دیجئے حضور

اور قسم خدا کی جب میں مزار شریف سے باہر آیا تو یہ شعر زبان پر جاری ہو گیا

آپ کے در پر جو سائل آ گیا
گوہر مراد وہ اپنا پا گیا

اور میں تو کہوں گا کہ!

مخدوم چشتی کے در پہ جن کا مداوا ہو گیا
اس کا رتبہ کیا کہوں اچھوں سے اچھا ہو گیا
ہو گیا گستاخ جو دربار چشتی میں ذرا
وہ دو عالم میں ذلیل و خوار رسوا ہو گیا

☆☆☆☆☆

## منتخب اشعار

سفر کا حوصلہ اپنے جگر میں رکھتا ہوں

Scanned by CamScanner

ضرورتوں کو ہمیشہ نظر میں رکھتا ہوں
قدم قدم میرے ہمراہ رہیں ماں کی دعائیں
میں اپنے ساتھ اپنی ماں کی دعائیں رکھتا ہوں
رحمتو ں کی گھٹائیں ہوتی ہیں
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ہوتی ہیں
وہی پاتے ہیں منزلیں عرفان چشتی
جن کے ساتھ ماں کی دعائیں ہوتی ہیں
متاع اشک نہیں ڈگر ڈگر کے لئے
اسے بچاکر رکھ طیبہ کی راہ گزر کے لئے
تڑپ تڑپ کے مدینے میں ہم کو مرنا ہے
یہ درد ہم نے خریدا ہے عمر بھر کے لئے
رفتہ رفتہ جب تمہاری شہرتیں بڑھ جائیں گی
دوستوں کی محفل میں غیبتیں بڑھ جائیں گی
ایک دسترخوان پر آکر بیٹھو تو سہی
گھر کی سوکھی روٹیوں میں لذتیں بڑھ جائیں گی
ایسی خوشبو نہیں کسی پھول میں
جیسی خوشبو میرے نبی کے پسینے میں ہے
ہر صبح کامیاب ہے ہر شام کامیاب ہے
عزم سفر سے ہوتا ہے انجام کامیاب
مشکل میں تم پکارا کرو یاعلی مدد



نام علی سے ہوتا ہے ہر کام کامیاب
وہ کیا حس ہے اے سید ابرار تمہارا
اللہ بھی خود طالب دیدار تمہار ا

**(مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام)**

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
دورو نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہراتیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
ہند کے بادشاہ پیارے خواجہ پیا
ان کی شاہی حکومت پہ لاکھوں سلام
سرزمین ہند میں جتنے آئے ولی

Scanned by CamScanner

ہر ولی کی کرامت پہ لاکھوں سلام
شیخ نجدی کا سر کاٹ کر رکھ دیا
خنجر اعلیٰحضرت پہ لاکھوں سلام
ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ ﷺ
سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیے یا رضا
مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

## (کعبے کے بعد الدجی)

کعبے کے بعد الدجی تم پر کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافع روز جزاء تم پر کروڑوں درود
دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہا ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
اپنے خطاواروں کو اپنے دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود
دل کو ٹھنڈا میرا وہ کف پا چانسا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
کرکے گناہ مانگے تمہاری پناہ



تم کہو دامن میں آتم پہ کروڑوں درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

## (اے شہنشاہ مدینہ اصلوٰہ والسلام)

اے شہنشاہ مدینہ اصلوٰہ والسلام
زینت عرش معلّٰی اصلوٰۃ والسلام
رب بھلی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوتے
رب نے فرمایا کہ بخشای اصلوٰۃ والسلام
سر جھکا کر با ادب عشق رسول اللہ میں
کہ رہا تھا ہر ستارہ اصلوٰۃ السلام
بت شکن آیا یہ کہہ کر منہ کے بل بت گر پڑے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ اصلوٰۃ والسلام
غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہاتیں بلبلیں
گل کھلا باغ احد کا اصلوٰۃ والسلام
جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں آپ ہو
زباں پہ میرے آقا اصلوٰۃ السلام
میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اصلوٰۃ السلام

Scanned by CamScanner

## (یانبی سلاعلیک)

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوۃ اللہ علیک
فاطمہ کے گھر کا صدقہ سبز و بر کا صدقہ
دو علی اصغر کا صدقہ کربلا والوں کا صدقہ
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوۃ اللہ علیک
تم ہی دنیا و دیں ہو زینت عرش بریں ہو
سبز گنبد کے مکیں ہو رحمتہ اللعالمیں ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوۃ اللہ علیک
آمنہ بی بی کا جایہ بارویں تاریخ کو آیا
صبح صادق نے سنایا نور کا جلوہ دکھایا
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوۃ اللہ علیک
جان کر کافی سہارا لے لیا حیدر تمہارا
خلق کے وارث خدارالوسلا آقا ہمارا
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوۃ اللہ علیک



## (تاجدار حرم)

تاجدار حرم اے شہنشاہ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہ کرم ہم پہ سلطان دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
دور رہکر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں
کاش طیبہ مے میرے ماہ مبیں
دفن ہونے کو مل جاتی دو گز زمیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
کوئی حسن عمل پاس میرے نہیں
پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولی کہیں
اے شفیع امم لاج رکھنا تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
تیری یاد سے معمور سینہ رہے
لب پہ ہر دم مدینہ مدینہ رہے
بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطان دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
پھر بلالو مدینے میں عطار کو
یہ تڑپتا ہے طیبہ کے دیدار کو

Scanned by CamScanner

کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

## (سلام)

شہنشاہ بطحا سلام علیک
دوعالم کے آقا سلام علیک
ہر ایک گل کی ٹہنی سے یہ آواز آئی
نبی آرہے ہیں سلام علیک
تولو ہوتے جس گھڑی میرے آقا
بتوں نے پکارا سلام علیک
بوجھی آد دوزخ نبی کے قدم سے
بہشت نے پکارا سلام علیک
مدینے ہم پہنچے بفضل الٰہی
پڑھیں جاکے ہم سب سلام علیک

☆☆☆☆☆

## (عرض مؤلف)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرصہ دراز سے میری دلی خواہش تھی کہ عصری حالات پر فکر انگیز اور انقلاب آفریں خطبات کا مجموعہ بشکل گلشن خطاب کتاب ترتیب دوں، جو اسلام کی



اہم شخصیات کی تعریف پر مشتمل ہو، جنہوں نے دین اسلام کو ہم تک پہنچانے میں کسی بھی طرح کی جد وجہد سے گریز نہیں کیا اور جس سے طالبان علوم اسلامیہ اور ہر خاص و عام استفادہ حاصل کر سکیں۔ حضرات! مجھ ناچیز کو اعتراف ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات نے کوئی ایسا موضوع نہیں چھوڑا جس پر کما حقہ روشنی ڈالی نہ گئی ہو۔ تحریر کے اس میدان میں مجھ جیسے کمترین کا لکھنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، مگر عرض صرف یہ تھی کہ میرا نام بھی یوسف کے خریداروں میں آجائے تاہم میں اپنی علمی بساط کے مطابق قلم چلانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ چونکہ تصنیف و تالیف کی راہ میں یہ میرا پہلا قدم ہے اس لئے مجھے اس بات کا بھرپور احساس ہے کہ اس کتاب کے اندر لفظی اور معنوی غلطیاں ہو سکتی ہے، پس اہل علم حضرات کی بارگاہ میں عرض ہیکہ اس کتاب میں کوئی غلطی دیکھے تو ضرور مطلع فرمائیں، انشاء اللہ تعالیٰ طبع ثانی میں اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ چلتے چلتے میں ان رفقاء اور احباء کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری اور منظر عام پر لانے میں میری مدد فرمائی۔ خاص طور سے حضرت علامہ و مفتی محمد اصغر علی مصباحی صاحب قبلہ کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر تقریظ قلم بند فرمای اور فاضل جلیل حضرت علامہ قاری نفیس اختر نوری اشفاقی صاحب قبلہ کا جو اپنی خصوصی توجہ سے نظر ثانی فرمائی اور حضرت علامہ مولانا سلیم اختر اشرفی کا جنہوں نے اپنے تاثرات رقم فرمائی اور حضرت علامہ و مولانا محمد رضا برکاتی منظری سکریٹری تنظیم فروغ اسلام بہار کا جنہوں نے اس کتاب پر محبت سے پیش لفظ تحریر فرمائی اور محسن قوم و ملت حضرت علامہ مولانا و مفتی عبدالمنان نظامی صاحب قبلہ کا جنہوں ے مفید مشورہ سے نوازا اور لوح

Scanned by CamScanner

سعادت قلم بند فرما کر کتاب کے حسن کو دوبالا کیا اور برادر اکبر حضرت علامہ و مولانا محمد یونس چشتی نظامی سلامتی صاحب کا جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود خصوصی توجہ سے اظہار خیال قلم بند فرما کر میری استعانت فرمائی اور خسر جناب حافظ و قاری محمد شفیع ثقیلی پیش امام جامع مسجد گزرولہ سید ضلع مراد آباد کا جن کی دعاؤں نے مجھے آگے بڑھنے کا حوصلہ بخشا اور میرے مخلص دوست شاعر اسلام جناب علامہ و مولانا عبدالرب صائم القادری صاحب کا اور شاعر اسلام تابش کمالی صاحب کانپوری کا جنہوں نے اس کتاب کو کامل طور پر مزین کرنے میں مدد فرمائی۔ اور اہلسنت والجماعت مسلمانان اہل کوانٹ ضلع بڑودرا (گجرات) کا جنہوں نے مل کر میری مالی امداد فرمائی اور ہر طرح سے تعاون کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ان تمام علماء، حفاظ و شعراء و رفقاء و احباء کے علم میں اور دولت میں اور زندگی میں برکت عطا فرمائے اور بالخصوص سرزمین تحصیل کوانٹ ضلع بڑودرا (گجرات) میں علم کی شمع جلائے، اور ہر گھر میں مسلک اعلیٰ حضرت کا چراغ روشن فرمائے۔ اور جزاء خیر عطا فرمائے ء اور میری اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے ءء اور میرے لئے میرے والدین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین، بحضرت السید المرسلین

طالب دعاء

ڈاکٹر حکیم و مولانا محمد عرفان الحق چشتی نظامی

B.A.M.S,B.E.M.S.,D.A.P.

موبائل نمبر:8980139386,9785412590



۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ، مطابق 15 اگست 2013 بروز

جمعۃ المبارک

پیش امام جامع مسجد مدینہ تحصیل کوانٹ

ضلع بڑودرا، گجرات (انڈیا)

چھوڑ فکر دنیا کی چل مدینے چلتے ہیں
مصطفےٰ غلاموں کی قسمتیں بدلتے ہیں

رحمتوں کی چادر کے سر پر سائے چلتے ہیں
مصطفےٰ کے دیوانے گھر سے جب نکلتے ہیں

صرف ساری دنیا میں وہ ہے کوچۂ احمد
جس جگہ پہ ہم جیسے کھوٹے سکے چلتے ہیں

نقش مرے سینے پر نام سرور دیں کا
یہ وہ نام ہے جس سے یہ عذاب ٹلتے ہیں

ذکر شاہ بطحا کو ورد بنا لیجئے
یہ وہ ذکر ہے جس سے غم خوشی میں ڈھلتے ہیں

Scanned by CamScanner

ان کو کیا ضرورت ہے عطر و مشک عنبر کی
خاک جو مدینے کی اپنے تن پر ملتے ہیں

سچ ہے غیر کا احساس ہم کبھی نہیں لئے
اے علیم آقا کے ہم ٹکڑوں پہ پلتے ہیں

بر داب بلا افتادہ کشتی
ضعیفا ن شکستہ راتو پستی
بحق خواجہ عثمان ہارون
مدد کن یا معین الدین چشتی

حیات صرف نہیں کار دنیوی کے لئے
وجود اپنا ہے مالک کی بندگی کے لئے
جہاں سے ظلمت بے داد ختم ہو جاتے
دئے جلاؤ ہر اک دل میں روشنی کے لئے

جن کے دلوں میں ہو گی محبت حسین کی
ان پر ضرور ہو گی عنایت حسین کی



ہر گز نہ سر جھکائے وہ باطل کے سامنے
بے شک مثال حق ہے شہادت حسین کی

نور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے ہے خدا کے واسطے

بچہ تڑپتا ہے تو ماں کا دم نکلتا ہے
جب ماں تڑپتی ہے تو آب زمزم نکلتا ہے

نبی کا ذکر کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولیٰ
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولیٰ
مدینے کی گلی چھوڑ دیں جنت کے بدلے
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولیٰ

ثناء خوان جمال یار ہوں میں
اسیر سوتے مختار ہوں میں
جا میرے من میں بسی ہے ان کی صورت
طوائف خلد کا حقدار ہوں میں

Scanned by CamScanner

لاکھ پردے میں رہے حسن مگر دیکھیں گے
شمس کو رات میں دن کو قمر دیکھیں گے
سر محفل جو میرے حق میں دعائیں کی ہیں
ہم بھی اُن کی دعاؤں کا اثر دیکھیں گے۔

Scanned by CamScanner

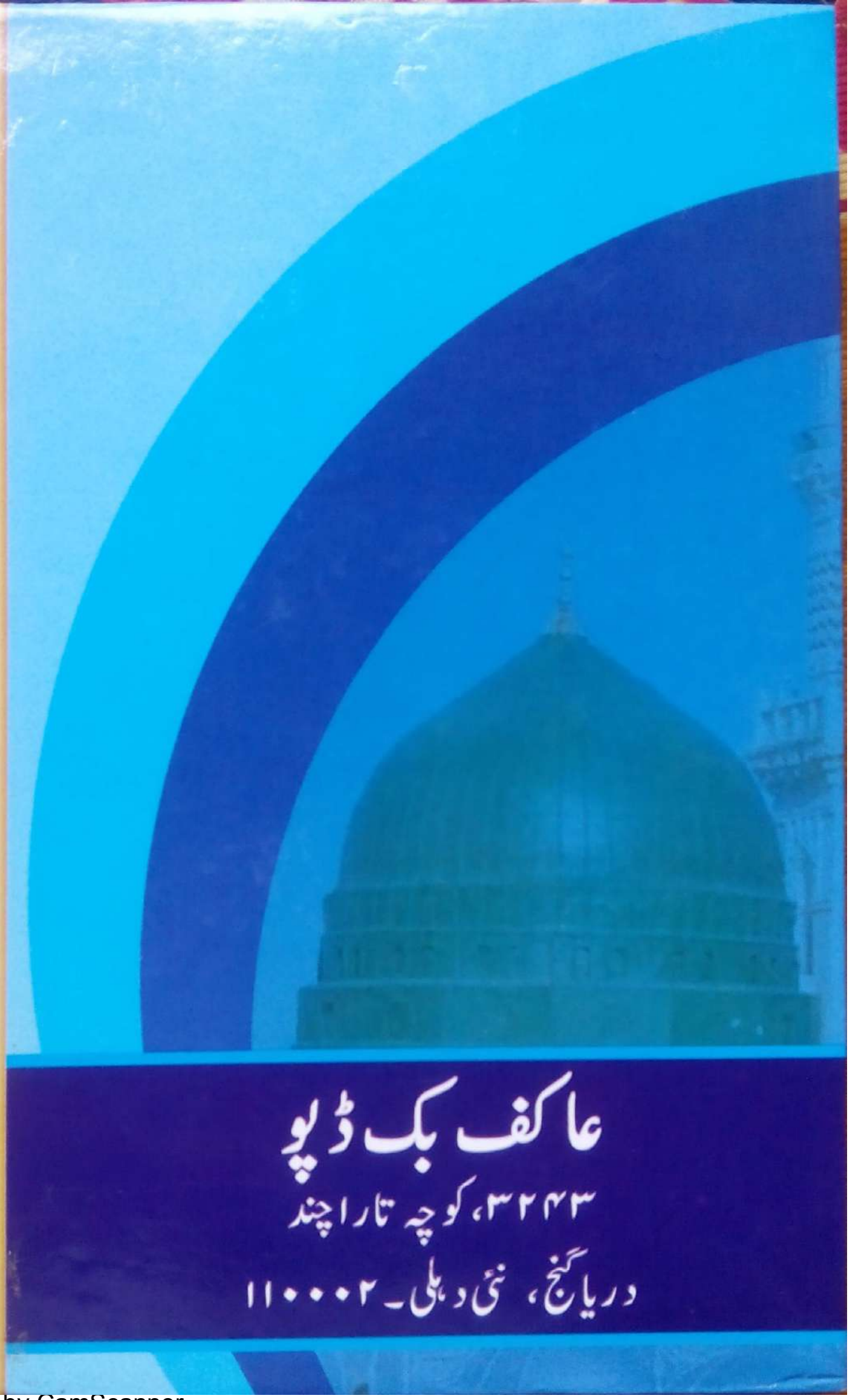

عاکف بک ڈپو
۳۲۴۳، کوچہ تاراچند
دریا گنج، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۰۲

Scanned by CamScanner